

کتاب الامثال

امام ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصبہانی (المتوفی 369ھ)



ترجمہ، تحقیق، تخریج و تشریح
محمد ارشد کمال

نظرثانی
حافظ عبداللہ رفیق



انصار السنۃ
پبلیکیشنز لاہور



کتاب الامثال

امام ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصبہانی (المتوفی 369ھ)



ترجمہ تحقیق و تخریج تشریح
محمد ارشد کمال

نظر ثانی
حافظ عبداللہ رفیق



انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی
الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور
فون: 042-37357587



نام کتاب: کتاب الامثال

امام ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر الاصبہانی المتوفی (369ھ)

ترجمہ، تحقیق و تخریج، تشریح: محمد ارشد کمال حفظہ اللہ

نظر ثانی: حافظ عبداللہ رفیق حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com



فہرست عنوانات

اسلام

ایمان

تقدیر

علم

طہارت

نماز

روزہ

حج

صدقات

نکاح

جہاد و امارت

اسلامی اخوت

لباس

کھانا پینا

خرید و فروخت

قرض

مرض

توبہ استغفار

ورع وتقویٰ

اخلاق و آداب

نیکی اور صلہ رحمی

فضائل

قرآن

فتنے

آخرت

متفرقات



بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، أَمَّا بَعد!

حق و باطل کی کشمکش ازل سے چلی آ رہی ہے۔ انبیاء ورسل دین حق کے مبلغ اور داعی تھے۔ ان کے مخالفین راہ حق سے برگشتہ کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے رہے۔ گمراہی وضلالت سے بچنے اور راہ ہدایت پر مستقیم رہنے کا ہر دور میں ایک ہی اصول اور ضابطہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی تعمیل اور اُس وقت کے نبی اور رسول کی اتباع کی جائے۔ آخر میں خاتم النّبیین محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے بھی وحی کی اتباع کو راہ حق پر قائم رہنے اور گمراہی سے تحفظ کا ضامن قرار دیا۔

((تَرَكْتُ مِنْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهِ .))

(مؤطا مالك : 321/2)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے: ایک اللہ کی کتاب، اور دوسرے اس کے رسول کی سنت۔''

دین اسلام کتاب وسنت کے مجموعے کا نام ہے۔ اہل اسلام کو اس پر عمل کی دعوت دی گئی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آپ کو قولاً وفعلاً قرآن وحدیث کے سانچے میں ڈھال دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت و شرف سے نوازا اور ان کے ایمان کو نمونہ قرار دیا۔ دین و دنیا کے تمام امور کو کتاب وسنت کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔ ہماری زندگی کے تمام معاملات کا حل اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی احادیث مبارکہ میں ہے۔

اس امت مسلمہ کے افتراق و انتشار کا سبب کتاب وسنت سے دوری ہے۔ نتیجتاً یہ خلیج بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ فی زمانہ ہر زبان میں قرآن کے تراجم وتفاسیر اور کتب احادیث کے مختلف زبانوں میں ترجموں نے ایک عام انسان کے لیے کتاب وسنت تک رسائی کو آسان بنا دیا ہے۔ اہل علم نے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق عوام الناس کی راہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ محدث الامام ابومحمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان ابوالشیخ کی عظیم الشان تصنیف ''كتاب الأمثال في الحديث النبوي ﷺ'' بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ کتاب چونکہ عربی زبان میں تھی تو اس کا اردو ترجمہ اور احادیث کی علمی تحقیق وتخریج اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ''ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز'' نے خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے تاکہ اُردو خواں طبقہ اس سے استفادہ کر سکے۔ اللہ

تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے فاضل دوست ابوعبدالرحمٰن محمد ارشد کمال ﷾ کو جنھوں نے اس عظیم کتاب کا سلیس اردو ترجمہ اور علمی تحقیق وتخریج کی۔ اور جناب حافظ عبداللہ رفیق ﷾ شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ لوکوورکشاپ لاہور نے اس پر نظر ثانی، تصحیح وتنقیح کا فریضہ انجام دیا۔ ہم ان کے شکرگزار ہیں جن کی کاوش اور محنت سے یہ کام منظر عام پر آیا۔

آخر میں ہم اپنے محسن اور مربی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ﷾ کے انتہائی شکرگزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں، ان کی ترغیب، تشجیع اور اشراف کا ہی نتیجہ ہے کہ کتب حدیث زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منصۂ شہود پر آرہی ہیں۔ کثر اللّٰہ أمثالہ فی العالم .

ممبران ادارہ جناب ابویحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، محمد ناظر سدھو، ظفر اقبال، محمد نادر، فیصل جاوید، فیصل خان، اسجد محمود منج، اختر علی، شوکت حیات، انتسار احمد، وحید احمد، زاہد حسین چھیپہ، مشتاق احمد، سید ولید حسین، ماسٹر الطاف حسین، عندلیب، عدنان عارف، نجم الثاقب اور ادارہ کی مجلس شوریٰ جناب محمد شاہد انصاری، حاجی نوید آصف، شمشیر اشرف، محمد اکرم سلفی، مرزا ذاکر احمد اور ابوطلحہ صدیقی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کے تعاون سے کتب حدیث کا کام جاری وساری ہے۔

جناب انکل ابومؤمن منصور احمد، محمد رمضان محمدی اور محمد سلیم جلالی حفظہم اللہ (اسلامی اکادمی) کی تمام کوششیں اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیونکہ ان کے تعاون سے ان کتابوں کی اشاعت ہورہی ہے۔

جناب ابوحفص محمد حسن خان صاحب نے دیدہ زیب وجاذب نظر کمپیوٹر ڈیزائننگ کی، اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ کے حضور سر بسجود ہوکر دعاگو ہیں کہ وہ اس کتاب کو ہم گنہگاروں کی نجات کا ذریعہ بنائے کہ اس کی رحمت بے کنار ہے۔ اللہ عزوجل اس عظیم کام خدمتِ حدیث کو ہمارے، ہمارے والدین، دوست احباب اور ہمارے اساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ .

وکتبہ

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

رئیس: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر بھیجا اور ساتھ ہی یہ وعدہ فرمایا کہ تمہارے پاس میری طرف سے ضرور ہدایت آئے گی۔ جنھوں نے میری ہدایت کی پیروی کی نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ انبیاء کے ذریعے سے پورا کیا۔ انبیاء کا انتخاب انسانوں میں سے ہی کیا لیکن وہ عام انسان نہیں تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ، برگزیدہ اور افضل واعلیٰ ترین انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی وحی کا نزول فرمایا۔ کتابیں اتاریں، علم وحکمت سے نوازا۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے گمراہی اور جہالت میں ڈوبی ہوئی انسانیت کو صراط مستقیم سے ہمکنار کیا۔ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی سیدنا ومولانا وامامنا جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید جیسا عظیم معجزہ اور جوامع الکلمات سے نوازا۔ آپ نے اللہ کا دین اور اس کا پیغام پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کے بندوں تک پہنچایا۔ اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات ومصائب کو خندہ پیشانی سے قبول کیا اور عرب جیسے بادیہ نشینوں کو ایک مثالی معاشرہ بنا دیا جس کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب نہیں پیش کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام قرآن مجید میں لوگوں کو انتہائی آسان فہم انداز میں مثالوں کے ذریعے صراط مستقیم کی ترغیب وتہذیب فرمائی اور یہی طریقہ واسلوب نبی کریم ﷺ نے بھی امت کے لیے اپنایا۔ چنانچہ آپ نے بہت سارے احکام مثالوں کے ذریعے سے واضح کیے ہیں۔ مثال سے بات ذہن میں پوری طرح جم جاتی ہے اور آسان ہو جاتی ہے۔ مثال اور ممثل لہ میں کلی مطابقت کا ہونا ضروری نہیں ہوتا بس جس غرض سے مثال دی جا رہی ہے اسی جہت سے مطابقت کافی ہوتی ہے۔

یہاں لفظ امثال کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ یہ مثل کی جمع ہے جو متعدد معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: مانند، تشبیہ، کہاوت، ضرب المثل، افسانہ، عبرت، روایت، نمونہ وغیرہ۔ (دیکھیے القاموس الوحید، ص: 1523)

یعنی لفظ امثال تشبیہ اور مانند کے علاوہ کہاوت، ضرب المثل اور افسانہ وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی غیر واضح چیز کو واضح چیز کے ساتھ تشبیہ دینے کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے اور اسی طرح کوئی حقیقی یا فرضی واقعہ جو عبرت ونصیحت کے طور پر بیان کیا جائے اس کے لیے بھی یہ لفظ بول دیتے ہیں۔ کوئی مشہور قول یا بات جس سے عبرت ونصیحت حاصل ہو اس کے لیے بھی یہ مستعمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض آئمہ کرام امثال

الحدیث بیان کرتے ہوئے وہ حکایات بھی بیان کردیتے ہیں جو سبق آموز ہوں، ضرب المثل بھی بیان کردیتے ہیں اور ایسے مشہور اقوال بھی بیان کردیتے ہیں جن میں عبرت ونصیحت کا سامان ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی احادیث میں بھی یہ چیزیں موجود ہیں آپ نے بات سمجھانے کے لیے کبھی کسی چیز کی مثال بیان کردی، کبھی تشبیہ دے دی، کبھی کوئی مشہور ضرب المثل بیان فرمادی، وغیرہ وغیرہ۔

امثال الحدیث پر کتب:

امثال الحدیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ کتب حدیث میں بکھرا پڑا ہے۔ تاہم بعض آئمہ کرام نے حتی الوسع اسے یکجا کرنے کی سعی مشکور کی، چنانچہ امام ترمذی نے اپنی ''الجامع'' میں ''کتاب الامثال'' بیان فرمائی جس میں وہ پندرہ احادیث لے کر آئے ہیں۔

ان کے علاوہ امام ابوعبیدہ قاسم بن سلام نے ''الامثال'' کے نام سے کتاب لکھی۔ امام رامھرمزی نے ''الامثال'' تصنیف فرمائی۔ نیز الامثال للمفضل الضبی، الامثال للمؤرخ بن عمرو السدوسی، جمھرۃ الامثال لابی ھلال العسکری، الامثال لابی الحسن علی بن سعید العسکری، الامثال لابن احمد العسکری، الامثال لابی عروبۃ الحرانی اور الامثال لابی الشیخ الاصبھانی بھی اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔

امام ابوالشیخ الاصبھانی:

امام ابوالشیخ الاصبہانی عالم اسلام کے بہت بڑے شیخ، امام، محدث اور مصنف ہیں۔ آپ کی کنیت ابومحمد، نام عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اور لقب ''ابوالشیخ'' ہے۔ الاصبہانی، الحیانی، الانصاری، الوزان اور القصیر کی نسبت رکھتے ہیں۔ محدث اصبہان اور عالمگیر شہرت یافتہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ اہل علم میں اپنے لقب ''ابوالشیخ الاصبہانی'' سے معروف ہیں۔

ولادت:

امام ابوالشیخ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد محمد بن جعفر بن حیان اصحاب علم میں سے تھے۔ ان کے پاس حسین بن حفص کی کتابیں اور مسند یونس تھی۔

(دیکھئے: طبقات المحدثین لابی الشیخ: 349/4 ت: 600)

آپ کے بھائی ابومسلم عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر بن حیان المودب کا شمار بھی اصبہان کے اہل علم میں ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کے نانا ابوبکر محمود بن الفرج بن عبداللہ الوذنکاباذی بھی اپنے دور کے مشہور اور نمایاں علماء

میں سے تھے۔ امام ابن ابی حاتم الرازی نے انھیں ثقہ وصدوق کہا ہے۔ (دیکھئے: الجرح والتعدیل : 292/8)

آپ کے پڑنانا الفرج بن عبداللہ الوذنکاباذی اور آپ کے ماموں ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن محمود اور عبدالرحمٰن بن محمود بھی علماء محدثین میں سے تھے۔ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن محمود کو علامہ سمعانی نے ثقہ کہا ہے۔

(الانساب : 234/12)

معلوم ہوا کہ امام ابوالشیخ الاصبہانی نے جس گھرانے میں آنکھیں کھولیں وہ ایک خالص علمی گھرانہ تھا۔ آپ کے ددھیال اور ننھیال کے اکثر افراد زیورِ علم سے آراستہ تھے۔

آپ کے حالات زندگی بیان کرنے والے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ آپ 274ھ مطابق 887ء اصبہان میں پیدا ہوئے۔ اسی وجہ سے آپ کو ''الاصبہانی'' کہا جاتا ہے۔

تحصیل علم:

جیسا کہ بیان ہو چکا ہے کہ امام ابوالشیخ الاصبہانی نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ ایک خالص علمی گھرانہ تھا آپ کے والد محمد بن جعفر علم حدیث کے بڑے دلدادہ تھے۔ انھوں نے اپنے فرزند کو صغرسنی ہی میں تحصیل علم اور سماع حدیث کے مقدس اور بابرکت مشغلہ میں لگا دیا تھا، چنانچہ جب آپ نے اپنا پہلا سماعِ حدیث کیا اس وقت آپ کی عمر بمشکل دس سال تھی۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وأول سماعه في سنة أربع ثمانين ومائتين من إبراهيم بن سعدان وابن أبي عاصم وطبقتهما" اور آپ نے اپنا پہلا سماع 284ھ میں ابراہیم بن سعدان، ابن ابی عاصم اور ان کے طبقے کے علماء سے کیا۔ (العبر : 132/2)

ابراہیم بن سعدان کا انتقال 284ھ میں ہوا ہے۔ (دیکھئے: طبقات المحدثين : 116/3 ت : 358) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے ان سے 284ھ یا اس سے پہلے سماع کیا ہے اور اس وقت آپ کی عمر دس سال کے لگ بھگ تھی۔

سماع حدیث کا آغاز اپنے شہر کے علماء سے کیا اور محدثین کا یہی طریقہ رہا ہے کہ وہ حصول علم کا آغاز اپنے شہر اور علاقے کے علماء سے کیا کرتے تھے، جب مقامی علماء سے اچھی طرح مستفید ہو جاتے تب دوسرے شہروں کا رخ کرتے۔

ثقہ امام ابوالفضل صالح بن محمد بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں: "ينبغي لطالب الحديث ومن عني

به أن يبدأ بكَتْب حديث بلده ومعرفة أهله وتفهمه وضبطه حتى يعلم صحيحه وسقيمه ويعرف أهل التحديث به وأحوالَهم معرفةً تامةً إذا كان في بلده علم وعلماء قديما وحديثا ثم يَشْتغل بعدُ بحديث البلدان والرحلة فيه" ''حدیث کے طالب علم اور اس سے دلچسپی رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنی تعلیم کا آغاز اپنے شہر کے اہل علم محدثین اور ان کی احادیث کو حاصل کر کے ان کو اچھی طرح سمجھنے اور یاد کرنے سے کرے یہاں تک کہ اسے صحیح اور ضعیف احادیث کی خوب پہچان ہو جائے اور وہ اپنے شہر کے حدیث بیان کرنے والے علماء اور ان کے احوال کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرے جبکہ اس کے شہر میں قدیم زمانے سے اور موجودہ زمانے میں حدیث کا علم اور اس کے علماء موجود ہوں بعد ازاں وہ دوسرے شہروں کے اہل علم کی احادیث اور ان کی طرف سفر شروع کرے۔''

(تاريخ مدينة السلام : 6/2 وسنده صحيح)

امام ابوالشیخ الاصبہانی تقریباً پندرہ سال تک اپنے علاقے کے اہل علم سے مستفید ہوتے رہے۔ 300ھ کے آس پاس اپنے مقامی علماء سے مکمل استفادے اور تحصیل کے بعد جن شہروں کا رخ کیا ان میں: مکۃ المکرّمہ، مدینۃ المنورہ، بغداد، بصرہ، کوفہ، موصل، حران اور ری وغیرہ شامل ہیں۔

شیوخ:

امام ابوالشیخ الاصبہانی کے شیوخ کی فہرست طویل ہے۔ کچھ عرصہ قبل دارالعاصمہ الریاض نے شیخ ابوالطیب نایف بن صلاح المنصوری کی کتاب "بلوغ الأماني بتراجم شيوخ أبي الشيخ الأصبهاني" شائع کی ہے۔ جس میں فاضل مولف نے امام موصوف کے پانچ سو چار (504) شیوخ کا تذکرہ کیا ہے۔ جن میں امام ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو البزار صاحب المسند، ابویعلی الموصلی، احمد بن یحییٰ بن زہیر، ابوعروبہ الحرانی، ابو القاسم البغوی، ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی، محمد بن اسد المدینی صاحب ابی داود الطیالسی، عبداللہ بن محمد بن زکریا، عبدان، احمد بن رستہ الاصبہانی وغیرہ شامل ہیں۔

تلامذہ:

امام ابوالشیخ الاصبہانی سے خلق کثیر نے استفادہ کیا۔ آپ کے شیوخ کی طرح تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ بعض کے نام یہ ہیں: ابن مندہ، ابن مردویہ، ابوسعد المالینی، ابوسعید النقاش، ابونعیم الاصبہانی، احمد بن محمد بن عبداللہ التمیمی راوی کتاب الاخلاق، اور ابوالفتح ابن ابی الفوارس وغیرہ۔

حفظ وثقاہت:

محدثین اور علماء فن نے آپ کو ثقہ اور معتبر حافظ ومحدث اور امام قرار دیا ہے۔

❀ امام ابونعیم الاصبہانی فرماتے ہیں :"أحد الثقات والأعلام صنف الأحكام والتفسير والشيوخ" ثقہ اور چوٹی کے علماء میں سے ایک ہیں، آپ نے احکام، تفسیر اور شیوخ پر کتابیں لکھیں۔

(تاريخ أصبهان : 51/2 ت 1055)

❀ امام ابوسعد السمعانی فرماتے ہیں: حافظ كبير ثقة۔ (الأنساب : 285/4 الحياني)

❀ امام ابن عساکر فرماتے ہیں: كان من معادن الصدق آپ صدق کی کان تھے۔

(تاريخ دمشق : 136/7)

❀ امیر ابن ماکولا فرماتے ہیں : "وكان ثقة ثبتا روى عنه جماعة من الاصبهانيين و العراقيين وغيرهم" ثقہ ثبت ہیں۔ اصبہانیوں، عراقیوں وغیرہم کی ایک جماعت نے آپ سے روایت کیا ہے۔

(الإكمال : 96/5)

❀ ابن الاثیر الجزری فرماتے ہیں: "حافظ كبير ثقة ، له تصانيف كثيرة"

(اللباب في تهذيب الأنساب : 404/1)

❀ ابن نقطہ محمد بن عبدالغنی البغدادی فرماتے ہیں : كان من الثقات المكثرين آپ ثقات مکثرین میں سے تھے۔ (تكملة الإكمال : 199/2)

❀ رشید الدین یحییٰ بن علی العطار (م : 662ھ) فرماتے ہیں: "حافظ جليل ومصنف نبيل وهو من بيت الحديث حدث هو وأبوه وخاله ......وكان كثير الحديث ثقة ثبتا" آپ جلیل القدر حافظ، مصنف نبیل تھے، علمی گھرانے سے تعلق رکھنے والے تھے آپ نے، آپ کے والد اور ماموں نے حدیث بیان کی۔ آپ کثیر الحدیث ثقہ ثبت تھے۔ (نزهة الناظر : 80/1)

❀ امام ذہبی فرماتے ہیں: الامام ، الحافظ ، الصادق ، محدث اصبهان۔

(سير اعلام النبلاء : 498/10)

نیز فرماتے ہیں: "كان إمامًا فى الحديث رضيع الإسناد۔"

(مختصر العلو ، حديث : 208 ت 127)

❀ ابن العماد حنبلی (م: 1089) فرماتے ہیں: "الامام الحافظ الثبت الثقة" (شذرات الذهب : 181/3)

امام ابوالشیخ الاصبہانی کی اس زبردست توثیق کے مقابلے میں آپ پر جرح کے دو قول بھی ملتے ہیں:

(1) حافظ ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی فرماتے ہیں: عبدالله بن محمد بن جعفر ، روى عن أبي بكر بن أبي عاصم وعنه أبو نعيم . قال ابن القطان: لا أعرفه ، قلت: هو أبو الشيخ ثقة إمام حافظ لايُجْهَل مثله۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، انھوں نے ابوبکر بن ابی عاصم سے اور ان سے ابونعیم نے روایت کیا ہے ۔ ابن القطان نے کہا: میں اسے نہیں پہچانتا۔ میں (عراقی) کہتا ہوں : وہ ابوالشیخ ہیں جو کہ ثقہ امام حافظ ہیں، ایسے شخص کو مجہول نہیں کہا جا سکتا۔(ذيل ميزان الإعتدال : 138/1)

دراصل امام ابن القطان الفاسی کے سامنے جو سند تھی، وہ بایں الفاظ تھی: حدثنا عبدالله بن محمد بن جعفر حدثنا أبوبكر بن أبي عاصم حدثنا عبدالجبار بن العلاء......

(دیکھئے:بيان الوهم والإيهام : 305/3)

اس سند میں امام موصوف کی کنیت ابوالشیخ مذکور نہیں ۔ غالبًا اسی وجہ سے امام ابن القطان کو سہو ہوا، اگر ابوالشیخ لقب مذکور ہوتا تو شاید وہ لا أعرفه نہ کہتے اس لیے کہ امام ابوالشیخ تو عالمگیر شہرت رکھتے ہیں اتنے بڑے امام کے متعلق اتنا بڑا امام ''لا أعرفه'' بھلا کیونکر کہہ سکتا ہے؟

بہرحال یہ امام ابن القطان کا سہو ہے جس کی اہل علم نے تردید کی ہے۔

(2) ایک حنفی فقیہ عیسی بن ابوبکر بن ایوب (م: 624ھ) کہتے ہیں: وقد ضعفه أبو أحمد العسال وهو من أهل بلده اور یقیناً ان (ابوالشیخ) کو ابواحمد العسال نے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ ان کے ہم وطن ہیں۔(السهم المصيب فى كبد الخطيب ، ص: 158، 162)

یہ جرح دو وجوہات کی بناء پر مردود ہے: (1) ابواحمد العسال سے یہ جرح ثابت ہی نہیں ہے کیونکہ: جرح وتعدل کی کسی مستند کتاب میں ابواحمد العسال کا یہ قول نہیں ملتا۔ اسے صرف حنفی فقیہ عیسیٰ ابن ابی بکر نے بغیر کسی سند کے ذکر کیا ہے۔ عیسیٰ بن ابی بکر اور امام ابواحمد عسال کے درمیان میں 275 سال کا فاصلہ ہے۔ امام ابواحمد عسال تک اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ علاوہ ازیں عیسیٰ بن ابی بکر اپنے مذہب حنفی میں انتہائی متعصب تھے۔(دیکھئے: سير اعلام النبلاء : 354/13۔ الفوائد البهية فى تراجم الحنفية ، ص : 152) اور یہ جرح والی بات انھوں نے اپنے امام و مذہب کے دفاع میں کہی ہے۔ لہٰذا یہ جرح کسی بھی صورت میں معتبر نہیں۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں دوماہی نورالحدیث: 48/22 تا 52 اور فتاویٰ علمیہ 24/2 تا 428۔

اگر بفرض محال یہ جرح ثابت بھی ہوجائے تو بھی جمہور کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ الحمد للّٰه

عقیدہ:

امام ابوالشیخ الاصبہانی اہل السنہ کے ثقہ وصادق اور جلیل القدر اماموں میں سے ہیں آپ کے عقائد وہی تھے جو اہل السنہ کے ہیں اور اسی منہج پر تھے جو اہل السنہ کا ہے۔ مگر اس کے برخلاف محمد زاہد الکوثری نے آپ کے بارے میں لکھا ہے: وله ميل التجسيم۔ اور آپ عقیدہ تجسیم کی طرف مائل تھے۔ (تانيب الخطيب ، ص: 69)

کوثری کا امام ابوالشیخ پر یہ بہت بڑا الزام ہے جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ثقہ وصحیح العقیدہ اہل علم میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ امام ابوالشیخ عقیدہ تجسیم کی طرف میلان رکھتے تھے۔ بلکہ یہ جلیل القدر اہل علم تو آپ کی تعریف وتوثیق، آپ کی امامت اور صالحیت پر رطب اللسان ہیں جیسا کہ بیان چکا ہے۔

زہد وتقویٰ:

امام ابوالشیخ الاصبہانی عالم باعمل تھے۔ آپ کی صالحیت، دینداری اور ورع وتقویٰ کی اہل علم نے گواہی دی ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: وكان مع سعة علمه وغزارة حفظه صالحا خيرا قانتا للّٰه صدوقا۔ آپ وسیع العلم اور بے پناہ حافظہ کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ صالح، پسندیدہ اطوار، اللہ تعالیٰ کے مطیع اور سچے انسان تھے۔ (تذكرة الحفاظ : 105/3)

نیز فرماتے ہیں: كان حافظا عارفا بالرجال والأبواب ، كثير الحديث إلى الغاية ، صالحا عابدا قانتا للّٰه۔ آپ حافظ رجال اور ابواب کے ماہر بہت زیادہ احادیث بیان کرنے والے تھے، صالح، عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرمانبردار تھے۔ (تاريخ الإسلام : 310/26)

امام ابن عبدالہادی فرماتے ہیں: كان واسع العلم صدوقا ، قانتا للّٰه ۔ آپ وسیع علم والے صدوق اور اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرمانبردار تھے۔ (الطبقات : 139/3)

تصانیف:

امام ابوالشیخ الاصبہانی بلند پایہ مصنف تھے۔ آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ پر کتابیں لکھیں۔

- امام ذہبی آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: "صاحب المصنفات السائرة" عالمگیر شہرت یافتہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ (التذكرة: 105/3)
- امام ابونعیم الاصبہانی فرماتے ہیں: صنف الأحكام والتفسير والشيوخ ......كان يفيد عن الشيوخ ويصنف لهم ستين سنة - آپ نے احکام، تفسیر اور شیوخ پر کتابیں لکھیں۔ اور ساٹھ سال تک لوگوں کو اپنے شیوخ کے افادات سے نوازتے رہے اور ان کے لیے لکھتے رہے۔ (تاريخ أصبهان: 51/2)
- علامہ صلاح الدین خلیل الصفدی فرماتے ہیں: كان عارقا بالرجال والأبواب صنف تاريخ بلده والتاريخ على السنين وكتاب السنة وكتاب العظمة وكتاب ثواب الأعمال و كتاب السنن - آپ رجال اور ابواب کے ماہر تھے، اپنے شہر کی تاریخ اور سالوں کی تاریخ اور كتاب السنة ، كتاب العظمة ، كتاب ثواب الاعمال اور کتاب السنن تصنیف فرمائیں۔

(الوافي بالوفيات: 263/17 الشامله)

- اہل علم نے آپ کی جن کتابوں کا ذکر کیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

(1) طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها -

(2) كتاب الأمثال فى الحديث النبوي (ﷺ)

(3) كتاب العظمة۔

(4) أخلاق النبى ﷺ وآدابه۔

(5) التوبيخ والتنبيه - مطبوع

(6) الجزفيه أحاديث أبى الزبير عن غير جابر

(7) جز فيه أحاديث أبى محمد عبدالله بن محمد بن جعفر بن حيان -

(8) جز فيه عوالي أبى الشيخ۔

(9) ذكر الأقران ورواياتهم عن بعضهم بعضا۔

(10) الفوائد لابى الشيخ۔

امام ابوالشیخ الاصبہانی کی مذکورہ بالا تمام کتب مطبوع ہیں۔

- امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کے علاوہ بھی کچھ کتابوں کا ذکر کیا ہے، مثلاً:

(1) كتاب السنة -

(2) کتاب السنن ، اس کے متعلق امام ذہبی نے فرمایا ہے کہ یہ کئی جلدوں میں ہے۔ ہمارے پاس اس میں سے کتاب الاذان اور کتاب الفرائض وغیرہ ہے۔

(3) کتاب ثواب الاعمال، امام ذہبی کے بقول یہ پانچ جلدوں میں ہے۔

(سیر اعلام النبلاء : 499/10)

امام ذہبی فرماتے ہیں: وقع لنا الکثیر من کتب أبی الشیخ رحمه اللّٰه تعالٰی۔ ابوالشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی بہت ساری کتب ہمارے ہاتھ لگی ہیں۔ (تذکرة الحفاظ : 106/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "المعجم المفهرس" میں آپ کی درج ذیل کتب کا ذکر کیا ہے۔

(1) کتاب الأذان (2) کتاب المواقیت (3) کتاب الفرائض (4) کتاب النکاح (5)کتاب السنة الواضحة (6) کتاب التفسیر (7) کتاب النوادر والنتف (8) کتاب التاریخ (9) فوائد الأصبهانیین (10) کتاب الضحایا والعقیقة (11) کتاب السبق والرمی ۔

❁ امام سمعانی نے بھی "التحبیر فی المعجم الکبیر" میں مذکورہ بالا کتابوں میں سے اکثر کا ذکر کیا ہے ان کے علاوہ مزید کچھ ہیں:

(1) ذم المسکر (2) البر والصلة (3) بر الوالدین (4) العتق والمدبر والمکاتب (5) کتاب العیدین (6) المسند المنتخب علی الأبواب المتخرج من کتاب مسلم بن الحجاج (7) کتاب الطهارة (8) کتاب شروط الذمة ۔

❁ ابوعبداللہ محمد بن جعفر الکتانی نے "الرسالة المستطرفة" میں بھی کچھ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

(1) کتاب الناسخ والمنسوخ (2) کتاب الأموال (٣) کتاب القطع والسرقة (٤) کتاب الفتن ۔

نوٹ:......امام ذہبی فرماتے ہیں: قلت : قد کان أبو الشیخ من العلماء العاملین صاحب سنة وإتباع ، لولا مایملأ تصانیفه بالواهیات ۔ میں کہتا ہوں: ابوالشیخ باعمل علماء میں سے تھے۔ صاحب سنت اور متبع سنت تھے اگر ان کی تصانیف واہی روایات سے بھری ہوئی نہ ہوتی۔

(سیر اعلام النبلاء : 500/10)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوالشیخ کی کتابوں میں کمزور اور واہی روایات کی بھرمار ہے۔ اس لیے ان کی

تحقیق ضرور ہونی چاہیے۔تاہم یہ یادرہے کہ اس سے امام موصوف کی عدالت و ثقاہت پر حرف نہیں آتا۔

حضرات شیخین (بخاری و مسلم) کے بعد کون ہے جس کی کتابوں میں کوئی کمزور روایت نہ ہو؟ ابن حبان، طبرانی، دارقطنی، حاکم، بیہقی وغیرہ کی کتابیں دیکھ لیں، سب کچھ ملے گا لیکن ہم کہتے ہیں کہ حضرات محدثین روایات کی سند بیان کر کے اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں ان شاء اللہ۔موضوع اور من گھڑت روایات انھوں نے بطور استدلال نہیں بلکہ بطور معرفت و روایت بیان کی ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "وقد روى أبو نعيم في أول الحلية في فضائل الصحابة، وفي كتاب مناقب أبي بكر و عمر و عثمان و علي أحاديث بعضها صحيحة وبعضها ضعيفة، بل منكرة، وكان رجلا عالما بالحديث فيما ينقله، لكن هو وأمثاله يرون ما في الباب، لايُعْرَف أنه روى كالمفسر الذي ينقل أقوال الناس في التفسير، والفقيه الذي يذكر الأقوال في الفقه، والمصنف الذي يذكر حجج الناس، ليذكر ما ذكروه، وإن كان كثير من ذلك، لايعتقد صحته، بل يعتقد ضعفه لأنه يقول: أنا نقلت ماذكر غيري، فالعُهدة على القائل لا على الناقل۔"

اور ابونعیم نے "حلیۃ الاولیاء" کے شروع میں فضائل صحابہ کے اندر اور ابوبکر وعمر، عثمان وعلی کے مناقب کی کتاب میں احادیث بیان کی ہیں جن میں سے بعض صحیح ہیں اور بعض ضعیف بلکہ منکر ہیں۔اور وہ (ابونعیم) جو کچھ نقل کرتے ہیں اس حوالے سے حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔البتہ وہ اور ان جیسے محدثین کسی موضوع کے بارے میں ایسی ایسی احادیث روایت کر جاتے ہیں جو (اہل علم کے ہاں) معروف نہیں ہوتیں۔ بلاشبہ اس (ابونعیم) نے بھی اس مفسر کی طرح روایت کیا ہے جو تفسیر کے حوالے سے لوگوں کے اقوال (بلاتحقیق) نقل کر دیتا ہے۔اس فقیہ کی طرح جو فقہ کے سلسلے میں متعدد اقوال ذکر کر دیتا ہے۔اور اس مصنف کی طرح جو لوگوں کے دلائل (بلاتحقیق وتفصیل) بیان کر دیتا ہے۔اس کا مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ اس حوالے سے (مختلف) لوگوں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اسے بیان کر دیا جائے۔اگرچہ وہ ان میں سے بہت سے اقوال کو صحیح نہیں سمجھتا بلکہ انہیں ضعیف ہی سمجھتا ہے۔کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں وہ اقوال ذکر کر رہا ہوں جو دوسرے اہل علم نے لکھے ہیں۔سو اس کی ذمہ داری اس کے قائل پر ہے، نقل کرنے والے پر نہیں۔(منهاج السنة: 34/7)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "بل أكثر المحدثين في الأعصار الماضية من سنة مائتين

وهلم جرا إذا ساقوا الحديث بإسناده اعتقدوا أنهم برؤا من عهدته . والله أعلم۔" بلکہ دو سو ہجری سے لے کر بعد کے گذشتہ زمانوں میں محدثین جب سند کے ساتھ حدیث بیان کر دیتے تو یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (لسان المیزان : 353/3)

علامہ سخاوی کہتے ہیں:"وإن صنعه أكثر المحدثين في الأعصار الماضية في سنة مائتين وهلم جرا خصوصا الطبراني وأبونعيم وابن منده فإنهم إذا ساقوا الحديث بإسناده اعتقدوا فإنهم برؤا من عهده۔ اگرچہ دوسو ہجری سے لے کر گذشتہ زمانوں میں اکثر محدثین خصوصاً طبرانی ، ابونعیم اور ابن مندہ جب اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کر دیتے تو وہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس کی مسئولیت سے بری ہو گئے ہیں۔ (فتح المغيث : 254/1)

وفات:

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ کے شاگرد امام ابونعیم رحمہ اللہ اپنے اس جلیل القدر استاد کی وفات کے بارے میں فرماتے ہیں:"توفي سلخ المحرم سنة تسع وستين وثلاث مائة ......وله ست وتسعون سنة" آپ نے چھیانوے (96) برس عمر پا کر، آخر محرم 369ھ میں وفات پائی۔ رحمة الله عليه۔ (تاريخ أصفهان : 51/2)

کتاب الامثال:

امام ابوالشیخ الاصبھانی اپنی اس کتاب میں اپنی سند کے ساتھ تین سو تہتر (373) روایات لے کر آئے ہیں۔ مرفوع وموقوف احادیث کے علاوہ اسی موضوع سے متعلق کچھ سبق آموز حکایات اور اہل علم کے اقوال بھی شامل ہیں۔

اس کتاب کو الدار السلفیہ بمبئی نے دکتور عبدالعلی عبدالحمید کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا۔ ابھی کچھ عرصہ قبل یہ دارالسلام البخاری الدوحہ قطر سے بھی یہ بڑے دیدہ زیب کاغذ اور مضبوط جلد کے ساتھ شائع ہو چکی ہے دیگر اداروں نے بھی اسے شائع کیا ہوگا۔ تاہم ابھی تک ہمارا اردو خواں طبقہ اس کتاب کے استفادہ سے محروم تھا اور شاید کسی نے اس طرف توجہ بھی نہ دی ہو۔ خدمت حدیث کے جذبہ نے راقم کو اس کا ترجمہ کرنے پر مجبور کیا۔ کتاب میں چونکہ ضعیف روایات بھی ہیں اس لیے اس کی مکمل تحقیق وتخریج اور ساتھ ساتھ تشریح بھی کر دی ہے۔

کتاب الامثال اور راقم کا اسلوب:

❁ دارالسّلفیہ بمبئی، ہند اور دار الامام البخاری الدوحہ، قطر سے شائع ہونے والے نسخوں کو اصل بنایا ہے۔

- ان نسخوں میں اگر کوئی غلطی نظر آئی ہے تو حتی المقدور اس کی اصلاح کردی ہے۔
- کتاب الامثال کی جو احادیث صحیح البخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں وہ سب صحیح ہیں جبکہ دیگر احادیث پر صحیح، حسن یا ضعیف، منکر و موضوع ہونے کے لحاظ سے حکم لگادیا ہے اور وجہ ضعیف بھی بیان کردی ہے۔
- شواہد و متابعات کی وجہ سے صحیح یا حسن بننے والی روایات پر صحیح اور حسن ہی کا حکم لگایا ہے اور ساتھ وضاحت بھی کردی ہے۔
- کتاب الامثال کا اردو ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ صحیح و حسن احادیث کی حسب استطاعت تشریح بھی کی ہے تاکہ بات مزید واضح ہوجائے۔
- دوران ترجمہ مجھے اپنے مربی و مشفق استاد گرامی حافظ عبد اللہ رفیق ﷾ شیخ الحدیث جامعہ المحمدیہ لوکوورکشاپ، محبی فی اللہ جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی ﷾ کی مکمل راہنمائی اور تعاون شامل حال رہا ہے جس پر میں ان شیوخ کا تہہ دل سے مشکور ہوں بالخصوص استاد محترم حافظ عبد اللہ رفیق ﷾ کا جنھوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکال کر عرق ریزی سے نظر فرمائی، قابل اصلاح مقامات کی اصلاح فرمائی۔ اپنے مفید مشوروں سے نوازا اور کمال شفقت کرتے ہوئے آخری حدیث جو کہ خاصی لمبی ہونے کے ساتھ ساتھ مشکل بھی تھی، کا ترجمہ کرکے دیا۔ جزاہ اللّٰہ عنا خیر الجزاء۔
- ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر ہر دلعزیز شخصیت جناب ابوحمزہ عبد الخالق صدیقی ﷾ کا ذکر نہ کروں جنھوں نے میری اس محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کی طباعت کا گراں اپنے ذمہ لیا۔

اور اخی فی اللہ ابوحفص محمد حسن خان ﷾ کا بھی، جنھوں نے کمپوزنگ کی اور اس کتاب کو آپ کے ہاتھ میں پہنچانے کے لیے کلیدی کردار ادا کیا۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ناشر اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے، ہماری اس محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اسے ہم سب کی اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

والسلام

اخوکم ابوعبدالرحمٰن محمد ارشد کمال بن شیر محمد عفی اللہ عنہما

21 رمضان 1443ھ

مطابق 23 اپریل 2022ء

بسم الله الرحمن الرحيم

اللّٰهُ عوني وبه توفيقي أخبرنا الشيخ الجليل أبوالحسن مسعود بن أبي منصور بن محمد الحسن الحمال، بقراء تي عليه في شعبان من سنة إحدى وتسعين وخمسمائة بأصبهان، قلت له: أخبركم السيد الذاهد أبومحمد حمزة بن العباس بن علي العلوي قراءة عليه وأنت تسمع في ذي الحجة سنة ثلاث عشرة وخمسمائة؟ فاقرّ به أنا أبو أحمد محمد بن علي بن محمد بن عبد اللّٰه بن سمّويه المعروف بالمكفوف، أنا أبومحمد عبد اللّٰه بن محمد بن جعفر بن حيان قال:

(1) مَا حُفِظَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَارَ مَثَلًا

جو رسول اللہ ﷺ سے حفظ کیا گیا اور وہ مثال بن گیا

[1]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُفَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَلْفَ مَثَلٍ.

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ہزار مثالیں حفظ کی ہیں۔

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: مسند أحمد: 203/4- حلية الأولياء: 200/4- أمثال الحديث للرامهرمزي، ح:1- ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے۔

(2) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْحَرْبُ خَدْعَةٌ))

آپ ﷺ کا فرمان ''جنگ چالبازی (کا نام) ہے''

[2]...... أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، ثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْحَرْبَ خَدْعَةً))

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ کو چالبازی کا نام دیا ہے۔

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 3611- صحيح مسلم، ح: 1066- سنن أبي داوٗد،

ح: 4767- مسند أبي يعلى، ح: 494- مسند أحمد: 126/1-

[3]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي سُوَيْدٍ الزَّارِعُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَبَّةَ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج دیکھیے حدیث نمبر 1۔

[4]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا مَطَرُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((**الْحَرْبُ خَدْعَةٌ**))

وَثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**الْحَرْبُ خَدْعَةٌ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ چالبازی (کا نام) ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنگ چالبازی (کا نام) ہے۔''

تحقیق وتخریج **صحیح**: سنن ابن ماجه، ح: 2834- المعجم الكبير، ح: 11798- مسند أبي يعلى، ح: 2504 عن ابن عباس- مطر بن میمون متروک ہے۔

سنن ابن ماجه، ح: 2833- مسند أبي يعلى، ح:4559- المعجم لابن الأعرابي، ح: 847- مستخرج أبي عوانة، ح: 6986 عن عائشة-

شرح الحديث ''جنگ چالبازی کا نام ہے۔'' مطلب یہ ہے کہ جنگ میں افرادی قوت، اسلحہ کی بہتات یا بہادری اتنی کارآمد ومفید نہیں جتنی چال بازی مفید ہے۔ اسے ہم ''حکمت عملی'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ چال بازی یا حکمت عملی ہی کا کرشمہ ہوتا ہے کہ دشمن کی بڑی سے بڑی فوج بھی میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہوجاتی ہے۔ گویا چالبازی جنگ کا بڑا اہم ہتھیار یا جنگ کا اہم رکن ہے۔ جس طرح حدیث میں ہے ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ)) ''حج عرفہ ہے۔'' (سنن الترمذي، ح: 88- سنن النسائي، ح: 3047 وسنده صحيح) یعنی جس طرح وقوفِ عرفہ حج کا انتہائی اہم رکن ہے کہ اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا، اسی طرح چال بازی بھی جنگ کا اہم ہتھیار اور حصہ ہے اس کے بغیر جنگ کبھی نہیں جیتی جاسکتی۔

(3) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ))

آپ ﷺ کا فرمان ''خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی۔''

[5]...... حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قَوْمَكَ فَعَلُوا كَذَا وَكَذَا. فَلَمْ يُبَالِ، فَلَمَّا عَايَنَ أَلْقَى الْأَلْوَاحَ عَلَيْهِ.))**

ترجمة الحدیث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خبر مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی۔ بے شک اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: بے شک تمہاری قوم نے فلاں فلاں کام کیا تو انھوں نے اس کی پرواہ نہ کی، لیکن جب انھوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا تو اس پر تختیاں پھینک دیں۔''

تحقیق و تخریج صحيح: مسند أحمد: 271/1- المستدرك للحاكم: 321/2- صحيح ابن حبان، ح: 6214- المعجم الأوسط، ح: 25-

شرح الحدیث اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایک اہم نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز سے جتنا زیادہ اور جتنی جلدی متاثر ہوتا ہے اتنا سنی ہوئی خبر سے متاثر نہیں ہوتا۔ یعنی خبر چاہے کتنی ہی یقینی ہو مگر اس کا اثر مشاہدہ کی طرح نہیں ہوتا۔ مشاہدہ کی دل پر تاثیر ہی عجیب ہوتی ہے۔ ایک شخص کو یہ اطلاع دی جائے کہ فلاں جگہ یہ حادثہ رونما ہوا ہے تو اس کا اس خبر پر پریشان ہونا ایک فطری امر ہے لیکن اس کے مقابلے میں وہ پریشانی اس سے کہیں زیادہ سخت ہوتی ہے جو جائے حادثہ کو آنکھوں سے دیکھ لینے کی صورت میں لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسی نکتہ کو ثابت کرنے کے لیے یہ واقعہ بطور مثال پیش فرمایا کہ جب موسیٰ کوہِ طور پر تشریف لے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں قوم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی موسیٰ علیہ السلام کو وہیں خبر دے دی جو بالکل یقینی اور سچی تھی مگر موسیٰ علیہ السلام کو جوش اور غضب جب آیا اور تورات کی تختیاں جب ڈالیں جس وقت اپنی آنکھوں سے اس چیز کا مشاہدہ کیا۔

(4) قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))

آپ علیہ السلام کا فرمان: ''بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں

[6]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ فِي الشِّعْرِ حِكْمَةً))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا، اس نے بڑی واضح گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج صحيح: سنن أبي داوٗد، ح: 5011۔ سنن الترمذي، ح: 2845۔ سنن ابن ماجه، ح: 3756۔ الأدب المفرد، ح: 872۔ سماک عن عکرمہ ضعیف ہے۔لیکن شواہد کی وجہ سے یہ ''صحیح'' ہے۔

[7]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الطِّهْرَانِيِّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج أيضاً۔

[8]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ التَّوْزِيُّ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا قَيْسٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج صحیح: مسند أحمد: 397/1۔ المعجم الکبیر، ح: 10094۔ ابواسحاق مدلس کا عنعنہ ہے۔لیکن یہ شواہد کی وجہ سے ''صحیح'' ہے۔شواہد کے لیے دیکھیں: صحیح البخاري، ح: 6145,5146۔ صحیح مسلم، ح: 869۔

شرح الحدیث ''بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔'' آپ ﷺ کے اس فرمان سے بیان یعنی خطبہ وتقریر کی تعریف و مذمت دونوں ظاہر ہورہی ہیں۔بعض بیان جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں،لوگ ان سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔اگر یہ بیان اصلاحِ عقائد واعمال کا ذریعہ ہوں تو محمود و مستحسن ہیں اور اگر ان سے بگاڑ آئے تو پھر ناجائز اور قابل مذمت ہیں۔

''بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔'' یعنی سارے شعر برے نہیں ہوتے۔بعض شعروں میں حق بات اور حکمت کا بیان ہوتا ہے، ان سے لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے۔پُرحکمت شعر کہنا نبی ﷺ،صحابہ کرام اور سلف صالحین سے ثابت ہے۔بہرحال شعر بھی ایک کلام ہے۔اچھا شعر اچھا کلام اور برا شعر برا کلام ہے۔

(5)قَوْلُهُ ﷺ :((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔''

[9]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ هِشَامَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَضَى عَنْهُ سَبْعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمِثْلِهَا تُدَانُ. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَا يُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ))**

ترجمة الحدیث امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہشام بن عبدالملک نے ان کی طرف سے ستر ہزار دینار قرض ادا کیا اور کہا: دوبارہ ایسا قرض نہ اٹھانا۔انھوں نے کہا: اے امیر المومنین! مجھے سعید بن مسیّب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا،انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔''

تحقیق وتخریج صحیح البخاري، ح: 6133۔ صحیح مسلم، ح: 2998۔ سنن أبي داود، ح: 4862۔ سنن ابن ماجه، ح: 3982۔ المعجم الأوسط، ح 6769۔ صحیح ابن حبان، ح: 663۔

[10]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، ثَنَا لَيْثٌ، ثَنَا عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔''

تحقیق و تخریج أيضاً.

شرح الحديث اس حدیث میں مومن شخص کو اس بات کی تعلیم فرمائی گئی ہے کہ وہ زندگی احتیاط کے ساتھ بسر کرے۔ یہاں دنیا میں انسانوں کے روپ میں بھیڑیے بھی موجود ہیں جنہیں صرف اپنا آپ عزیز ہے دوسروں کے نفع ونقصان، دوسروں کی عزت وذلت سے کوئی غرض نہیں، لہٰذا بندۂ مومن کو ایسے بھیڑیوں سے محتاط رہنا چاہیے۔ جس سوراخ سے ایک دفعہ ڈنگ کھا چکا ہے دوبارہ اس میں ہاتھ نہ ڈالے۔ مطلب یہ ہے کہ جب ایک دفعہ کسی چیز یا کسی شخص کے متعلق یہ تجربہ ہوجائے کہ اس میں خیر کے بجائے شر ہے، انسانیت کے بجائے حیوانیت ہے تو دوبارہ اس کے قریب نہ جائے کیونکہ آزمائے ہوئے کو آزمانا عقل مندی نہیں، بے عقلی ہے، جو کسی مومن کے شایانِ شان نہیں۔

(6) قَوْلُهُ ﷺ: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اور وہ شخص تیرے پاس خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہیں دیا ہوگا۔''

[11]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ: **((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ شعر پڑھا کرتے تھے: ''اور وہ شخص تیرے پاس خبریں لائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہیں دیا ہوگا۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: مسند عبد بن حميد، ح: 614- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 26537- المعجم الكبير، ح: 11763- سماک عن عکرمہ ضعیف ہے۔ اس کے دیگر طرق بھی ضعف ہیں۔

[12]...... حَدَّثَنَا ابْنُ رُسْتَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ، هَلْ سَمِعْتِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرٍ قَطُّ؟ قَالَتْ: كَانَ أَحْيَانًا إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُولُ: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ))

ترجمة الحديث جناب عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا آپ نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو کوئی شعر پڑھتے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: کبھی کبھار ایسا ہوتا کہ جب آپ ﷺ اپنے گھر میں تشریف لاتے تو فرماتے: ''اور وہ شخص تیرے پاس خبریں لائے گا جسے تو نے زادِراہ نہیں دیا ہوگا۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: سنن الترمذي، ح: 2848۔ مسند ابن الجعد، ح: 2285۔ مسند أحمد: 156/6۔ الأدب المفرد، ح: 792۔ سماک عن عکرمہ ضعیف ہے۔ دوسری سند میں شریک مدلس کا عنعنہ ہے، اس کے باقی طرق بھی ضعیف ہیں۔ ہمارے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔ (أنوار الصحيفة، ص: 270)

[13]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ الْأَزْهَرِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُ:

سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا
وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ شعر پڑھا کرتے تھے: ''عنقریب زمانہ تجھ پر وہ امور ظاہر کردے گا جن سے تو لاعلم تھا۔ اور وہ شخص تیرے پاس خبریں لائے گا جسے تو نے زادِراہ نہیں دیا ہوگا۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: دیکھئے حدیث نمبر 11۔

(7) قَوْلُهُ ﷺ: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''وقتاً فوقتاً زیارت کیا کر، محبت میں اضافہ ہوگا۔''

[14]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وقتاً فوقتاً (اپنے بھائی کی) زیارت کیا کر، (اس سے) محبت میں اضافہ ہوگا۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: الإخوان لابن أبي الدنيا، ح: 104۔ سوید بن سعید، قاسم بن غصن اور عبدالرحمٰن بن اسحاق ضعیف ہیں۔

[15]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا النُّعْمَانُ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))**

قَالَ النُّعْمَانُ: وَأَنْشَدَنِي يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ النَّحْوِيُّ:

أَغِبْ زِيَارَتَكَ الصَّدِيقَ
يَجِدْكَ كَالثَّوْبِ اسْتَجَدَّهُ
إِنَّ الصَّدِيقَ يُمِلُّهُ
أَنْ لَا يَزَالَ يَرَاكَ عِنْدَهُ

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وقتاً فوقتاً زیارت کیا کر محبت میں اضافہ ہوگا۔''

(راوی حدیث) نعمان کہتا ہے: مجھے یونس بن حبیب نحوی نے شعر سنایا:

وقتاً فوقتاً اپنے دوست کی زیارت کیا کر
وہ تجھے ایسے ملے گا جیسے اسے نیا کپڑا ملا ہو
بے شک دوست کو اس بات سے اکتاہٹ ہوگی
کہ وہ ہمیشہ تجھے اپنے پاس دیکھے

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف جدًا**: مسند الطيالسي، ح: 2658۔ مسند الشهاب، ح: 629۔ شعب الإيمان، ح: 8008۔ مسند البزار، ح: 9315۔ طلحہ بن عمرو متروک ہے۔

[16]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَسَنِ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وقتاً فوقتاً زیارت کیا کر، محبت میں اضافہ ہوگا۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف جدًا: عثمان بن عبدالرحمٰن متروک ہے جبکہ عثمان بن یسار، عامر بن یسار اور عمرو بن الحسن الحلمی کی توثیق نہیں ملی۔

[17]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّومِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، - شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ - وَفِي الْأَصْلِ: عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ. وَالصَّوَابُ: مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْفَزَارِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا جَابِرُ! زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے جابر! وقتاً فوقتاً زیارت کیا کر، محبت میں اضافہ ہوگا۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف جدًا: محمد بن عبیداللہ الفزاری متروک ہے، اس میں اور بھی علّتیں ہیں۔

[18]...... حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ، ثَنَا سُوَيْدٌ، ثَنَا ضِمَامٌ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: مَا زِلْتُ أَسْمَعُ: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا)) ، حَتَّى سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ہمیشہ یہ سنتا رہا کہ وقتاً فوقتاً زیارت کیا کر، محبت میں اضافہ ہوگا، حتی کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف: الكامل لابن عدي: 165/5 ت: 953۔ سوید بن سعید ضعیف ہے۔ اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ امام ابوحاتم الرازی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ (العلل، ح: 2172)

[19]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا أَبُو أَيُّوبَ، وَثَنَا ابْنُ رُسْتَةَ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: ثَنَا عَوْبَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وقتاً فوقتاً زیارت کیا کر، محبت میں اضافہ ہوگا۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مسند الشهاب، ح: 632۔ شعب الإيمان، ح: 8007۔ مسند البزار، ح: 2963۔ عوبد بن ابی عمران منکر الحدیث ہے۔

ملاحظہ:...... دوست واحباب کے پاس ضرورت کے بغیر اور بار بار جانا عام طور پر اکتاہٹ کا سبب بن جاتا ہے۔ ہمارے ہاں یہ بات مشہور ہے: ''عزت کھودیتا ہے بار بار کا آنا جانا'' البتہ آدمی کا کسی دوست یا بھائی کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہو کہ وہ ہر روز آنے سے خوشی اور فرحت محسوس کرتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس ہر روز صبح وشام تشریف لے جاتے تھے۔ (صحيح البخاری : 476)

(8) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''نیکی عادت ہے اور بدی جھگڑا ہے۔''

[20]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ جُنَاحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی عادت ہے اور بدی جھگڑا ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن: سنن ابن ماجه، ح: 221۔ صحيح ابن حبان، ح: 310۔ المعجم الكبير، ح:904، جز:19۔ مسند الشهاب، ح: 22۔ شعب الإيمان، ح: 8294۔ الصحيحة، ح: 651۔

شرح الحديث ''نیکی عادت ہے۔'' مطلب یہ ہے کہ نیکی ہر انسان کی فطری عادت ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ نیک، اچھے اور قابل ستائش کام کرے۔ سیدھے رستے پر چلے مگر ماحول ومعاشرہ اور شیطانی وسوسے اس کے لیے رکاوٹ بن جاتے ہیں، یوں وہ اپنی فطری عادت نیکی سے محروم رہ جاتا ہے۔

''بدی جھگڑا ہے'' فطرت سے ہٹ کر کیا جانے والا کام خصومت، جھگڑا اور زبردستی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان جب گناہ کرنے لگتا ہے تو اس کے اندر ایک عجیب سی کشمکش پیدا ہوتی ہے۔ نفس امارہ برائی کی طرف کھینچتا

ہے جبکہ فطرت، جسے ہم ضمیر کہتے ہیں، اسے برائی سے روکتی ہے۔

بہرحال انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی فطری عادت نیکی کو اپنائے اور غیر فطری عادت بدی سے اپنا دامن محفوظ رکھے۔

(9) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْخَيْرُ كَثِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِ قَلِيلٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ”نیکی بہت سی (قسموں کی) ہے اور اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔“

[21]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْأَخْفَشِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ كَثِيرٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی بہت سی (قسموں کی) ہے، اور اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔“

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: السنة لابن أبي عاصم، ح: 40- مسند البزار، ح: 2405- شعب الإيمان، ح: 7301- المعجم الأوسط، ح: 5608- الضعيفة، ح: 1536- عطاء بن سائب مختلط ہے۔

(10) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔“

[22]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ الْأَسَدِيُّ، ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔“

تحقیق و تخریج صحيح: المعجم الكبير، ح: 573، جز: 19- مجمع الزوائد، ح: 13164- ابن جدعان اور اس کی دادی کی توثیق نہیں ملی۔ لیکن یہ شواہد کی بنا پر ”صحیح“ ہے۔ شواہد کے لیے دیکھیں حدیث نمبر 25۔

[23]...... ثَنَا جُبَيْرُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا عَلِيُّ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج صحيح: سنن الترمذي، ح: 2823- مسند أبى يعلى، ح: 6906- ابن جدعان اور اس کی دادی نا معلوم التوثیق ہیں۔لیکن شواہد کی بنا پر یہ ''صحیح'' ہے۔شواہد کے لیے دیکھیں حدیث نمبر:25۔

[24]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: مسند الشهاب، ح: 5- المعجم الكبير، ح: 12162- محمد بن کریب ضعیف ہے۔لیکن شواہد کی وجہ سے حدیث ''صحیح'' ہے۔شواہد کے لیے دیکھیں حدیث نمبر 25۔

[25]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ رَوْحٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: سنن أبي داوٗد، ح: 5128- سنن الترمذي، ح: 2822- سنن ابن ماجه، ح: 3745- المخلصيات لأبي طاهر، ح: 417- إكرام الضيف للحربي، ح: 99۔

[26]...... ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ

امین ہوتا ہے۔“

تحقيق وتخريج أيضاً.

[27]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، مِثْلَهُ

ترجمة الحديث ابوعوانہ نے بھی عمر بن ابی سلمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج أيضاً.

[28]...... حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا زُرَيْقُ بْنُ السَّخْتِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

تحقيق وتخريج **صحيح**: مسند البزار، ح: 2195۔ المختارة للضياء، ح: 279، جز: 9۔
عبدالملک بن عمیر مدلس کا عنعنہ ہے۔اس کے صحیح شاہد کے لیے دیکھیں حدیث نمبر 25۔

[29]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَارِيَةَ الْأُبُلِّيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجْبَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔“

تحقيق وتخريج **صحيح**: المعجم الأوسط، ح: 2195۔ عبدالرحمٰن بن ساریہ یا عبدالرحمٰن بن عنبسہ نامعلوم ہے۔اس کے صحیح شاہد کے لیے ملاحظہ ہوں حدیث نمبر 25۔

[30]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْحُنَيْنِيُّ، ثَنَا سَعْدَوَيْهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا

جائے وہ امین ہوتا ہے۔"

تحقیق وتخریج صحيح: المخلصيات لأبي طاهر، ح: 2063۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي، ح: 4295۔ حفص بن سلیمان متروک ہے۔ اس کے صحیح شاہد کے لیے ملاحظہ ہوں حدیث نمبر 25۔

[31]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَبِيبٍ، ثَنَا أَبُو أَيُّوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔"

تحقیق وتخریج صحيح: طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن کی توثیق نہیں ملی، علاوہ ازیں اس کے اور سیّدنا ابوبکر کے درمیان انقطاع بھی ہے۔ البتہ شواہد کی بنا پر حدیث "صحیح" ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر 25۔

[32]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((**الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ**))

ترجمة الحديث سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔"

تحقیق وتخریج صحيح: المعجم الكبير، ح: 6914۔ مسند الشهاب، ح: 4۔ المعجم لابن الأعرابي، ح: 1033۔ مجمع الزوائد، ح: 13162۔ وقال الهيثمي: رواه الطبراني من طريقين في إحداهما إسماعيل بن مسلم وهو ضعيف، وفي الأخرى عبد الرحمن بن عمرو بن جبلة وهو متروك۔ قلت: وفيه علل أخرى۔ اس کے صحیح شاہد کے لیے دیکھیں حدیث نمبر 25۔

[33]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلَّوَيهِ الْقَطَّانُ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَرَظَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ**))

ترجمة الحديث سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس سے مشورہ

لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: داود بن زبرقان اور محمد بن عبید اللہ متروک ہیں۔ اس کے صحیح شاہد کے لیے دیکھیں حدیث نمبر 25۔

[34]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ، ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ**))

ترجمة الحديث سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: سنن ابن ماجه، ح: 3746- سنن الدارمي، ح: 2449- مسند أحمد: 274/5- مسند عبد بن حميد، ح: 235- شریک اور اعمش مدلس ہیں اور عنعنہ ہے۔ اس کے صحیح شاہد کے لیے دیکھیں حدیث نمبر 25۔

شرح الحديث اس حدیث سے پتا چلا کہ جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ آپ ﷺ نے اسے امین (امانت دار) قرار دیا ہے۔ جس طرح امانت میں خیانت کرنا جائز نہیں اسی طرح مشورہ میں بھی خیانت جائز نہیں۔ مشورہ میں خیانت یہ ہے کہ جان بوجھ کر صحیح مشورہ نہ دینا یا پھر اس مشورہ کو اس کی اجازت کے بغیر دوسروں سے بیان کر دینا، یہ دونوں صورتیں خیانت کے زمرے میں آتی ہیں۔ لہٰذا جب کوئی مسلمان بھائی مشورہ کا طلب گار ہو تو نیک نیتی سے اور مخلص ہو کر اسے مشورہ دیا جائے اور جو مشورہ دیا جائے اسے اپنے تک ہی محدود رکھا جائے، بلا اجازت دوسروں سے بیان نہ کیا جائے۔ مشورہ لینے والے کو بھی چاہیے کہ وہ اس شخص سے مشورہ لے جو لائق اعتماد، تجربہ کار اور مخلص ہو۔ بے اعتماد، اناڑی اور غیر مخلص شخص سے ہرگز مشورہ نہ لیا جائے۔

(11) قَوْلُهُ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

[35]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**كُلُّ مَعْرُوفٍ**

صَدَقَةٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

تحقیق و تخریج صحيح مسلم، ح: 1005- سنن أبي داوٗد، ح: 4947- صحيح ابن حبان، ح: 3378- مسند الطيالسي، ح: 419- مسند أحمد: 397/5- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 25935-

[**36**]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَزَّارِ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((كُلُّ مَعْرُوفٍ تَصْنَعُهُ إِلَى غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ))**

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی جو تو کسی خوشحال یا تنگ حال شخص کے ساتھ کرے، تو وہ صدقہ ہے۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: مسند أبي يعلى، ح: 2085- ابراہیم بن یزید الخوزی متروک ہے۔

فائدہ: ......سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔'' (صحيح البخاري، ح: 6021- سنن الترمذي، ح: 1970)

شرح الحديث نیکی کی تڑپ رکھنے والوں کے لیے یہ حدیث نہایت ہمت افزا ہے۔ اب کوئی فقیر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس صدقہ وخیرات کرنے کی استطاعت نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نیک کام کو صدقہ قرار دیا ہے خواہ اس کا تعلق قول سے ہو یا فعل سے، جو بھی نیک عمل ہے اس کا ثواب ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ہے۔

اب اس سلسلے کی چند احادیث ملاحظہ کیجیے:

(1)......''نیکی کے کسی بھی کام کو معمولی نہ سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو۔''

(صحيح مسلم، ح: 2626)

(2)......انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا واجب ہے، دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے، کسی آدمی کی اس کی سواری کے بارے میں مدد کرنا کہ وہ اسے سواری پر بٹھائے یا اس کا سامان اس پر رکھوائے یہ بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، نماز کی طرف ہر قدم اٹھانا صدقہ ہے، اور راستے سے کسی تکلیف دہ

چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔'' (صحيح البخاري: 2989، صحيح مسلم: 1009)

(3)...... ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، نہی عن المنکر صدقہ ہے، اور تمہارا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اسے اس پر اجر ملے گا؟ فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے تو اسے اس پر گناہ ہوگا؟ اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے اسے پورا کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔'' (صحيح مسلم ، ح: 1006)

(4)...... ''کسی کو دودھ دینے والی بہترین اونٹنی عاریتہً دینا اور وہ دودھ دینے والی بکری جو صبح وشام برتن بھر دے عاریتہً دینا بھی بہترین صدقہ ہے۔'' (صحيح البخاري، ح: 5608)

(5)...... جو مسلمان شجر کاری کرتا ہے یا کاشتکاری کرتا ہے پھر کوئی پرندہ یا کوئی حیوان اس میں سے کھا لیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔'' (صحيح البخاري: 6012) اور دوسری روایت میں ہے کہ جو اس میں سے چوری ہو جائے وہ بھی صدقہ ہے۔'' (صحيح مسلم ،ح: 1552)

(6)...... ''تمہارا اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرانا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، راہ بھولے شخص کی راہنمائی کرنا، نابینا شخص کی مدد کرنا، پتھر، کانٹے اور ہڈی (وغیرہ) کو راستے سے ہٹا دینا اور اپنی بالٹی سے کسی بھائی کی بالٹی میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔'' (سنن الترمذي، ح: 1956 وسنده حسن)

(12) قَوْلُهُ ﷺ: ((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔''

[37]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ))

ترجمة الحديث سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ اگر چہ تجھے اس (کے جواز) پر فتویٰ دینے والوں

نے فتویٰ دیا ہو۔''

تحقيق وتخريج صحيح دون قوله۔ "وإن أفتاك المفتون." مسند أبي يعلى، ح: 7492۔ وقال الهيثمي فى المجمع (ح: 18115): رواه أبو يعلى والطبراني وفيه عبيد بن القاسم وهو متروك۔
پہلے فقرہ کا صحیح شاہد موجود ہے جو آگے آ رہا ہے۔

[38]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَمَّالُ الرَّازِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدَّشْتَكِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الشَّرَّ رِيبَةٌ وَالْخَيْرَ طُمَأْنِينَةٌ))**

ترجمة الحديث سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ کیونکہ برائی شک (میں ڈالنے والی) ہے۔ اور بھلائی اطمینان کا باعث ہے۔''

تحقيق وتخريج **صحيح**: سنن الترمذي، ح: 2518۔ سنن النسائي، ح: 5714۔ مسند أحمد: 200/1۔ صحيح ابن حبان، ح: 722۔ مسند أبي يعلى، ح: 6762۔ المعجم الكبير، ح: 2711۔ مسند الطيالسي، ح: 1274۔ المستدرك للحاكم: 13/2۔

[39]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُرَيْدٍ، نَحْوَهُ، وَقَالَ: **((فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَالْكَذِبَ رِيبَةٌ))**

ترجمة الحديث برید رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے، اور اس نے کہا: ''کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک وتردد ہے۔''

تحقيق وتخريج **صحيح**: سنن الترمذي، ح: 2518۔ سنن النسائي، ح: 5714۔ مسند أحمد: 200/1۔ صحيح ابن حبان، ح: 722۔ مسند أبي يعلى، ح: 6762۔ المعجم الكبير، ح: 2711۔ مسند الطيالسي، ح: 1274۔ المستدرك للحاكم: 13/2۔

[40]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَرِيشِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رُومَانَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّكَ لَنْ تَجِدَ فَقْدَ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ کیونکہ تو کسی ایسی چیز کو مفقود نہیں پائے گا جسے تو نے اللہ عزوجل کے لیے چھوڑ دیا ہو۔''

تحقیق و تخریج حسن دون قوله: فإنك لن تجد فقد شيء ...... عبداللہ بن ابی رومان الاسکندرانی ضعیف ہے۔ المعجم لابن الأعرابي، ح: 1528۔ اس کی سند حسن ہے۔

شرح الحديث یہ حدیث دین کے مزاج اور روح کو سمجھنے کے لیے بے حد ضروری ہے، اسی لیے اسے اسلام کی بنیادی احادیث میں شمار کیا گیا ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ نے امت کو ایک ایسا اصول بتایا ہے کہ جسے اپنانے سے دنیا و آخرت میں عزت و سرفرازی مل سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان ان تمام اقوال وافعال جن کے بارے میں شک ہو کہ وہ جائز ہیں یا ناجائز، سنت ہیں یا بدعت، ان سب کو چھوڑ کر ایسے اقوال وافعال کو اپنائے جن کے بارے میں کسی قسم کا شک نہ ہو۔ حدیث مبارک میں شک وشبہہ والی چیزوں کو ''مشتبہات'' کا نام دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا بڑا واضح فرمان ہے کہ جو شخص ان مشتبہات سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو بچا لیا۔'' (صحيح البخاري، ح: 52)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص شکوک وشبہات والے امور میں پڑے گا نہ اس کا دین محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ عزت۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی راستے میں ایک کھجور پر نظر پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اسے ضرور کھا لیتا۔'' (صحيح البخاري، ح: 2431) یعنی محض شک کی بنا پر آپ نے وہ کھجور اٹھا کر نہیں کھائی کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو۔

ایک دوسری حدیث ہے، فرمایا: ''میں اپنے گھر جاتا ہوں وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے، میں اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر اسے محض اس سے ڈر سے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔'' (صحيح البخاري، ح: 2432)

آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ بندہ اس وقت تک تقویٰ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ مشکوک امور سے بچنے کے لیے ان امور کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' (سنن ابن ماجة، ح: 4215 وسنده حسن)

(13) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''بردباری ٹھوکریں کھانے ہی سے آتی ہے اور حکمت ودانائی تجربہ کاری ہی سے ملتی ہے۔''

[**41**]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو أَنَاةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بردباری متانت وسنجیدگی ہی سے آتی ہے اور حکمت ودانائی تجربہ کاری ہی سے ملتی ہے۔''

تحقيق وتخريج **حسن:** سنن الترمذي، ح: 2033۔ مسند أحمد: 8/3۔ صحيح ابن حبان، ح: 193۔ المستدرك للحاكم: 293/4۔ الأدب المفرد، ح: 565۔ شعب الإيمان، ح:4327۔

شرح الحديث ''بردباری متانت وسنجیدگی ہی سے آتی ہے۔'' جبکہ دوسری روایات میں ہے کہ بردباری ٹھوکریں کھانے ہی سے آتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حلم وبردباری اسی شخص کے حصے میں آتی ہے جس نے ٹھوکریں کھائی ہوں، دھوکا کھایا ہو، لغزشوں اور خطاؤں سے دوچار ہوا ہو، اپنے معاملات میں خلل ونقصان برداشت کر چکا ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص چونکہ اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے کہ کسی کے دکھ درد اور نفع ونقصان کی کیا اہمیت ہے، کسی کے عیوب کو چھپانے اور کسی کی خطاؤں سے درگزر کرنے کی کتنی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے وہ دوسروں کے لیے حلیم وبردبار اور خیر خواہ ہوتا ہے۔ لوگوں کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور اگر کسی سے کوئی خطا سرزد ہوجائے تو درگزر کر جاتا ہے۔ متانت وسنجیدگی کا مطلب بھی یہی ہے کہ آدمی کا سنجیدہ پن ہی اسے حلم وبردباری کی صفت سے متصف کرتا ہے۔ غیر سنجیدگی اس سے محرومی کا باعث بنتی ہے۔

''حکمت ودانائی تجربہ کاری ہی سے ملتی ہے۔'' حکیم اصل میں اس شخص کو کہتے ہیں جو دانا اور عقل مند، راست باز اور استوار کار ہو، کیونکہ حکمت کے معنی ہیں: ہر چیز کی حقیقت واصلیت کو جاننا۔ اور تجربہ کا مطلب ہے کہ کاموں کی واقفیت حاصل کرنا اور کسی کام کو کرنے کا طریقہ جاننا۔ لہٰذا فرمایا کہ جس شخص کو چیزوں کی حقیقت و پہچان حاصل ہو۔ ہر چیز کے نفع ونقصان سے آگاہ ہو۔ حالات کے اتار چڑھاؤ اور معاملات وافراد کی بھلائی

وبرائی سے واقف ہوتو سمجھو کہ اسے حکمت مل گئی اور وہ کامل حکیم ہے۔علاوہ ازیں حکیم سے مراد طبیب ومعالج بھی ہوسکتا ہے۔مطلب واضح ہے کہ کوئی شخص محض طب پڑھنے سے کامل طبیب ومعالج نہیں بن جاتا بلکہ اس کے لیے تجربہ ومعالجہ کی مشق ومزاولت ضروری ہے۔(دیکھیں مرقاۃ الفاتیح: 391/9)

(14) قَوْلُهُ ﷺ: ((اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اسے باندھ اور بھروسا کر۔''

[42]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ، أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ؟ قَالَ: ((**اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ**))

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس (اپنی سواری) کو باندھوں اور (پھر) بھروسا کروں یا اسے کھلا چھوڑ دوں اور بھروسا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے باندھ اور (پھر اللہ تعالیٰ پر) بھروسا کر۔''

تحقیق وتخریج **حسن**: سنن الترمذي، ح: 2517- شعب الإيمان، ح: 1161- المختارة للضياء، ح: 2658- مغیرہ بن ابی قرہ السدوسی مستور ہے۔لیکن اس کا حسن شاہد موجود ہے۔ دیکھیں: الآحاد والمثاني، ح: 970, 971- صحيح ابن حبان، ح: 731- شعب الإيمان، ح: 1159- مسند الشهاب، ح: 633- عن عمرو بن أمية، وسنده حسن، قال الذهبي: سنده جيد (المستدرك للحاكم: 623/3)

شرح الحديث اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسباب کو بروئے کار لاتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا چاہیے۔صرف ظاہری اسباب پر بھروسا کرنا یا اسباب کو بالکل ہی نظر انداز کر دینا شریعت سے مطابقت نہیں رکھتا، کیونکہ آپ ﷺ کا صاف فرمان آ گیا ہے کہ سواری کو باندھو اور پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرو۔گویا ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کا حکم فرما دیا ہے۔ہاں! بھروسا اور یقین اسباب پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہیے کیونکہ مشیت الٰہی کے بغیر اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔

(15) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن مومن کا آئینہ ہے۔''

[**43**]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ الْمُؤَذِّنُ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ أَبِي تَمْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن مومن کا آئینہ ہے۔''

تحقیق وتخریج **صحيح**: المجعم الأوسط، ح: 2114- مسند الشهاب، ح: 124- مسند البزار، ح:6193- محمد بن عمار المؤذن سے روایت کرنے والے ضعیف اور مجہول ہیں۔لیکن اس کا صحیح شاہد موجود ہے۔ دیکھیں: سنن أبي داوٗد، ح: 4916- مسند الشهاب، ح: 125- الأدب المفرد، ح: 239-

شرح الحديث اس حدیث میں ایک مومن کو دوسرے مومن کے لیے آئینہ قرار دیا گیا ہے، جیسے آئینہ اپنے دیکھنے والے کے محاسن اور نقائص بغیر کسی کمی وبیشی کے صرف اسی کے سامنے خاموشی سے ظاہر کرتا ہے اسی طرح ایک مومن بھی اپنے بھائی کو اس کے محاسن کے ساتھ ساتھ اس کے نقائص سے بھی خبردار کرتا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کرے اور مومن اپنے بھائی کے نقائص صرف اسی کے سامنے ظاہر کرتا ہے کسی دوسرے کو بتا کر چغلی اور غیبت کا مرتکب نہیں ہوتا۔

[**44**]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مَحْمُودُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ، فَإِذَا رَأَى بِهِ شَيْئًا فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہے، لہٰذا جب وہ اس میں کوئی (بری) چیز دیکھے تو اسے اس سے دور کر دے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا**: سنن الترمذي، ح: 1929- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 26047- الضيعفة، ح: 1889 یحیٰی بن عبید اللہ متروک ہے۔سنن ابی داوٗد کی حدیث 1418 اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(16) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمُنْتَعِلُ رَاكِبٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ”جوتا پہننے والا سوار ہوتا ہے۔“

[45]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُعِينِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُنْتَعِلُ رَاكِبٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جوتا پہننے والا شخص (ایک طرح سے) سوار ہوتا ہے۔“

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف: تاريخ دمشق: 44/28۔ اسماعیل بن مسلم ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔ اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔

(17) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمَرْءُ كَثِيرٌ بِأَخِيهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ”انسان اپنے بھائی کے ساتھ قوت حاصل کر لیتا ہے۔“

[46]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمَرْءُ كَثِيرٌ بِأَخِيهِ، يَقُولُ: يَكْسُوهُ، يَحْمِلُهُ، يَرْفِدُهُ.))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے بھائی کے ساتھ قوت حاصل کر لیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: وہ اسے پہناتا ہے، وہ اسے سوار کرتا ہے، وہ اسے عطیہ دیتا ہے۔“

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف جدًا: مسند الشهاب، ح: 186۔ الضعيفة، ح: 596۔ مسیّب بن واضح ضعیف اور سلیمان بن عمرو کذاب ہے۔

(18) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَا خَيْرَ فِي صُحْبَةِ مَنْ لَا يَرَى لَكَ مِثْلَ مَا تَرَى لَهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ”اس شخص کی صحبت میں خیر نہیں جو تیرے لیے (بھلائی کو) اس نظر سے نہ دیکھے جس نظر سے تو اس کے لیے دیکھتا ہے۔“

[47]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو

النَّخَعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَا خَيْرَ فِي صُحْبَةِ مَنْ لَا يَرَى لَكَ مِثْلَ مَا تَرَى لَهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کی صحبت میں کوئی خیر نہیں جو تیرے لیے (بھلائی کو) اس نظر سے نہ دیکھے جس نظر سے تو اس کے لیے دیکھتا ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده **ضعيف جدًا**: الكامل لابن عدي: 255/4، ت: 733- الضعيفة، ح: 596- مسیّب بن واضح ضعیف اور سلیمان بن عمرو متروک ہے۔

[**48**]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، ثَنَا أَبُو خُزَيْمَةَ بَكَّارُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَا تَصْحَبَنَّ أَحَدًا لَا يَرَى لَكَ مِنَ الْفَضْلِ كَمَا تَرَى لَهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے شخص کی صحبت ہرگز نہ اختیار کرنا جو تیرے لیے خیر وفضل کو اس نظر سے نہ دیکھے جس نظر سے تو اس کے لیے دیکھتا ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده **ضعيف جدًا**: حلية الأولياء: 85/8 (أحمد بن أبي الحواري)- بکار بن شعیب سخت مجروح ہے۔

[**49**]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**وَلَا خَيْرَ لَكَ فِي صُحْبَةِ مَنْ لَا يَرَى لَكَ مِثْلَ مَا تَرَى لَهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے لیے اس شخص کی صحبت میں خیر نہیں جو تیرے لیے (بھلائی کو) اس نظر سے نہ دیکھے جس نظر سے تو اس کے لیے دیکھتا ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده **ضعيف جدًا**: مسند الشهاب، ح: 907- مسیّب بن واضح ضعیف اور سلیمان بن عمرو کذاب ہے۔

(19) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''آزمائش بولنے کے ساتھ جڑی ہے۔''

[**50**]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

بَكَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُصْنٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الزُّعَيْزِعَةِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْقَوْلِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آزمائش بولنے کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔''

تحقيق وتخريج موضوع: شعب الإيمان، ح: 4598- تاريخ دمشق: 44/53- الكامل لابن عدي: 427/7، ت: 1679- الضعيفة، ح: 3382- محمد بن ابی الزعیزعہ سخت ضعیف ہے۔

[51]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِهْرَانَ السَّكُونِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ السَّكُونِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَحْمَرِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: لَقَدْ وَقَعْتَ عَلَى بَاقِعَةٍ، قَالَ: أَجَلْ، إِنَّ لِكُلِّ طَامَّةٍ طَامَّةً، الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بلاشبہ آپ تو بڑے محتاط اور عقلمند نکلے ہیں۔ انھوں نے کہا: جی ہاں، کیونکہ ہر نا قابل برداشت مصیبت کے لیے نا قابل برداشت مصیبت ہوتی ہے۔ آزمائش بولنے کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: تاريخ دمشق: 298/17- الضعفاء للعقيلي: 48,47/1 وقال: وليس لهذا الحديث أصل ...... ابان بن عثمان الاحمر مجروح، احمد بن محمد بن ابی نصر السکونی اور اسماعیل بن مہران کی توثیق نہیں ملی۔

(20) قَوْلُهُ ﷺ: ((نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''

[52]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَهْوَازِيُّ، ثَنَا حَفْصٌ الرَّبَالِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ أَبْلَغُ**

مِنْ عَمَلِهِ))

ترجمة الحديث جناب ثابت بنانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف جدًا**: مسند الشهاب، ح: 147۔ شعب الإيمان، ح: 6445۔ الطيوريات، ح: 665 عن ثابت عن أنس۔ یوسف بن عطیہ متروک ہے۔

(21) قَوْلُهُ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے۔''

[53]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابُورَ الْوَاسِطِيُّ، بِالرَّقَّةِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف جدًا**: المعجم الأوسط، ح: 2881۔ عبد الرحمٰن بن عبد اللہ العمری متروک ہے۔ اس کے دیگر طرق وشواہد بھی ضعیف ہیں۔

[54]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا فضول کاموں کو چھوڑ دینا اس کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: سنن الترمذي، ح: 2317۔ سنن ابن ماجه، ح: 3976۔ صحيح ابن حبان، ح: 229۔ مسند الشهاب، ح: 192 قرہ بن عبد الرحمان کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ اور زہری

مدلس کا عنعنہ ہے۔

(22) قَوْلُهُ ﷺ: ((اتَّخِذْ تَقْوَى اللّٰهِ تِجَارَةً يَأْتِكِ الرِّبْحُ بِلَا بِضَاعَةٍ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اللہ کا تقویٰ بطور تجارت اختیار کر، نفع تیرے پاس سامانِ تجارت کے بغیر آئے گا۔''

[55]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا سَلَّامٌ الطَّوِيلُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّخِذُوا تَقْوَى اللّٰهِ تِجَارَةً يَأْتِكُمُ الرِّبْحُ بِلَا بِضَاعَةٍ وَلَا تِجَارَةٍ))، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾ [الطلاق: 2]

ترجمة الحديث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اے لوگو! تم اللہ کا تقویٰ بطور تجارت اختیار کرو، نفع تمہارے پاس سامان اور تجارت کے بغیر آئے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کی راہ پیدا کر دے گا۔'' (الطلاق: 2)

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: مسند الشاميين، ح: 415۔ سلام الطّویل متروک اور اسماعیل بن عمرو ضعیف ہے۔

(23) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّ الْغَيْرَى لَا تُبْصِرُ أَسْفَلَ الْوَادِي مِنْ أَعْلَاهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''غیرت والی عورت بلندی سے پستی کی طرف نہیں دیکھتی۔''

[56]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَخْرَجَ مَعَهُ نِسَاءَهُ، وَكَانَ مَتَاعِي فِيهِ خِفٌّ فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ نَاجٍ، وَكَانَ مَتَاعُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فِيهِ ثِقَلٌ، وَكَانَتْ عَلَى جَمَلٍ بَطِيءٍ فَتَبَاطَأْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَوِّلُوا مَتَاعَ عَائِشَةَ عَلَى جَمَلِ صَفِيَّةَ، وَحَوِّلُوا مَتَاعَ صَفِيَّةَ عَلَى جَمَلِ عَائِشَةَ، لِيَمْضِيَ الرَّكْبُ))، فَلَمَّا

رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ: يَالَعَبْدِ اللّٰهِ! غَلَبَتْنَا هَذِهِ الْيَهُودِيَّةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ! إِنَّ مَتَاعَكِ كَانَ فِيهِ خِفٌّ، وَمَتَاعُ صَفِيَّةَ كَانَ فِيهِ ثِقَلٌ، فَبَطَّأَ بِالرَّكْبِ، فَحَوَّلْنَا مَتَاعَكِ عَلَى بَعِيرِهَا، وَحَوَّلْنَا مَتَاعَهَا عَلَى بَعِيرِكِ)) ، قُلْتُ: أَلَسْتَ تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((أَفِي شَكٍّ أَنْتِ يَا أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ؟)) قُلْتُ: أَلَسْتَ تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَهَلَّا عَدَلْتَ؟ فَسَمِعَنِي أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ، وَكَانَ فِيهِ ضَرْبٌ مِنْ حِدَّةٍ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَلْطِمُ وَجْهِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا أَبَا بَكْرٍ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَمَا سَمِعْتَ مَا قَالَتْ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْغَيْرَى لَا تُبْصِرُ أَسْفَلَ الْوَادِي مِنْ أَعْلَاهُ، إِنَّمَا التَّجَنِّي فِي الْقَلْبِ))

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئی تو آپ نے اپنی باقی ازواج کو بھی اپنے ہمراہ لیا۔ میرا سامان ہلکا پھلکا تھا اور میں تیز رفتار اونٹ پر تھی جبکہ صفیہ بنت حیی کا سامان خاصا وزنی تھا اور ان کا اونٹ سست رفتار تھا۔ اس کی وجہ سے ہم (قافلے سے) پیچھے رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ کا سامان صفیہ کے اونٹ پر لاد دو اور صفیہ کا سامان عائشہ کے اونٹ پر لاد دو تاکہ قافلہ چلتا رہے۔'' میں نے جب یہ منظر دیکھا تو میں نے کہا: اے عبداللہ (بن زبیر)! یہ یہودی عورت ہمارے بارے میں رسول اللہ ﷺ پر غالب آ گئی ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ام عبداللہ! تمہارا سامان ہلکا پھلکا تھا اور صفیہ کا سامان وزنی تھا، اس لیے وہ (اونٹ) قافلے سے پیچھے رہ رہا تھا، تو ہم نے تمہارا سامان اس کے اونٹ پر اور اس کا سامان تمہارے اونٹ پر منتقل کر دیا ہے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ یہ نہیں کہتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ یہ سن کر آپ مسکرا دیئے اور فرمایا: ''اے ام عبداللہ! کیا تمہیں اس بارے میں شک ہے؟۔'' میں نے پھر کہا: کیا آپ یہ نہیں کہتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آپ نے عدل سے کام کیوں نہیں لیا؟ میری یہ بات ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن لی، ان کے مزاج میں کچھ تیزی تھی، انھوں نے میرے چہرے پر تھپڑ مارنے کے لیے میری طرف رخ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! رک جاؤ۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے اس کی بات نہیں سنی؟ تو آپ نے فرمایا: ''غیرت والی عورت وادی کی بلندی سے پستی کی طرف نہیں دیکھتی (یعنی غصے کے وقت انسان کو کچھ سمجھ میں نہیں آتا) درحقیقت الزام تراشی اور ناحق عداوت کا منبع ومصدر تو دل ہی ہوتا ہے۔ (اور عائشہ نے دل سے نہیں کہا، محض غیرت اور غصہ کا اظہار ہے)۔

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: مسند أبي يعلى، ح: 4670۔ مجمع الزوائد، ح: 7694۔ الضعيفة، ح: 2985 ابن اسحاق مدلس کا عنعنہ ہے۔

[57]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَشْعَرِيُّ، ثَنَا الدَّقِيقِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، - قَالَ الدَّقِيقِيُّ: تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ ثُمَّ قَالَ: ((**إِنَّمَا التَّجَنِّي فِي الْقَلْبِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ...... راوی دقیقی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے کوئی بات کی پھر فرمایا: ''درحقیقت الزام تراشی اور ناحق عداوت کا منبع تو دل ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: ابراہیم بن جعفر اشعری کی توثیق نہیں ملی۔

(24) قَوْلُهُ: ((سَوْدَاءُ وَلُودٌ خَيْرٌ مِنْ حَسْنَاءَ لَا تَلِدُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت ایسی خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔''

[58]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**سَوْدَاءُ وَلُودٌ خَيْرٌ مِنْ حَسْنَاءَ لَا تَلِدُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی سیاہ فام عورت ایسی خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: المعجم الكبير، ح: 1004، جزء: 19۔ وقال الهيثمي في المجمع (ح: 7341): رواه الطبراني وفيه علي بن الربيع وهو ضعيف۔ الضعيفة، ح: 3267۔

(25) قَوْلُهُ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ))

(25) آپ ﷺ کا فرمان: ''ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو، جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مانند ہے۔''

[59]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ التَّبُوذَكِيُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا

هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ امْرَأَةً، قَالَتْ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ لَهَا مِنْ زَوْجِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَي زُورٍ**)).

ترجمة الحديث سیّدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نبی علیہ السلام سے کہا: میری ایک سوکن ہے، کیا مجھے اس بات پر گناہ ہوگا کہ میں خود کو اس کے سامنے اپنے خاوند (کے مال) سے میسر ہو جانے والی ظاہر کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو، جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مانند ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 5219- صحيح مسلم، ح: 2130- سنن أبي داوٗد، ح: 4997- صحيح ابن حبان، ح: 5738- مسند أحمد: 345/6- المعجم الكبير، ح: 351، جز: 24-

[**60**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا۔

تحقيق وتخريج أيضاً.

[**61**]...... أَخْبَرَنَا بَهْلُولُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اللہ کے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج صحيح مسلم، ح: 2129- المعجم الصغير، ح: 1064- المعجم الأوسط، ح: 2463- مسند أحمد: 167/6- المصنف لعبد الرزاق، ح: 20452- السنن الكبرىٰ للنسائي، ح: 8871-

[**62**]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمِهْرَقَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ

مَعْمَرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج أيضاً .

[63]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَبِيبٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ، فَهُوَ كَلَابِسِ ثَوْبَي زُورٍ))**

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے آپ کو اس چیز سے آراستہ کیا جو اسے نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مانند ہے۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: سنن الترمذي ، ح: 2034۔ اسماعیل بن عیاش غیر شامیوں سے روایت کرنے میں ضعیف ہے۔ مذکورہ روایت بھی غیر شامیوں سے ہے۔ ابوالزبیر مدلس کا عنعنہ ہے۔ اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ سابقہ روایات اس سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

[64]...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ هُبَيْرَةَ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو، جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مانند ہے۔''

تحقیق و تخریج **صحيح**: شعب الإيمان ، ح: 8690۔ صالح مولی التوامۃ کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ تاہم اپنے صحیح شواہد کی بنا پر یہ ''صحیح'' ہے۔

شرح الحديث سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ایک سوکن ہے، کیا مجھے اس بات پر گناہ ہوگا اگر میں (اس پر) یہ ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے خوب مل رہا ہے حالانکہ مجھے (اس کی طرف سے) وہ چیزیں نہیں مل رہی ہوتیں؟ تو اس موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا: 'ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو، وہ جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے کی مثل ہے۔''

(صحيح البخاري ، ح: 5219)

یہ حدیث بڑی جامع اور اپنے اندر وسیع مفہوم لیے ہوئے ہے۔اس میں ہر قسم کی تصنع اور بناوٹ کی مذمت فرمائی گئی ہے۔خواہ سوکنیں آپس میں ایک دوسری کو تنگ کرنے کے لیے ایسا کریں یا کوئی دوسرا شخص لوگوں کو اپنی ''شو'' دکھانے کے لیے ایسا کرے، کسی کے لیے بھی جائز نہیں۔بعض لوگوں کو بڑا بننے کا شوق ہوتا ہے مگر ان کے اندر بڑا بننے کی صلاحیتیں نہیں ہوتیں، اس لیے وہ جھوٹ کا سہارا لے کر خود کو دوسروں کے سامنے بڑا ظاہر کرتے ہیں، مثلاً: وہ اپنے آپ کو بڑا عالم وفاضل ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ جاہل ہوتے ہیں۔اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے بڑا ذہین وفطین ظاہر کرتے ہیں حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔اسی طرح دوسروں کی تحقیق پڑھ کر یا ان سے سن کر اسے اپنی تحقیق باور کرواتے ہیں۔اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو عمدہ لباس پہن کر اپنے آپ کو بڑا امیر اور دولت مند ظاہر کرتے ہیں۔نکاح کے معاملات طے کرنے اور کروانے کے لیے بھی عام طور پر تکلف اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے جو کسی لحاظ سے بھی مستحسن نہیں۔مذکورہ حدیث میں اس طرح کی تمام باتوں کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے کہ یہ سب جھوٹ اور فریب پر مبنی ہیں اور سخت گناہ ہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ﴾ (آل عمران: 188)

''آپ ان لوگوں کو ہرگز خیال نہ کریں جو ان کاموں پر خوش ہوتے ہیں جو انہوں نے کیے اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان کاموں پر کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں پس آپ انہیں عذاب سے بچ نکلنے والا ہرگز خیال نہ کریں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

(26) ((أَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً أَقَلُّهُنَّ مَؤُونَةً))

آپ ﷺ کا فرمان: ''عورتوں میں سب سے زیادہ بابرکت وہ ہے جس کا خرچہ سب سے کم ہو۔''

[65]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا مُوسَى الْمَدَنِيُّ، يَعْنِي ابْنَ بُلَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً أَقَلُّهُنَّ مَؤُونَةً))

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں میں سب سے

زیادہ بابرکت وہ ہے جس کا خرچہ سب سے کم ہو۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: مسند أحمد: 145/6- مسند الشهاب، ح: 123- المستدرك للحاكم: 178/2- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 16641- السنن الكبرىٰ للنسائي، ح: 9229- وقال الهيثمي فى المجمع (ح: 7332): رواه أحمد والبزار وفيه ابن سخبرة يقال: اسمه عيسى بن ميمون وهو متروك- الضعيفة، ح: 1117-

(27) ((الْخَبَرُ الصَّالِحُ يَجِيءُ بِهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ))

''اچھی خبر نیک آدمی لاتا ہے۔''

[66]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الطَّرْسُوسِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الرَّجُلُ الصَّالِحُ يَجِيءُ بِالْخَبَرِ الصَّالِحِ، وَالرَّجُلُ السُّوءُ يَجِيءُ بِالْخَبَرِ السُّوءِ))**

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک شخص اچھی خبر لاتا ہے اور برا شخص بری خبر لاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: الكامل لابن عدي: 459/6، ت: 1406- الضعيفة، ح: 455- عنبسہ بن عبدالرحمٰن اور داؤد بن المحبر متروک ہیں۔ اس کے شواہد بھی سخت ضعیف ہے۔

(28) ((اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ))

''خیر وبھلائی خوبصورت چہروں کے پاس طلب کرو۔''

[67]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا أَبُو بِلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُرَّةَ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهَا، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ))**

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر وبھلائی خوبصورت چہروں کے پاس طلب کرو۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** مسند أبي يعلى، ح: 4759- شعب الإيمان، ح: 3263- فضائل الصحابة لأحمد، ح: 1246- الضعيفة، ح:2855- حره، جبرہ یا خیرہ کی توثیق نامعلوم ہے۔اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[68]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَاوُدَ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السِّنْجَارِيُّ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي الْمُفْلِحِ الضُّبَعِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**اطْلُبُوا الْحَاجَاتِ إِلَى حِسَانِ الْوُجُوهِ**))

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حاجات خوبصورت چہروں کے پاس طلب کرو۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف جدًا:** عثمان بن عبدالرحمٰن متروک ہے۔اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

[69]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ الْخَيَّاطُ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، ثَنَا مَعْنٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**ابْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر وبھلائی خوبصورت چہروں کے پاس تلاش کرو۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف جدًا:** قضاء الحوائج لابن أبي الدنيا، ح:53-یزید بن عبدالملک النوفلی متروک ہے۔

[70]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف جدًا:** المعجم الأوسط، ح: 3787- وقال الهيثمي في المجمع (ح: 13733): رواه الطبراني في الأوسط، وفيه طلحة بن عمرو وهو متروك- الضعيفة، ح: 1585-

[71]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْدَانَ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّحَّانُ، ثَنَا

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبِّرِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر و بھلائی خوبصورت چہروں کے پاس طلب کرو۔''

تحقيق و تخريج **إسناده ضعيف جدًا**: مسند عبد بن حميد، ح: 751- مسند الشهاب، ح: 661-

محمد بن عبدالرحمٰن بن المجبر سخت ضعیف ہے۔

[**72**]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جَمِيلٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَاتِ فَاطْلُبُوهَا عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ**)).

حُكِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ، قَالَ: تَفْسِيرُ هَذَا الْحَدِيثِ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ لِلنَّاسِ وُجُوهًا فَأَكْرِمُوا وُجُوهَ النَّاسِ، فَهَذَا مَنْ كَانَ لَهُ فِي النَّاسِ وَجْهٌ، فَذَاكَ حَسَنُ الْوَجْهِ

ترجمة الحديث جناب حجاج بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم حاجات طلب کرو تو انھیں خوبصورت چہروں کے پاس طلب کرو۔''

علی بن خشرم سے حکایت مروی ہے، انھوں نے کہا: اس حدیث کی تفسیر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ بے شک لوگوں کے کئی چہرے ہیں، لہٰذا تم لوگوں کے چہروں کی عزت و تکریم کرو۔ یہ بات اس شخص کے لیے (کہی گئی) ہے جس کا لوگوں میں مقام و مرتبہ ہو تو یہ وہ شخص ہے جو خوبصورت چہرے والا ہے۔''

تحقيق و تخريج **إسناده ضعيف جدًا**: معرفة الصحابة لأبي نعيم، ح: 6672- ہشام بن زیاد متروک ہے۔ سیّدنا عمر بن خطاب کا اثر تاریخ مدينة السلام 345/6 میں مروی ہے مگر صاحب ترجمہ کے غیر ثقہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[**73**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ الْأَشْدَقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرَادٍ، وَكُلَيْبِ بْنِ جُزَيٍّ، وَرُقَادِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**إِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ فَفِي حِسَانِ الْوُجُوهِ مِنَ الرِّجَالِ فَابْتَغُوا**))

ترجمة الحديث عبداللہ بن جراد، کلیب بن جزی اور رقاد بن ربیع سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم بھلائی تلاش کرو تو مردوں میں سے خوبصورت چہرے والوں کے پاس تلاش کرو۔“

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: الكامل لابن عدي: 185/9، ت: 2186- شعب الإيمان، ح: 10376- الضعيفة، ح: 6971- یعلی بن الاشدق سخت ضعیف ہے۔

(29) ((الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ))

”غنا دل کی بے نیازی (کا نام) ہے۔“

[74]...... أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ساز وسامان کی کثرت غنا نہیں، غنا تو دل کی بے نیازی (کا نام) ہے۔“

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 6446- صحيح مسلم، ح: 1051- سنن الترمذي، ح: 2373- سنن ابن ماجه، ح: 4137- صحيح ابن حبان، ح: 679- مسند أبي يعلى، ح: 6259- مسند أحمد: 243/2- مسند الحميدي، ح: 1094-

[75]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الذَّارِعُ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ساز وسامان کی کثرت غنا نہیں، لیکن غنا دل کی بے نیازی ہے۔“

تحقیق وتخریج صحيح: المعجم الأوسط، ح: 7274- مسند البزار، ح: 7202- جامع بيان العلم لابن عبد البر، ح: 1364- اس میں کچھ علّتیں ہیں مگر سابقہ روایت اس کا صحیح شاہد موجود ہے۔

[76]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا زَافِرٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، هُوَ الْغِنَى. ثُمَّ قَالَ: ((تَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، هُوَ الْفَقْرُ، قَالَ: ((الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ، وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا تو مال کی کثرت ہی کو غنا سمجھتا ہے؟۔'' میں نے کہا: جی ہاں، وہی غنا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو مال کی قلت ہی کو فقر سمجھتا ہے؟ ۔'' میں نے کہا: جی ہاں، وہی فقر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غنا دل کی غنا ہے اور فقر دل کا فقر ہے۔''

تحقيق وتخريج حسن: صحيح ابن حبان، ح: 685۔ المستدرك للحاكم: 327/4۔ شعب الإيمان، ح: 9861۔ السنن الكبرىٰ للنسائي، ح: 11784۔

شرح الحديث مطلب یہ ہے کہ زیادہ مال ہونا مال داری کی دلیل نہیں بلکہ اصل مال داری اور غنا تو دل کی مال داری اور غنا ہے۔ انسان کے پاس تھوڑا ہو یا بہت، جو کچھ بھی ہو، وہ اسی پر گزارہ کرے، دنیا سے بے نیاز رہے اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا پر صابر وشاکر رہے۔

ہاں! یہ حقیقت ہے کہ دل کی تونگری اور مال داری کسی نصیبے والے کے حصے ہی میں آتی ہے ورنہ اکثریت دل کے فقیروں کی ہے، غریب تو غریب اکثر مال دار طبقہ بھی دل کا فقیر ہی دیکھا گیا ہے، وہ زیادہ مال کے حصول کی کوشش میں اس قدر ڈوبے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو کیا، انہیں خود اپنی ہوش نہیں ہوتی۔ ہاں! جن خوش بختوں کو دل کی تونگری مل جائے، ان کے پاس کچھ بھی نہ ہو، وہ تب بھی صبر وشکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے ہیں، دوسروں کے مال کی طرف نہ ان کا خیال جاتا ہے اور نہ وہ لوگوں سے کچھ طلب کرتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے وہ غفلت نہیں برتتے کیونکہ انہیں یہ علم ہوتا ہے کہ دنیا کا مال تو فانی اور ختم ہو جانے والا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو اجر وثواب ہے وہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی تونگری نصیب فرمائے۔ آمین

(30)((لَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ))

''ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی۔''

[77]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا

ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ، وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ. وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا؟

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اگر ابن آدم کے پاس (مال سے) بھری ہوئی ایک وادی ہوتو وہ ضرور یہ پسند کرے گا کہ اس کے پاس اس جیسی ایک اور وادی ہو، اور ابن آدم کا نفس (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔'' سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن سے ہے یا نہیں۔

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 6437۔ صحيح مسلم، ح: 1049۔ مسند أبی يعلى، ح: 2573۔ مسند أحمد: 370/1۔ شعب الإيمان، ح: 9793۔

[78]...... أَخْبَرَنَا بَهْلُولُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ ضرور تیسری وادی کی تلاش میں رہے گا، اور ابن آدم کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 6439۔ صحيح مسلم، ح: 1048۔ سنن الترمذي، ح: 2337۔ صحيح ابن حبان، ح: 3236۔ مسند أبي يعلى، ح: 3063۔ مسند احمد: 176/3۔ مسند الشهاب، ح: 1443۔

[79]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ)) قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِ ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ

نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔'' راوی کہتا ہے: پھر آپ ﷺ نے ان کے سامنے قراءت کی اور یہ بھی پڑھا: ''اگر ابن آدم کے پاس مال کی ایک وادی ہو تو وہ ضرور دوسری کی تلاش میں رہے گا، اور اگر اسے دوسری بھی مل جائے تو وہ ضرور تیسری کی تلاش میں رہے گا، اور ابن آدم کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی ،اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو رجوع کرے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: سنن الترمذي، ح: 3793- مسند أحمد: 131/5- مسند الطيالسي، ح: 541-

شرح الحديث ان احادیث میں انسان کی حرص اور دولت سے شدید محبت کا ذکر ہے۔ انسان کے اندر دنیا کی حرص اور لالچ اس قدر ہے کہ اگر اس کے پاس مال کی بہتات ہو تو پھر بھی اسے آسودگی نہیں ہوتی۔ مال سے بھری ایک وادی مل جائے تو اپنے طبعی لالچ اور حرص کی بنا پر وہ یہ خواہش بلکہ کوشش کرے گا کہ اس کے پاس مزید ایک وادی ہو پھر اگر مزید مل جائے تو مزید کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگ جاتا ہے۔ اسی حرص ولالچ میں گرفتار رہتا ہے یہاں تک کہ موت اسے آ دبوچتی ہے۔ پھر اس کا پیٹ جو مال کی حرص سے بھرنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا، اب قبر کی مٹی اس کا خاتمہ کرتی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ انھیں دنیا کے حرص ولالچ سے محفوظ رکھتا ہے اور انھیں قناعت کی دولت سے نوازتا ہے۔

(31) ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ))

''آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا ذمہ دار ہے انھیں ضائع کر دے۔''

[80]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سِنَانَ الْقَطَّانُ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا ذمہ دار ہے انھیں ضائع کر دے۔''

تحقیق وتخریج صحيح مسلم، ح: 996۔ سنن أبي داوٗد، ح: 1692۔ مسند الحميدي، ح: 599۔ مسند الشهاب، ح: 1411۔ مسند الطيالسي، ح: 2395۔ المستدرك للحاكم: 415/1۔ السنن الكبرى للنسائي، ح: 9133۔ صحيح ابن حبان، ح: 4240۔ مسند أحمد: 160/2۔

شرح الحدیث مطلب یہ ہے کہ اپنے اہل وعیال کی کفالت سے غفلت یا اعراض اتنا بڑا گناہ ہے کہ اگر اس کے نامہ اعمال میں اس کوتاہی کے علاوہ کوئی اور گناہ نہ بھی ہو، تب بھی عنداللہ مواخذے کے لیے یہی کافی ہے۔ علاوہ ازیں حدیث کے الفاظ میں اتنی عمومیت ہے کہ اس میں اہل وعیال کے علاوہ خادم اور نوکر چاکر بھی آ جاتے ہیں، کیونکہ انسان ان کی بھی خوراک کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خادموں، ملازموں اور نوکروں چاکروں کی بھی خوراک اور انسانی ضروریات کا مہیا کرنا مالک کی ذمہ داری ہے اور اس میں کوتاہی عنداللہ جرم ہے۔ (ریاض الصالحین: 285/1 دارالسلام)

(32) ((إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

”جب تجھ میں حیا نہ رہے تو پھر جو جی چاہے کر۔“

[81]...... أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، وَالزُّرَيْقِيُّ، قَالَا: ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.))**

ترجمة الحدیث سیّدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک نبوت کی باتوں میں سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا (اس میں سے یہ بھی ہے) کہ جب تجھ میں حیا نہ رہے تو پھر جو جی چاہے کر۔“

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 3484۔ سنن أبي داوٗد، ح: 4797۔ سنن ابن ماجه، ح: 4183۔ صحيح ابن حبان، ح: 607۔ مسند ابن الجعد، ح: 819۔ مسند أحمد: 121/4۔ مسند الشهاب، ح: 1154۔

[82]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، ثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ يُقَالُ فِي النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سابقہ نبوت میں یہ بات بھی کہی گئی تھی کہ جب تجھ میں حیا نہ رہے تو پھر جو جی چاہے کر۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: المعجم الأوسط، ح: 9400، وقال الهيثمي في المجمع (ح: 12713): رواه الطبراني في الأوسط، وفيه من لم أعرفهم۔ سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔

شرح الحديث معلوم ہوا کہ شرم وحیاء کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے۔ اور یہ اہمیت وفضیلت تمام نبیوں (علیہم السلام) کی شریعت میں موجود رہی ہے۔ سب نبیوں (علیہم السلام) نے اپنی امتوں کو اس کی اہمیت بتائی اور اس بات سے آگاہ کیا کہ جو انسان شرم وحیاء کھو بیٹھے وہ کسی چیز کا پابند نہیں رہتا۔ نہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے شرماتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ سے اسے حیا آتی ہے۔ پنجابی زبان میں کہتے ہیں: ''لاہ چھڈی لوئی، تے کہیہ کرے گا کوئی'' یعنی جب شرم وحیا کی چادر اتار دی تو کوئی شخص اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔

(33) ((الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنفَدُ))

''قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔''

[83]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرٍ الصَّيْرَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنفَدُ))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔''

تحقيق وتخريج موضوع: الترغيب لابن شاهين، ح: 306۔ علل الحديث لابن أبي حاتم، ح: 1813 وقال أبو حاتم: هذا حديث باطل۔ الضعيفة، ح: 3907۔ عبداللہ بن ابراہیم الغفاری متروک اور منکدر بن محمد ضعیف ہے۔ اس کے دیگر طرق اور شواہد بھی ضعیف ہیں۔

[84]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ أَبِي الرُّقَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

أَبِي طَالِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً﴾ [النحل: 97] ، قَالَ: الْقَنَاعَةُ

ترجمة الحديث سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً﴾ (النحل: 97) ''پس ہم ضرور ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قناعت ہے۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: ترتيب الأمالي الخميسية للشجري، ح: 2415 (الشامله)۔ منہال بن خلیفہ ضعیف اور ابوکریمہ مجہول ہے۔

(34) ((مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ))

''جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوتا۔''

[85]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوتا۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 12656۔ ضحاک اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے۔ اور خالد بن یزید ضعیف ہے۔ الضعيفة، ح: 4459۔

[86]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا سِكِّينُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَعِيلُ أَحَدٌ عَلَى قَصْدٍ، وَلَا يَبْقَى عَلَى سَرَفٍ كَثِيرٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی پر کوئی بھی شخص محتاج نہیں ہوتا اور اسراف پر زیادہ مال بھی باقی نہیں بچتا۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: شعب الإيمان، ح: 6149۔ مسند أحمد: 447/1۔ مسند الشهاب، ح: 769۔ ابراہیم الھجری ضعیف ہے۔

فائدہ:...... میانہ روی اختیار کرنے اور اسراف سے پرہیز کی ترغیب قرآن مجید میں موجود ہے: ﴿وَلَا

تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ ٱلۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُومًا مَّحۡسُورًا﴾ (الاسراء : 29) ''اور نہ اپنا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا کرے اور نہ اسے کھول پورا پورا کھول دینا ورنہ ملامت کیا ہوا، تھکا ہارا ہو کر بیٹھ رہے گا۔'' دوسری جگہ فرمایا: ﴿كُلُوا وَاشۡرَبُوا وَلَا تُسۡرِفُوٓا إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُسۡرِفِينَ﴾ (الاعراف : 31) ''کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گزرو بے شک وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔''

[87]...... حَدَّثَنَا الصُّوفِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمُخَرِّمِيُّ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**الاقْتِصَادُ نِصْفُ الْعَيْشِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرنا آدھی معیشت ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: تاريخ مدينة السلام: 454/13- الضعيفة، ح: 2466- علی بن عیسیٰ المخرمی، یہ علی بن عیسی الکوفی کاتب عکرمۃ بن طارق السرخی ہے، اس کی توثیق نہیں ملی۔

(35) ((الرِّفْقُ فِي الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ التِّجَارَةِ))

''معیشت میں نرمی برتنا بعض تجارت سے بہتر ہے۔''

[88]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ بَحْرٍ الْأَسَدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى، يَقُولُ: ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرُّعَيْنِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ لَهِيعَةَ شَيْئًا كُنْتُ أَسْمَعُ عَجَائِزَنَا يَقُلْنَهُ: ((**الرِّفْقُ فِي الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ التِّجَارَةِ**)) . قَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الرِّفْقُ فِي الْمَعِيشَةِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ التِّجَارَةِ**))

ترجمة الحديث جناب حجاج بن سلیمان رعینی کہتے ہیں کہ میں نے ابن لہیعہ سے کہا: ''معیشت میں نرمی برتنا بعض تجارت سے بہتر ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے میں اپنی بزرگ خواتین کو کہتے سنتا ہوں: ابن لہیعہ نے کہا: مجھے محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معیشت میں نرمی برتنا بعض تجارت سے بہتر ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: المعجم الأوسط، ح: 8746- شعب الإيمان، ح: 6136-

المعجم لابن الأعرابي، ح: 650۔ الضعيفة، ح: 3677۔ ابن لہیعہ مختلط ہے۔

(36) ((أَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ))

''بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے۔''

[89]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَابْنُ رُسْتَةَ، قَالَا: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ السَّمَّانُ، ثَنَا رُشَيْدٌ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزَّرِيرِيُّ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى مَجْلِسِ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: **((يَا بَنِي سَلَمَةَ مَنْ سَيِّدُكُمْ؟))** قَالُوا: جَدُّ بْنُ قَيْسٍ، إِلَّا أَنَّا نُبْخِلُهُ، فَقَالَ: **((إِنَّ السَّيِّدَ لَا يَكُونُ بَخِيلًا، بَلْ سَيِّدُكُمُ الْجَعْدُ الْأَبْيَضُ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ.))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنوسلمہ کی ایک مجلس کے پاس ٹھہرے تو آپ نے فرمایا: ''اے بنوسلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟'' انھوں نے کہا: جد بن قیس، اگرچہ ہم اسے بخیل قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سردار بخیل نہیں ہوتا۔ بلکہ (آج سے) تمہارا سردار گھونگھریالے بالوں والا، سفید رنگت والا عمرو بن جموح ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: البخلاء للخطيب، ح: 29۔ معرفة الصحابة لأبي نعيم، ح: 5003۔ رشید ابوعبداللہ مجہول ہے۔ لیکن اس کا صحیح شاہد موجود ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر: 92۔

[90]...... حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَارُودِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْوَانَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((يَا بَنِي سَلَمَةَ! مَنْ سَيِّدُكُمُ الْيَوْمَ؟))** قَالُوا: الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ، وَلَكِنَّا نُبْخِلُهُ، قَالَ: **((وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ وَلَكِنَّ سَيِّدَكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنوسلمہ! آج تمہارا سردار کون ہے؟'' انھوں نے کہا: جد بن قیس، لیکن ہم اسے بخیل قرار دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے؟ لیکن (آج سے) تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح: المجعم الأوسط، ح: 3650۔ شعيب الإيمان، ح: 10358۔ البخلاء للخطيب، ح: 28۔ ابراہیم بن یزید الخوزی متروک اور سلیمان بن مروان العبدی نامعلوم ہے۔لیکن اس کا صحیح شاہد موجود ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر ۲۹۔

[91]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ حَيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُو سَلَمَةَ، مِنْ رَهْطِ مُعَاذٍ، فَقَالَ: ((**يَا بَنِي سَلَمَةَ! مَنْ سَيِّدُكُمْ؟**)) قَالُوا: جَدُّ بْنُ قَيْسٍ، وَإِنَّا لَنُبَخِّلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((**وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک قبیلہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جنہیں ''بنوسلمہ'' کہا جاتا تھا، وہ معاذ رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتے داروں میں سے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟'' انھوں نے کہا: جد بن قیس، لیکن ہم اسے بخیل قرار دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے؟''

تحقیق وتخریج صحيح: المعجم الأوسط، ح: 8913۔ ابوالربیع السمان متروک ہے۔لیکن اس کا صحیح شاہد موجود ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث۔

[92]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، ثَنَا جَابِرٌ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلَمَةَ؟**)) قُلْنَا: جَدُّ بْنُ قَيْسٍ عَلَى أَنَّا نُبْخِلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ**)) . قَالَ: وَكَانَ عَمْرٌو عَلَى أَصْنَامِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يُولِمُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَزَوَّجَ .

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟'' ہم نے کہا: جد بن قیس، باوجود اس کے کہ ہم اسے بخیل قرار دیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عمرو رضی اللہ عنہ دورِ جاہلیت میں ان کے بتوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور آپ ﷺ جب شادی کرتے تو یہ آپ کی طرف سے ولیمہ کیا کرتا تھا۔

تحقیق وتخریج صحیح: الأدب المفرد، ح: 296۔ شعب الإیمان، ح: 10361۔

[93]...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحدیث یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے اسے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج صحیح: الأدب المفرد، ح: 296۔ شعب الإیمان، ح: 10361۔

[94]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ))**

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار براء بن معرور ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعیف: اسحاق بن احمد الفارسی نامعلوم ہے۔ اس کے دیگر تمام طرق بھی ضعیف ہیں۔

[95]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا ابْنُ زُرْعَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: **((مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلَمَةَ؟))** قَالُوا: جَدُّ بْنُ قَيْسٍ، وَإِنَّا لَنَزِنُهُ بِالْبُخْلِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ، لَيْسَ ذَاكَ سَيِّدَكُمْ))**

ترجمة الحدیث سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟۔'' انھوں نے کہا: جد بن قیس، لیکن ہم اسے بخل کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے؟ وہ تمہارا سردار نہیں ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعیف: شعب الإیمان، ح: 10359۔ شرح مشکل الآثار، ح: 5538۔ ابن شہاب زہری مدلس کا عنعنہ ہے۔

[96]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمُ الْأَبْيَضُ الْجَعْدُ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہوسکتی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار سفید رنگ والا، گھونگھریالے بالوں والا بشر بن براء بن معرور ہے۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف جدًا: عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے۔

شرح الحديث اس حدیث میں بخل کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے کہ بخل سے بدترین اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ قبیح عیب اور کیا ہوسکتا ہے؟ جس شخص نے بھوک وافلاس اور غربت کے ڈر سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دیا ہو، اس نے دراصل شارع کی تصدیق ہی نہیں کی۔ وہ ایک ایسی بیماری میں گرفتار ہے جس کی دنیا میں سزا ملے یا نہ ملے، آخرت میں بہرحال ضرور ملے گی۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴾ (آل عمران: 180)

''اور وہ لوگ جو اس میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے وہ ہرگز گمان نہ کریں کہ یہ ان کے لیے اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے عنقریب قیامت کے دن انہیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم روز قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلی قوموں کو برباد کر دیا۔ اس نے ابھار کر انہیں اس بات پر آمادہ کر دیا کہ انہوں نے اپنے خون بہا دیئے اور اپنے آپ پر حرام چیزیں حلال ٹھہرا لیں۔'' (صحيح مسلم، ح: 2578)

نبی کریم ﷺ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ

أُرَدَّ إِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا ، وَعَذابِ الْقَبْرِ .))

(صحيح البخاري ، ح: 6374)

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ نکمّی ترین عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(37) ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى))

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

[97]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى ، ثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَطِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ))

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اور خرچ کی ابتدا ان سے کر جن کی تو کفالت کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح: الكامل لابن عدي: 53/8 ، ت: 1817۔ موسیٰ بن مطیر متروک ہے۔ لیکن اس کے صحیح شواہد موجود ہیں، مثلاً دیکھیں حدیث نمبر 99۔

[98]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَا قَوْلُهُ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى؟)) قَالَ: يَدُ الْمُعْطِي خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الْمَانِعَةِ .

ترجمة الحديث جناب عاصم احول رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن رحمہ اللہ سے کہا: آپ ﷺ کے ارشاد گرامی: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: دینے والے کا ہاتھ نہ دینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن:

[99]...... أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

سے بہتر ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 5355- صحيح مسلم، ح: 1042- سنن الترمذي، ح: 680- سنن النسائي، ح: 2534-

شرح الحدیث ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' اس کی کئی تفسیریں بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو وہی جو اوپر امام حسن بصری کے حوالے سے گزری کہ اوپر والے ہاتھ سے مراد خرچ کرنے والے اور نیچے والے ہاتھ سے مراد نہ خرچ کرنے والے یعنی بخیل اور کنجوس کا ہاتھ مراد ہے۔ جبکہ ایک تفسیر یہ ہے کہ اوپر والے ہاتھ سے مراد خرچ کرنے والے اور نیچے والے ہاتھ سے مراد سوالی کا ہاتھ ہے۔ اور یہی تفسیر صحیح ہے کیونکہ یہ تفسیر نبی کریم ﷺ نے خود فرمائی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پس اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔'' (صحيح البخاري، ح: 1429)

ایک حدیث میں ہے: ''ہاتھ تین طرح کے ہیں: ایک ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہے جو سب سے اوپر ہے، دوسرا ہاتھ دینے والے کا ہے جو اس کے بعد ہے اور سائل کا ہاتھ سب سے نیچے ہے، لہٰذا جو زائد ہو وہ دے دو اور اپنے نفس کے سامنے عاجز مت بنو (اس کا کہا مت مانو)۔'' (سنن أبي داود، ح: 1649 وقال شيخنا زبير علي زئی رحمہ اللہ: إسناده صحيح)

بہرحال ان احادیث سے پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا عظیم ترین عمل ہے، جبکہ مانگنا اور سوالی بننا مذموم ہے۔

(38) ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))

''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، جن کا باہم تعارف ہو گیا ان میں الفت پیدا ہو گئی اور جن میں اجنبیت رہی ان میں اختلاف پیدا ہو گیا۔''

[100]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: كَانَتْ بِمَكَّةَ امْرَأَةٌ مَزَّاحَةٌ، فَنَزَلَتْ عَلَى امْرَأَةٍ مِثْلِهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: صَدَقَ حِبِّي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((**الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا**

اخْتَلَفَ)) وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ فِي الْحَدِيثِ، وَلَا تَعْرِفُ تِلْكَ الْمَرْأَةَ.

ترجمة الحديث عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں کہ مکہ میں ایک عورت تھی جس کے مزاج میں مزاح کا عنصر غالب تھا، وہ اپنے جیسی ایک خاتون کے ہاں ٹھہری، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے محبوب (ﷺ) نے سچ فرمایا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، چنانچہ جن کا (عالم ارواح میں) باہم تعارف ہوگیا ان میں (یہاں دنیا میں) الفت پیدا ہوگئی اور جن میں (وہاں) اجنبیت رہی ان میں (یہاں) اختلاف پیدا ہوگیا۔'' راوی حدیث نے کہا: میری معلومات کے مطابق انھوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ وہ عورت اس خاتون سے واقف نہیں تھی۔

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 3336ـ مسند أبي يعلى، ح: 4381ـ شعب الإيمان، ح: 8621.

[**101**]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي تَمِيمٍ الْعَدَنِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، جن کا باہم تعارف ہوگیا ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جن میں اجنبیت رہی ان میں اختلاف پیدا ہوگیا۔''

تحقیق وتخریج صحيح: تاريخ جرجان للسهمي، تحت ح: 394ـ الثقات لابن حبان: 527/8ـ عکرمہ بن ابی تمیم العدنی کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ ابراہیم بن معاویہ مجروح ہے۔ شواہد کی بنا پر حدیث ''صحیح'' ہے۔

[**102**]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج صحيح مسلم، ح: 2638ـ سنن أبي داوٗد، ح: 4834ـ صحيح ابن حبان، ح: 6168ـ مسند أحمد: 295/1.

[**103**]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا الْهَجَرِيُّ، عَنْ

أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج **صحيح**: المعجم الكبير، ح: 8912- اتحاف الخيرة المهرة، ح: 5580 (الشاملة) موقوفا عليه، **وسنده صحيح**: المعجم الكبير، ح: 10557 مرفوعاً وسنده صحيح.

[**104**]...... حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ عُلَاثَةَ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ فُرَافِصَةَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج **صحيح**: المعجم الكبير، ح: 6169 ابوعمر نامعلوم ہے۔ تاہم شواہد کی بنا پر حدیث ''صحیح'' ہے۔

[**105**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، صَاحِبِ الرُّمَّانِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا كَانَ فِي اللّٰهِ ائْتَلَفَ، وَمَا كَانَ فِي غَيْرِ اللّٰهِ اخْتَلَفَ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں۔ چنانچہ جو اللہ کی خاطر (متعارف ہوئی) تھیں (ان میں) الفت پیدا ہوگی اور جو غیر اللہ کی خاطر (متعارف ہوئی) تھیں (ان میں) اختلاف پیدا ہوگیا۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف جدًا**: المعجم لأبي يعلى، ح: 137- الضعيفة، ح: 5527، بشر بن ابراہیم متہم بالوضع ہے۔ سابقہ روایات اس سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔

[**106**]...... حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا الْمُعَافَى، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرَةَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا فِي اللّٰهِ ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا فِي غَيْرِ اللّٰهِ اخْتَلَفَ**))

ترجمة الحديث سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں۔ چنانچہ ان میں سے جن کا اللہ کی خاطر تعارف ہوگیا ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جو ان میں سے غیر اللہ کی خاطر لاتعلق ہوئیں ان میں اختلاف پیدا ہوگیا۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: المعجم الكبير، ح: 6172- المستدرك للحاكم: 420/4- الضعيفة، ح: 5527- عبدالاعلی بن ابی المساور متروک ہے۔

[**107**]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ، ثَنَا الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما فَقَالَ: يَا أَبَا حَسَنٍ! رُبَّمَا شَهِدْتَ وَغِبْنَا، وَرُبَّمَا شَهِدْنَا وَغِبْتَ. ثَلَاثٌ أَسْأَلُكَ عَنْهُنَّ هَلْ عِنْدَكَ مِنْهُنَّ عِلْمٌ؟ قَالَ عَلِيٌّ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ وَلَمْ يَرَ مِنْهُ خَيْرًا، وَالرَّجُلُ يُبْغِضُ الرَّجُلَ وَلَمْ يَرَ مِنْهُ سُوءً، قَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ الْأَرْوَاحَ فِي الْهَوَى أَجْنَادٌ مُجَنَّدَةٌ، تَلْتَقِي فَتَشَامُّ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا: اے ابوحسن! بعض اوقات (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں) آپ حاضر ہوتے تھے اور ہم غیر حاضر ہوتے تھے اور بعض اوقات ہم حاضر ہوتے تھے اور آپ غیر حاضر ہوتے تھے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں آپ سے سوال کروں گا، کیا آپ کے پاس ان کے متعلق کوئی علم ہے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی دوسرے آدمی سے محبت کرتا ہے حالانکہ اس نے اس (دوسرے کی طرف) سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی ہوتی۔ اور ایک آدمی دوسرے آدمی سے نفرت کرتا ہے حالانکہ اس نے اس کی طرف سے کوئی برائی نہیں دیکھی ہوتی۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (میرے پاس اس کا علم ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا کہ بے شک روحیں خواہشات و میلانات کے لحاظ سے (عالم ارواح) میں جمع شدہ لشکر تھیں، ان کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے ایک دوسری کو سونگھا پھر ان میں سے جن کا باہم تعارف ہوگیا ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جن میں اجنبیت رہی ان میں اختلاف پیدا ہوگیا۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الأوسط، ح: 5220- محمد بن عجلان مدلس کا عنعنہ ہے۔

[108]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ الْأَرْوَاحَ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَإِذَا الْتَقَتْ تَشَامٌّ كَمَا تَشَامٌّ الْخَيْلُ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مُؤْمِنًا دَخَلَ مَسْجِدًا فِيهِ مِائَةُ مُنَافِقٍ لَيْسَ فِيهِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَاحِدٌ، لَذَهَبَ حَتَّى يَجْلِسَ إِلَى ذَلِكَ الْمُؤْمِنِ الْوَاحِدِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مُنَافِقًا دَخَلَ مَسْجِدًا فِيهِ مِائَةُ مُؤْمِنٍ لَيْسَ فِيهِ إِلَّا مُنَافِقٌ وَاحِدٌ، لَذَهَبَ حَتَّى يَجْلِسَ إِلَى ذَلِكَ الْمُنَافِقِ الْوَاحِدِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، جب وہ (ایک دوسری پر) متوجہ ہوئیں تو انھوں نے ایک دوسری کو سونگھا جیسے گھوڑے سونگھتے ہیں۔ پھر ان میں سے جن کا باہم تعارف ہوگیا ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جن میں اجنبیت رہی ان میں اختلاف ہوگیا۔ چنانچہ اگر ایک مومن آدمی کسی مسجد میں آئے جس میں سو منافق ہوں اور صرف ایک مومن ہو تو وہ ضرور اس ایک مومن کے پاس جا کر بیٹھے گا۔ اور اگر کوئی منافق شخص کسی مسجد میں آئے جس میں سو مومن ہوں اور صرف ایک منافق ہو تو وہ ضرور اس ایک منافق کے پاس جا کر بیٹھے گا۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: شعب الإيمان، ح: 8620۔ ابراہیم الهجری ضعیف ہے۔

[109]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، تَطُوفُ بِاللَّيْلِ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روحیں جمع شدہ لشکر ہیں، وہ رات بھر گھومتی ہیں۔ جن کا باہم تعارف ہوا ان میں الفت پیدا ہوگئی اور جن میں اجنبیت رہی ان میں اختلاف پیدا ہوگیا۔''

تحقیق وتخریج **حسن**: مستخرج أبي عوانة، ح: 11516۔ موسیٰ بن یعقوب الزمعی کو جمہور نے ثقہ کہا ہے۔ امام ابن عدی فرماتے ہیں: وهو عندي لا باس به وبروایاته (الكامل: 58/8، ت: 1820)

شرح الحديث روحیں جمع شدہ لشکر ہیں۔'' مذکورہ حدیث کا معروف اور متبادر مفہوم یہی ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے جب روحوں کو پیدا کیا تو وہ عالم ارواح میں لشکروں کی طرح یکجا تھیں، وہاں جن کا آپس میں تعارف اور پہچان ہوئی وہ یہاں دنیا میں آ کر ایک دوسری سے پیار ومحبت کرنے لگیں اور جن کا وہاں تعارف نہیں ہوا وہ یہاں آ کر ایک دوسرے سے اجنبی رہیں بلکہ نفرت کرنے لگیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روحیں بھی اپنا وجود رکھتی ہیں اور ان میں بھی عقل ونطق ہے۔

(39) ((لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ))

''جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔''

[110]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔''

تحقيق وتخريج صحيح: سنن أبي داود، ح: 4811- سنن الترمذي، ح: 1954- الأدب المفرد، ح: 218- صحيح ابن حبان، ح: 3407- مسند أحمد: 258/2- مسند الطيالسي، ح: 2613- مسند الشهاب، ح: 829.

[111]...... حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، ثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَشْكُرُ النَّاسَ مَنْ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ، وَمَنْ لَا يَشْكُرُ فِي الْقَلِيلِ لَا يَشْكُرُ فِي الْكَثِيرِ، وَإِنَّ حَدِيثًا بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُكْرٌ، وَالسُّكُوتَ عَنْهَا كُفْرٌ، وَإِنَّ الْجَمَاعَةَ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةَ عَذَابٌ**))

ترجمة الحديث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا اور جو تھوڑی چیز (ملنے) پر شکر ادا نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے اور اس سے خاموشی اختیار کرنا ناشکری ہے۔ اور بے شک جماعت (میں رہنا) رحمت ہے اور الگ رہنا عذاب ہے۔''

تحقيق وتخريج حسن: مسند أحمد: 278/4- شعب الإيمان، ح: 4105- مسند البزار، ح:

3282۔ صحیح الترغیب والترھیب، ح: 976.

شرح الحدیث ''جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا.....'' مطلب یہ ہے کہ جس انسان کے اندر احسان مندی اور شکر گزاری کا مزاج ہوگا وہ ہر جگہ شکر ادا کرے گا، اسے چیز تھوڑی ملے یا زیادہ، کسی نے اس پر کم احسان کیا ہو یا زیادہ، وہ ہر نعمت اور ہر احسان پر شکر ادا کرے گا۔ اپنے منعمِ حقیقی اللہ تعالیٰ کا بھی اور اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی شاکر ہوگا جو اس کے لیے ذریعہ اور وسیلہ بنے ہیں۔ اور جو شخص احسان مندی اور شکر گزاری کے جوہر سے محروم ہو، اس سے بھلا کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ کسی کا شکر ادا کرے؟ کیونکہ اس کی عادت میں ناشکری ہی داخل ہے اور جس کی عادت میں ناشکری داخل ہو وہ تھوڑا چھوڑ، بہت پر بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ اس کے سامنے لوگ تو کیا، وہ منعمِ حقیقی اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوگا۔

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا کرے تو تحدیث نعمت کے طور پر اسے بیان کر دینا چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، ﴿وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحیٰ :11) ''اور اپنے ربّ کی نعمت کو بیان کریں۔'' اللہ کی نعمتوں کے ذکر اور اظہار کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تہہ دل سے اللہ کا شکر ادا کیا جائے اور قطعاً یہ نہ سمجھا جائے کہ مجھ میں کوئی خاص اہلیت وقابلیت تھی جس کی وجہ سے مجھ پر اللہ نے یہ احسان کیے۔ بلکہ انہیں محض اللہ کے فضل وکرم پر محمول کیا جائے اور ان نعمتوں کا اسی جذبہ کے تحت دوسرے لوگوں کے سامنے بھی اقرار واعتراف کیا جائے مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ اس اقرار واعتراف میں فخر ومباہات کا شائبہ تک نہ ہو۔ (تیسیر القرآن: 659/4)

''جماعت میں رہنا باعث رحمت ہے......'' اس میں اتفاق واتحاد اور اجتماعیت کی فضیلت جبکہ افتراق اور گروہ بندی کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کی اجتماعیت کو رحمت اور گروہ بندی کو عذاب قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران: 103) ''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو تھام لو اور فرقوں میں مت بٹو۔'' مگر افسوس کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کو بھول گئے ہیں۔ ہماری صفوں سے اتفاق واتحاد ختم ہو چکا ہے۔ ہم مذہبی اور سیاسی ہر دو لحاظ سے فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں، جس کا فائدہ اغیار اٹھا رہے ہیں۔ اسے عذاب الٰہی نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟

آج دنیا میں سب سے سستا خون مسلمان کا ہے، مسلمان غلاموں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں، ہر جگہ محکوم ومظلوم، بے کس اور بے بس ہیں۔ وجہ صاف ظاہر ہے، اگر ہم متفق ومتحد ہو کر اللہ کی رسی یعنی کتاب

وسنت کو تھامے رکھتے تو اللہ کی رحمت ہوتی اور دشمن کبھی ہماری طرف میلی نظر سے نہ دیکھ پاتا۔

(40) ((أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا))

''اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے نفرت ہو جائے۔''

[112]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ الْخَرَقِي، ثَنَا أَبُوعَامِرٍ، ثَنَا هَارُونُ الْأَهْوَازِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا، وَابْغَضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا))

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے نفرت ہو جائے۔ اور اپنے دشمن سے ایک حد تک ہی نفرت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن وہ تیرا محبوب بن جائے۔''

تحقیق وتخریج صحیح: فوائد تمام، ح: 1539 (الشامله)۔ المختارة للضياء، ح: 436۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا سیدنا علی سے سماع محل نظر ہے۔ دیکھیں: تهذيب الآثار: 284/4 لیکن شواہد کی بنا پر ''صحیح'' ہے۔ دیکھیں: حدیث نمبر 114۔

[113]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج حسن: تهذيب الآثار، ح: 43 (مسند علي) حسن بن ابی جعفر ضعیف ہے۔ لیکن شواہد کی بنا پر حدیث ''حسن'' ہے۔

[114]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَإِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، قَالَا: ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا سُوَيْدٌ الْكَلْبِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ أُرَاهُ

رَفَعَهُ۔ قَالَ: ((أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا، وَابْغَضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوع بیان کیا۔ فرمایا: ''اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے نفرت ہو جائے اور اپنے دشمن سے ایک حد تک ہی نفرت کر، ہوسکتا ہے کہ کسی دن تجھے محبت ہو جائے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: سنن الترمذي، ح: 1997- مسند البزار، ح: 9883.

شرح الحديث دین اسلام ہمیں ہر معاملے میں اعتدال اور میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ اس کی تمام تعلیمات خواہ ان کا تعلق عقائد سے ہو، عبادات سے ہو یا پھر معاملات سے ہو۔ سب افراط وتفریط سے پاک اور میانہ روی پر مبنی ہیں۔ محبت ونفرت اور دوستی ودشمنی کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہے کہ اعتدال اور میانہ روی کو سامنے رکھو۔ امام ترمذی نے اس حدیث پر بایں الفاظ باب مقرر کیا ہے: "باب ما جاء في الإقتصاد في الحب والبغض" ''باب ہے کہ محبت اور نفرت میں میانہ روی اختیار کرنا۔'' انسان کسی سے محبت کرے تو اس محبت میں اندھا نہ ہو جائے، نفرت کرے تو اس نفرت میں اندھا نہ ہو جائے، بلکہ محبت ونفرت، دوستی اور دشمنی ایک حد تک ہونی چاہیے۔ اسی میں عافیت ہے۔

عموماً یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ہم لوگ کسی سے محبت ودوستی کرتے ہیں تو اس بارے میں تمام اخلاقی وشرعی حدود پار کر جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کسی سے دوستی کرتا ہے تو اس کے سامنے اپنی بہت سی ایسی خفیہ باتیں جو راز کی حیثیت رکھتی ہیں، اپنے دوست کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے جس کا انجام بعد میں برا نکلتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کسی سے دوستی میں گھر کے محارم سے پردہ تک اٹھ جاتا ہے جس کا نتیجہ بعد میں غیر شرعی تعلقات کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی چیز دو دوستوں کی باہمی لڑائی کا باعث بن جاتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی سے دوستی ہوئی تو لین دین میں شرعی حدود کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا، نتیجتاً یہی چیز اختلاف کا سبب بن جاتی ہے، بلکہ ایسے بھی واقعات پیش آتے ہیں کہ پرانے دوستوں نے اپنے پرانے حساب کا مطالبہ کیا تو معاملہ کورٹ کچہری تک جا پہنچا۔ اسی طرح اختلاف کی صورت میں بہت سے لوگ ایسا کام کر جاتے ہیں جو بعد میں حسرت وافسوس کا سبب بنتے ہیں۔ انہی تمام خرابیوں سے بچنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے یہ تلقین فرمائی ہے کہ اپنے دوست سے ایک حد تک محبت کرو اور اپنے دشمن سے ایک حد تک نفرت کرو۔

(41) ((حُبُّكَ الشَيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ))

''کسی چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرہ بنا دے گی۔''

[115]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَالِكِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثَنَا بَقِيَّةُ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا فِي قَافِلَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالُ بْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَطَعَ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ، فَقُلْنَا: ابْنُ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((حُبُّكَ الشَيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ))**

ترجمة الحديث جناب جبیر بن نفیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم ایک قافلے میں تھے کہ بلال بن ابی الدرداء نکل کر ہمارے پاس آئے اور ہماری گفتگو کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ ہم نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) کا بیٹا ہے۔ انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''کسی چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرہ بنا دے گی۔''

تحقيق وتخريج حسن: سنن أبي داوٗد، ح: 5130۔ مسند أحمد: 194/5۔ حسین بن احمد المالکی، حسن بن احمد بن ابراہیم بن فیل ہے جسے امام ذہبی نے ''صدوق'' کہا ہے۔ (تاریخ الإسلام: 465/23۔ یہ سیّدنا ابوالدرداء سے بسند صحیح موقوفا بھی مروی ہے۔ دیکھیں: شعب الإیمان، ح: 408۔ الزهد لأبي داوٗد، ح: 217.

شرح الحديث اس حدیث میں بھی اعتدال اور میانہ روی ہی کا درس دیا گیا ہے۔ حد سے زیادہ یعنی اندھی محبت سے گریز کرنا چاہیے۔ جب انسان حد سے زیادہ کسی کو چاہنے لگے تو یہ چاہت اور محبت اسے اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ ایسا انسان محبوب کے عیوب سے اور محبت کے انجام سے اندھا ہو جاتا ہے۔ اپنے محبوب کے بارے میں کسی نصیحت کو سننا پسند نہیں کرتا۔ آخرت سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ سو حد سے زیادہ محبت انسان کو اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ اس لیے اس سے بچنا چاہیے اور ایک حد تک ہی کسی سے محبت کرنی چاہیے۔

(42) ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ))

''درہم (ودینار) کا بندہ ہلاک ہو۔''

[116]...... حَدَّثَنَا زَرْقَانُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ

الضَّرِيرُ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الدِّينَارِ، وَتَعِسَ عَبْدُ الْحُلَّةِ، تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِيفَةِ، تَعِسَ عَبْدُ الْخَمِيصَةِ! تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتُقِشَ، طُوبَى لِعَبْدٍ عَرَّسَ جِلْدَهُ، دَنَّسَ ثِيَابَهُ، يَكُونُ بِالنَّهَارِ عَلَى السَّاقَةِ وَبِاللَّيْلِ فِي الْحَرَسِ، إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُزَوِّجَهُ مِنَ الْحُورِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درہم و دینار کا بندہ ہلاک ہو، پوشاک کا بندہ ہلاک ہو۔ کمبل کا بندہ ہلاک ہو، چادر کا بندہ ہلاک ہو۔ وہ ہلاک ہو اور سر کے بل گرایا جائے۔ اور جب اسے کانٹا چبھے تو (کبھی) نہ نکلے۔ اس بندے کے لیے خوشخبری ہے جس کا وجود تھکا ماندہ ہے، کپڑے میلے کچیلے ہیں۔ دن کو وہ لشکر کے پیچھے والے حصے پر مقرر ہوتا ہے اور رات کو پہرے پر ہوتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہے کہ اس کی شادی ایسی عورتوں سے کرے جن کی آنکھوں کی سفیدی انتہائی سفید اور سیاہی بہت سیاہ ہے۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف: اسماعیل بن رافع ضعیف ہے۔ صحیح البخاری کی حدیث 2887 اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(43) ((أُخْبُرْ تَقِلَهْ))

''تم (لوگوں کو) آزما لو، تم انھیں برا سمجھو گے۔''

[117]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْمَذْبُوحِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُخْبُرْ تَقِلِهِ)) حُكِيَ عَنْ بَقِيَّةَ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ: إِذَا خَبَرْتَ بَدَا لَكَ مِنْ أَكْثَرِهِمْ مَا لَا تَرْضَى مِنْهُمْ حَتَّى تَقْلِيَهُمْ.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم (لوگوں کو) آزما لو، تم انھیں برا سمجھو گے۔''

بقیہ راوی سے اس کی تفسیر کے سلسلے میں منقول ہے کہ انھوں نے کہا: جب تو آزمائے گا تو تیرے سامنے ان میں سے اکثر کے بارے وہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی جن کو تو ناپسند کرتا ہو گا حتی کہ تو ان (لوگوں کو) برا سمجھنے لگے گا۔

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** مسند الشاميين، ح: 1493۔ مسند الشهاب، ح: 635۔ مسند البزار، ح: 4101۔ الضعيفة، ح: 2110۔ ابن ابی مریم ضعیف ہے۔

(44) ((أَخُوكَ الْبَكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنْهُ))

''بکری تیرا بھائی ہے لیکن تو اس پر بھروسا نہ کرنا۔''

[**118**]...... أَخْبَرَنَا بَهْلُولُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْبَارِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ، قَالَ: خَرَجْتُ سَفَرًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قَالَ لِي عُمَرُ: مَنْ صَحِبْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: صَحِبْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرٍ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: **((أَخُوكَ الْبَكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنْهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم کہتے ہیں کہ میں ایک سفر پر نکلا، جب میں واپس آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تمہارا رفیق سفر کون تھا؟ میں نے کہا: بنو بکر کا ایک آدمی میرا رفیق سفر تھا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان (اسلم) سے فرمایا: کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ بکری تیرا بھائی ہے لیکن تو اس پر بھروسا نہ کرنا۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** المعجم الأوسط، ح: 3774۔ قال الهيثمي فى المجمع (ح: 5308): رواه الطبراني فى الأوسط من طريق زيد بن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه وكلاهما ضعيف.

[**119**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْأَعْيُنُ، ثَنَا نُوحُ الْمُعَلِّمُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ: **((إِذَا أَتَيْتَ وَادِيَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ، وَقَدْ قَالَ الْقَائِلُ: أَخُوكَ الْبَكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنْهُ.))**

ترجمة الحديث عبد اللہ بن عمرو خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو اس کی قوم کی وادی میں پہنچے تو ہوشیار رہنا، بلاشبہ کہنے والے نے کہا ہے کہ بکری تیرا بھائی ہے لیکن تو اس پر بھروسا نہ کرنا۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: سنن أبي داوٗد، ح: 4861۔ مسند أحمد: 289/5۔ الضعيفة، ح: 1205۔ عبداللہ بن عمرو الخزاعی مجہول الحال ہے۔

[**120**]...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصِّغَارُ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَخْبَرَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**أَخُوكَ الْبُكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنْهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بکری تیرا بھائی ہے لیکن تو اس پر بھروسا نہ کرنا۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: ابراہیم بن محمد الصغار کے حالات نہیں ملے۔

(45)((مَنْ رَتَعَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ))

''جو شخص (اپنے جانور) چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے، قریب ہے کہ وہ اس کے اندر لے جائے۔''

[**121**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الْمَعَاصِي حِمَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ رَتَعَ حَوْلَ الْحِمَى أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ممنوع امور اللہ عزوجل کی چراگاہ ہیں جو شخص (اپنے جانور) چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے، قریب ہے کہ وہ اس کے اندر لے جائے۔''

تحقیق و تخریج صحيح البخاري، ح: 2051۔ صحيح مسلم، ح: 1599۔ سنن الترمذي، ح: 1205۔ سنن النسائي، ح: 4458۔ سنن ابن ماجه، ح: 3984.

شرح الحديث اس حدیث میں ایک بڑی ہی خوبصورت مثال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ جس طرح ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے، ایک مخصوص زمین ہوتی ہے، جس میں کسی کو داخل ہونے یا جانور چرانے کی اجازت نہیں ہوتی، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی ایک

مخصوص چراگاہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں جن کے قریب جانے کی کسی کو بھی اجازت نہیں۔ جس طرح بادشاہ کی مخصوص چراگاہ میں جانے کی کسی کو اجازت نہیں ہوتی، جو جاتا ہے وہ سزا پاتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا جو ارتکاب کرے گا وہ سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔

(46)((لَا يُجْتَنَى مِنَ الشَّوْكِ الْعِنَبُ))

''کانٹوں سے انگور نہیں چنے جاتے۔''

[122]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ مَاهَانَ الْحَمَّالُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا فُرَاتُ بْنُ سَلْمَانَ، ثَنَا أَبُو الْمُهَاجِرِ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: ((كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الشَّوْكِ الْعِنَبُ، لَا يَنْزِلُ الْفُجَّارُ مَنَازِلَ الْأَبْرَارِ، وَهُمَا طَرِيقَانِ، فَأَيُّهُمَا أَخَذْتُمْ أَدَّتْكُمْ إِلَيْهِ))

ترجمة الحديث سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جس طرح کانٹوں (والے درخت) سے انگور نہیں چنے جاتے، اسی طرح بدکار لوگ نیک لوگوں کے درجات حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ دو (الگ الگ) راستے ہیں، تم ان میں سے جس کو بھی اختیار کرو گے اس کے انجام کو پہنچ جاؤ گے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: تاريخ دمشق: 260/67۔ ابوالمہاجر الدمشقی کی توثیق نہیں ملی۔

(47) ((أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ))

''اچھے اخلاق وکردار والے لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔''

[123]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَقُولُ: قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ زَلَّاتِهِمْ))

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے اخلاق وکردار والے لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔''

تحقيق وتخريج **حسن**: سنن أبي داود، ح: 4375۔ المعجم الأوسط، ح: 3139۔ ألادب

المفرد، ح: 465۔ صحيح ابن حبان، ح: 94۔ مسند أبي يعلى، ح: 4953۔ مسند إسحاق بن راهويه، ح: 1142۔ مسند أحمد: 181/6۔ الصحيحة، ح: 638.

[124]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا أَبُو قَطَنٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ

ترجمة الحديث یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

تحقیق وتخریج أيضاً.

[125]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّيْسَابُورِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى أَبُو حَاتِمٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْعَيْزَارِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((تَهَادَوْا تَزْدَادُوا حُبًّا، وَهَاجِرُوا تُوَرِّثُوا أَبْنَاءَ كُمْ مَجْدًا، وَأَقِيلُوا ذَوِى الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ))**

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپس میں تحفے دیا کرو باہمی محبت بڑھے گی، ہجرت کیا کرو تمہاری آل واولاد کی عزت وبزرگی میں اضافہ ہوگا۔ اور اچھے اخلاق وکردار والے لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔''

تحقیق وتخریج إسناده **ضعيف جدًا**: المعجم الأوسط، ح: 5774, 5775۔ مسند الشهاب، ح: 655۔ الضعيفة، ح: 3421۔ مثنی ابوحاتم متروک ہے، اس میں اور بھی علّتیں ہیں۔

شرح الحديث مطلب یہ ہے کہ جو آدمی اچھے اخلاق وکردار کا مالک ہو اور جس کا ظاہر اچھا ہو، کردار مشکوک نہ ہو، تو ایسے شخص سے اگر بتقاضائے بشریت کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس سے درگزر کیا کرو اور معاف کر دیا کرو بشرطیکہ وہ غلطی ایسی نوعیت کی نہ ہو جو کسی شرعی حد کو پہنچتی ہو۔ کیونکہ حد کسی کو بھی معاف نہیں ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

(48) ((اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ))

''مومن کی فراست سے ڈرو۔''

[126]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ الْحَمَّالُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثَنَا

عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی فراست سے ڈرو۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** سلیمان بن ارقم ضعیف ہے۔اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[127]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نَصْرٍ الْعَسَّالُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی فراست سے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دیکھتا ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** سنن الترمذي، ح: 3127- المعجم الأوسط، ح: 7843- عطیہ عوفی ضعیف ہے۔

[128]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْخَبَائِرِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ أَسَدُ بْنُ وَدَاعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**احْذَرُوا دَعْوَةَ الْمُؤْمِنِ وَفِرَاسَتَهُ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِتَوْفِيقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی بد دعا اور فراست سے بچو، کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے نور اور اللہ عزوجل کی توفیق سے دیکھتا ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** حلية الأولياء: 221/3- مؤمل بن سعید الحمصی منکر الحدیث ہے۔ابوایوب الخبائری بھی سخت مجروح ہے۔اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔الضعيفة، ح: 1821.

(49) قَوْلُهُ ﷺ: ((رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ))

''ایمان کے بعد عقل کا سرچشمہ لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔''

[129]...... حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ بَنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْعَطَّارُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ

عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے بعد عقل کا سرچشمہ لوگوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** الترغيب لابن شاهين، ح: 260۔ مسند البزار، ح: 7851۔ شعب الإيمان، ح: 8637۔ المعجم الأوسط، ح: 6070۔ مسند الشهاب، ح: 200۔ علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔

(50) قَوْلُهُ ﷺ: ((مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ))

''لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا صدقہ ہے۔''

[**130**]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَاهَانَ، ثَنَا الْمُسَيِّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مُدَارَاةُ النَّاسِ صَدَقَةٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا صدقہ ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** صحيح ابن حبان، ح: 471۔ شعب الإيمان، ح: 8087۔ مسند الشهاب، ح: 91۔ مسیّب بن واضح اور یوسف بن اسباط مجروح ہیں، سفیان مدلس کا عنعنہ ہے۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔ (العلل، ح: 2359)

(51) قَوْلُهُ ﷺ: ((النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً))

''لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سواری کے لائق تجھے کوئی نہیں ملے گا۔''

[**131**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَشْعَرِيُّ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، ثَنَا عُبَيْدٌ، ثَنَا مَعْمَرٌ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تُوجَدُ فِيهَا رَاحِلَةٌ**))

ترجمة الحديث سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سواری کے لائق تجھے کوئی نہیں ملے گا۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 6498- صحيح مسلم، ح: 2547- سنن الترمذي، ح: 2872- سنن ابن ماجه، ح: 3990- صحيح ابن حبان، ح: 6172- المعجم الأوسط، ح: 3327- مسند الحميدي، ح: 663- مسند الطيالسي، ح: 2026- مسند أحمد: 7/2.

[**132**]...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سَعِيدٌ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث معمر سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج أيضاً.

[**133**]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبَّادٍ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سواری کے لائق تجھے کوئی نہیں ملے گا۔''

تحقیق وتخریج أيضاً.

[**134**]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَاهَانَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، ثَنَا زَيْدٌ، مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث زید بن اسلم سے یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج أيضاً.

[**135**]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تُوجَدُ فِيهَا رَاحِلَةٌ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تو ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سواری کے لائق تجھے کوئی نہیں ملے گا۔''

تحقیق و تخریج: صحيح: المعجم الأوسط، ح: 7964- ترتيب الأمالي الخميسية للشجري، ح: 2123 (الشامله)۔ زہری مدلس کا عنعنہ ہے۔لیکن سابقہ شواہد کی بنا پر یہ ''صحیح'' ہے۔

[136]...... حَدَّثَنَا ابْنُ عِصَامٍ الرَّازِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ الْحَسَنِ بنِ بَكرِ بنِ الشُّرُودِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي ، ثَنَاسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، وَأَبُوبَكرِبنُ أَبِي سَبَرَةَ، عَن سُهَيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ......مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ...... اور پھر اسی طرح بیان کیا۔

تحقیق و تخریج: صحيح: حلية الأولياء: 466/5۔ بکر بن شرود متروک ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔ لیکن شواہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

شرح الحديث: اس حدیث مبارک میں لوگوں کی اکثریت کا حال بیان ہوا ہے کہ اکثریت عمدہ خصال اور کامل اوصاف سے محروم ہے، جیسے اونٹوں میں اچھا اونٹ جو سواری کیے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو اور جو آسانی سے اپنے سوار کو اپنی پشت پر سوار کر لے اور اس کے حکم پر چلے، بہت کم ملتا ہے، ایسے ہی عمدہ خصال اور کامل اوصاف والے لوگ بہت کم ملتے ہیں۔ اکثریت خیانت باز، دھوکہ دینے والے، بے وفا، دین سے دور اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کی ہے۔ امانت دار، باوفا اور دین دار بہت کم ہیں۔ اگر ہم مجموعی لحاظ سے دیکھیں تو بھی یہی نظر آتا ہے کہ زمین پر ہمیشہ اکثریت برے اور ناپسندیدہ لوگوں ہی کی رہی ہے۔ اور اگر بات صرف امت محمدیہ کی ہو تو مراد قرون ثلاثہ کے بعد والے لوگ ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بعد آئے۔ قرون ثلاثہ میں اچھے لوگ زیادہ اور برے بہت کم تھے، مگر بعد میں معاملہ بالکل برعکس ہو گیا کہ بروں کی اکثریت اور اچھوں کی کمی رہی ہے، آج بھی یہی صورت حال ہے کہ مسلمان ہر جگہ بکثرت موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان بہت ہی کم نظر آئیں گے۔ ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو باتیں بتائی تھیں۔ ان دونوں میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی (کہ وہ واقع ہو گئی ہے) اور دوسری (کے واقع ہونے) کا مجھے انتظار ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امانت (ودیانت داری کی صفت) لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری۔'' اور قرآن نازل ہوا، ہم نے قرآن بھی سیکھا اور سنت بھی سیکھی (چنانچہ یہ خوبی مزید پختہ ہو گئی) پھر آپ ﷺ نے ہمیں اس کے اٹھ جانے کے بارے

میں بیان کیا اور فرمایا: ''آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی، اس کا ایک نشان رہ جائے گا، جیسے ایک نقطے کا نشان۔ پھر وہ سوئے گا تو (باقی ماندہ) امانت بھی اس کے دل سے اٹھ جائے گی، تو اس کا اثر ایک آبلے کی طرح رہ جائے گا، جیسے تیرے پاؤں پر انگارہ گر پڑے اور وہ پھول جائے۔ تجھے وہ ابھرا ہوا نظر آتا ہے حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔'' (یہ کہتے ہوئے) حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی پر گرائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر لوگ ایک دوسرے سے لین دین کیا کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا نہیں کرے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک دیانت دار آدمی بھی ہے اور حتیٰ کہ ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا: وہ کتنا عقل مند ہے! کتنا باہمت ہے! کتنا سمجھ دار ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانے جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا۔''

اور (حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا): مجھ پر ایک وقت وہ تھا کہ مجھے کسی سے لین دین کرنے میں کوئی پروا نہیں ہوتی تھی۔ (مجھے یقین ہوتا تھا کہ) اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا ایمان اسے میرے پاس (میرا حق ادا کرنے کے لیے) واپس لے آئے گا، اور اگر وہ یہودی یا عیسائی ہے تو اس کا عامل (ذمہ دار) اسے میرے پاس لے آئے گا۔ لیکن آج تو (یہ حالت ہے کہ) میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید وفروخت نہیں کرتا۔ (صحیح البخاري، ح: 6497، سنن ابن ماجه، ح: 3054)

(52) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِنْ أَلْفٍ مِثْلِهِ إِلَّا الْإِنْسَانُ))

''انسان کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو اپنے جیسی ہزار چیزوں سے بہتر ہو۔''

[137]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِنْ أَلْفٍ مِثْلِهِ إِلَّا الْإِنْسَانُ))

ترجمة الحديث سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو اپنے جیسی ہزار چیزوں سے بہتر ہو۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 6095۔ اعمش اور سفیان مدلس ہیں اور عنعنہ ہے۔

حدیث نمبر 139 اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[138]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَعْرَجُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّوَّاقُ، ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا سُفْيَان، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ سَلْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج ايضاً.

[139]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ هَلْ تَرَى فِيهَا رَاحِلَةً؟، أَوْ مَتَى تَرَى فِيهَا رَاحِلَةً**)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِنْ مِائَةٍ مِثْلِهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ سو اونٹوں کی طرح ہیں، کیا ان میں تجھے کوئی سواری کے لائق نظر آتا ہے؟ یا کب تو نے ان میں کوئی سواری کے لائق دیکھا ہے؟'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو اپنے جیسی سو چیزوں سے بہتر ہو۔''

تحقيق وتخريج حسن: مسند أحمد: 109/2ـ المعجم الأوسط، ح: 3500ـ الصحيحة، ح: 546ـ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان جمہور کے نزدیک صدوق ہے۔

[140]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّحَافُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: ثَنَا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ، ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرًا مِنْ أَلْفٍ مِثْلِهِ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَعُمَرُ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ مِثْلِهِ**))

ترجمة الحديث جناب حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو اپنے جیسی ہزار چیزوں سے بہتر ہو۔ اور عمر رضی اللہ عنہ اپنے جیسے ہزار افراد سے بہتر ہیں۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: حسن بصری اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان انقطاع ہے۔ مبارک بن فضالہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[141]...... رَوَى مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لَنَا: **((إِنِّي لَا أَجِدُ مِنَ الدَّوَابِّ صِنْفًا الدَّابَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ دَابَّةٍ مِنْ صَوَاحِبِهِ غَيْرَ الرِّجَالِ، أَجِدُ الرَّجُلَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ))**

ترجمة الحديث سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں فرمایا کرتے تھے: ''بے شک میں جانوروں میں یہ بات نہیں پاتا کہ ایک ہی قسم کا ایک جانور اپنے جیسے سو جانوروں سے بہتر ہو بجز لوگوں کے، کہ میں ایک آدمی کو سو آدمیوں سے بہتر پاتا ہوں۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 7089۔ جعفر بن سعد کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ خبیب مجہول ہے۔

(53) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

[142]...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ، ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف جدًا**: شعب الإيمان، ح: 10487۔ المعجم الكبير، ح: 2266۔ مسند الشهاب، ح: 762۔ حصین بن عمر متروک ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔ امام ابوزرعہ نے اسے منکر قرار دیا ہے۔ (العلل لابن أبي حاتم، ح: 2532) ہیثمی کہتے ہیں: اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں حصین بن عمر ہے جس کے ضعف اور کذب پر اتفاق ہے۔ (مجمع الزوائد، ح: 117)

[143]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الْحِنَّائِيُّ ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُون ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**إِذَا جَاءَ كُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا**: عبداللہ بن میمون متروک ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[144]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُنْكَدِرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ؛

ترجمة الحديث اسے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: سنن ابن ماجه ، ح: 3712- مسند البزار ، ح: 5846- السنن الكبرىٰ للبيهقي ، ح: 16686- مسند الشهاب ، ح: 761- سعید بن مسلمہ ضعیف اور ابن عجلان مدلس کا عنعنہ ہے۔

[145]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ ، حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ سَالِمٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِى الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث اسے سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: الكامل لابن عدي: 290/1، ت: 16- الترغيب للأصبهاني ، ح: 193- ابن ابی لیلیٰ ضعیف ہے، امام ابوحاتم الرازی فرماتے ہیں: یہ حدیث باطل ہے...... [العلل، ح: 2553]

[146]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابُورَ الدَّقَّاقُ ، ثَنَا أَيُّوبُ الْوَزَّانُ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِى الْحَسَنِ ، عَنْ عُتْبَةَ- شَيْخٍ مِنْ فَزَارَةَ- عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث اسے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير ، ح: 11811- المخلصيات ، ح: 848- مالک بن ابی الحسن اور اس کا استاد مجروح ہیں۔ مجمع الزوائد ، ح: 12623 .

[147]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث اسے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا**: مسند الشهاب، ح: 760۔ الضعفاء للعقيلي، ح: 1470/4، مجالد ضعیف اور ہیثم بن عدی کذاب ہے۔

[148]...... حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْمِقْدَامِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِذَا أَتَاكُمُ الزَّائِرُ فَأَكْرِمُوهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **''جب تمہارے پاس ملاقات کرنے والا آئے تو اس کی عزت کرو۔''**

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا**: مسند الشهاب، ح: 763۔ مكارم الأخلاق للخرائطي، ح: 330۔ یحییٰ بن مسلم ابوالمقدام متروک ہے۔ امام ابوحاتم الرازی فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ [العلل، ح: 2550]

[149]...... حَدَّثَنِي سَلْمُ بْنُ عِصَامٍ، ثَنَا ابْنُ أَخِي هِلَالٍ الرَّأْيِ، ثَنَا نَضْرُ بْنُ قُدَيْدٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَطَرَحَ لَهُ رِدَاءَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: **((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور انہیں اس پر بٹھایا۔ اور فرمایا: **''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''**

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: شعب الإيمان، ح: 10488۔ مكارم الأخلاق للخرائطي، ح: 859۔ معبد بن خالد بن انس مجہول اور حفص بن غیاث مدلس کا عنعنہ ہے۔

[150]...... حَدَّثَنِي ابْنُ بَرِّيٍّ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْمَدِينِيُّ، قَالَا: ثَنَا صَابِرُ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُخْتِي أُمُّ الْقِصَافِ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَتْ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ضَمْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

((إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن ضمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت کرو۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: معرفة الصحابة لأبي نعيم، ح: 4244۔ ام القصاف، اس کا بھائی یزید بن عبداللہ، محمد بن یزید، صابر بن سالم وغیرہ کی توثیق نہیں ملی۔ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: رواه الطبراني وفيه جماعة لم أعرفهم. [مجمع الزوائد، ح: 15997.

(54) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل ورسوا کرے۔''

[**151**]...... حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى الْحَادِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ**))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((**يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ**))

ترجمة الحديث سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل ورسوا کرے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ اپنے آپ ﷺ کو کیسے ذلیل ورسوا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ خود کو ایسی آزمائش کے لیے پیش کرے جس (کو برداشت کرنے) کی طاقت نہ رکھتا ہو۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: سنن الترمذي، ح: 2254۔ سنن ابن ماجه، ح: 4016۔ مسند أحمد: 405/5۔ مسند الشهاب، ح: 866۔ علی بن زید ضعیف ہے۔ ابوحاتم نے اسے منکر کہا ہے۔ [العلل، ح: 1907]

[**152**]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الضَّرِيرُ، ثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ، يَخْطُبُ، فَذَكَرَ كَلَامًا أَنْكَرْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أُغَيِّرَهُ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ**))، قَالُوا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((**يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا**

لَا يُطِيقُ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، اس نے ایسی کوئی بات کہی جس کا میں نے انکار کیا۔ میں نے اسے بدلنا چاہا لیکن پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد آ گیا کہ مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ خود کو ذلیل ورسوا کرے۔'' صحابہ نے عرض کیا: وہ خود کو کیسے ذلیل ورسوا کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ خود کو ایسی آزمائش کے لیے پیش کرے جس (کو برداشت کرنے) کی طاقت نہ رکھتا ہو۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الكبير، ح: 13507- المعجم الأوسط، ح: 5357- عبدالکریم بن ابی المخارق ضعیف اور زکریا بن یحییٰ الضریر کی توثیق نہیں ملی۔

(55) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْيُسْرُ يُمْنٌ وَالْعُسْرُ شُؤْمٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''خوشحالی برکت ہے اور تنگ دستی نحوست ہے۔''

[153]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةْ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ بَرَّازٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُهَا إِلَّا مَقُولَةً: ((الْيُسْرُ يُمْنٌ وَالْعُسْرُ شُؤْمٌ))، حَتَّى حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((الْيُسْرُ يُمْنٌ وَالْعُسْرُ شُؤْمٌ))

ترجمة الحديث جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اس بات ''خوشحالی برکت ہے اور تنگ دستی نحوست ہے'' کو ایک مقولہ ہی سمجھتا تھا یہاں تک مجھے ثقہ راوی نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''خوشحالی برکت ہے اور تنگ دستی نحوست ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: اشعث بن براز متروک ہے۔ علی بن زید ضعیف ہے۔

(56) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جس شخص کو کسی ذریعے سے رزق ملے تو اسے چاہے کہ اس (ذریعے) کو اختیار کیے رکھے۔''

[154]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا فَرْوَةُ بْنُ يُونُسَ الْكِلَابِيُّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ رُزِقَ فِي شَيْءٍ فَلْيَلْزَمْهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو کسی ذریعے سے رزق ملے تو اسے چاہیے کہ اس (ذریعے) کو اختیار کیے رکھے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: سنن ابن ماجه، ح: 2147۔ شعب الإيمان، ح: 1184۔ مسند الشهاب، ح: 375۔ ہلال بن جبیر مستور ہے، اس کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع بھی محل نظر ہے۔

(57) قَوْلُهُ ﷺ: ((الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں دیکھتا۔''

[155]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَيْدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَائِبٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں دیکھتا۔''

تحقیق وتخریج **صحيح**: ہشیم بن بشیر مدلس کا عنعنہ ہے، لیکن آنے والی حدیث اس کا صحیح شاہد ہے۔

[156]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَكُونُ فِي أَمْرِكَ إِذَا أَرْسَلْتَنِي كَالسِّكَّةِ الْمُحْمَاةِ لَا يُثْنِينِي شَيْءٌ حَتَّى أَمْضِيَ لِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ، أَوِ الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الشَّاهِدُ يَرَى مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب آپ مجھے بھیج ہی رہے ہیں تو میں آپ کے حکم کی تعمیل میں گرم سکہ کی طرح ہوجاؤں، کوئی بھی چیز مجھے واپس نہ لوٹائے یہاں تک کہ میں وہ کر گزروں جس کا آپ نے مجھے حکم دیا ہے یا پھر یہ ہے کہ حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں

دیکھتا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں دیکھتا۔''

تحقیق وتخریج صحيح: مسند أحمد: 83/1- مسند البزار، ح: 634- المختارة للضياء، ح: 735- التاريخ الكبير للبخاري: 177/1- السيرة النبوية لابن إسحاق، ص: 289- الصحيحة، ح: 1904.

شرح الحديث اصل میں آپ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک قبطی شخص کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا جس پر آپ ﷺ کو کچھ شبہ تھا کہ وہ آپ کے گھر آتا جاتا ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ وہ بن دیکھے آپ کے حکم کی فوراً تعمیل کریں یا حالات وواقعات اور قرائن وشواہد کو دیکھ کر فیصلہ کریں۔

اب مکمل قصہ ملاحظہ فرمائیں: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قبطی شخص ام ابراہیم سیّدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے پاس بکثرت آیا جایا کرتا تھا، وہ ان کا چچازاد تھا اور وہ ان سے ملنے آیا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: ''یہ تلوار پکڑو اور جاؤ، اگر تم اس شخص کو اس کے پاس پاؤ تو اسے قتل کر دو۔'' یہ سن کر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب آپ مجھے بھیج ہی رہے ہیں تو میں آپ کے حکم کی تعمیل میں گرم سکہ کی طرح ہو جاؤں، کوئی بھی چیز مجھے واپس نہ لوٹائے یہاں تک کہ میں وہ کر گزروں جس کا آپ نے مجھے حکم دیا ہے یا پھر یہ ہے کہ حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں دیکھتا؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حاضر شخص جو کچھ دیکھتا ہے غائب شخص وہ نہیں دیکھتا۔'' سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تلوار لے کر نکل کھڑا ہوا میں نے اس شخص کو اس کے پاس پایا تو میں نے تلوار سونت لی، جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں اس کی طرف آ رہا ہوں تو اسے میرے ارادے کا اندازہ ہو گیا وہ ایک درخت کے پاس آیا اور اس پر چڑھ گیا پھر اس نے اس سے چھلانگ لگائی تو وہ گدی کے بل گر پڑا، اس کی ٹانگیں پھیل گئیں تو وہ ایک ایسا شخص تھا جس کی شرمگاہ نہیں تھی، نہ تھوڑی نہ زیادہ۔ میں نے تلوار میان میں رکھ لی، پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: ''ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہم اہل بیت سے اس چیز کو پھیر دیا۔''

(السيرة النبوية لابن اسحاق، ص: 289 وسنده صحيح)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ انسان کو حالات وواقعات اور قرائن وشواہد کو دیکھ کر فیصلہ کرنا چاہیے۔

(58) قَوْلُهُ ﷺ: ((النَّاسُ مَعَادِنُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''لوگ (سونے چاندی کی) کانیں ہیں۔''

[**157**]...... حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**النَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ (سونے چاندی کی) کانیں ہیں، ان میں سے جو دورِ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، بشرطیکہ وہ دین کو سمجھ لیں۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 3353- صحيح مسلم، ح:2638- صحيح ابن حبان، ح: 92- مسند أبي يعلى، ح: 6070- مسند أحمد: 539/2- مسند الطيالسي، ح: 2598- شعب الإيمان، ح: 1578.

[**158**]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**النَّاسُ مَعَادِنُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ**)) فَذَكَرَ مِثْلَهُ

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ خیر وشر میں (سونے چاندی کی) کانیں ہیں۔'' پھر اسی طرح بیان کیا۔

تحقيق وتخريج أيضاً.

شرح الحديث اس حدیث مبارک میں لوگوں کو سونے اور چاندی کی کانوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح کانیں مختلف ہوتی ہیں، کسی میں سے صاف ستھری، اعلیٰ اور قیمتی چیزیں نکلتی ہیں اور کسی میں سے گھٹیا اور ردی، یہی حال انسانوں کا ہے، انسانوں میں بھی اچھے برے ہر طرح کے لوگ ہیں، بعض اپنی سیرت وکردار کی بناء پر بڑے ہی باعظمت اور باشوکت ہوتے ہیں، بعض ان سے ذرا کم درجے کے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی سیرت وکردار کے حوالے سے انتہائی گھٹیا، نکمّے اور بے وقعت ہیں۔

دورِ جاہلیت کے اچھے لوگ اسلام لانے کے بعد اگر دین کے تقاضوں کو سمجھ لیں تو وہ اپنی عظمت اور شان

وشوکت کے اعلیٰ درجے کو پا سکتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے سونا چاندی جب تک کسی کان میں پڑے رہتے ہیں تو مٹی میں پڑے رہنے کی وجہ سے اپنی اصلی حالت میں نہیں ہوتے مگر جب انہیں نکال لیا جاتا ہے اور بھٹی میں ڈال کر تپایا جاتا ہے تو نہ صرف وہ اپنی اصلی حالت میں آ جاتے ہیں بلکہ ان کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو پہلے کفر وضلالت کی تاریکیوں میں ڈوبے رہنے کی وجہ سے وہ بزرگی اور شان وشوکت نہ حاصل کر سکے جو ان کی ہونی چاہیے تھی مگر جونہی وہ ان اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آئے اور اسلام ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا تو عزت و بزرگی اور شان وشوکت کی انتہائی بلندیوں کو جا پہنچے۔

(59) قَوْلُهُ: ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔''

[159]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے، اور فاجر فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: سنن أبي داوٗد، ح: 4790۔ سنن الترمذي، ح: 1964۔ مسند أبي يعلى، ح: 6007۔ مسند أحمد: 394/2۔ مسند الشهاب، ح: 133۔ رجل مجہول ہے۔ یحیی بن ابی کثیر مدلس کا عنعنہ ہے اور بشر بن رافع ضعیف ہے۔

(60) قَوْلُهُ ﷺ: ((جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا، وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''یہ ایک فطری امر ہے کہ جو آدمی اچھا سلوک کرے انسان کا دل اس کی طرف میلان رکھتا ہے اور جو بدسلوکی کرے دل اس سے نفرت کرتا ہے۔''

[160]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّسْتُوَائِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ الْأَسْوَدِ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْخَيَّاطُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ بَلَغَ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ أَنَّ

الْأَعْمَشَ ، وَقَعَ فِيهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِكِسْوَةٍ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ مَدَحَهُ الْأَعْمَشُ ، فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ تَذُمُّهُ؟ فَقَالَ: إِنَّ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنْ ((**جُبِلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا، وَبُغْضِ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهَا**))

ترجمة الحديث جناب اسماعیل الخیاط، اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن عمارہ کو یہ بات پہنچی کہ اعمش نے اس کے بارے میں کچھ ناروا تبصرہ کیا ہے۔تو اس نے ان کو (بطور تحفہ) کپڑے بھجوا دیے، اس کے بعد اعمش نے اس کے بارے میں توصیفی انداز اختیار کر لیا۔تو ان سے کہا گیا: (یہ) کیسے (ہو گیا) آپ تو اس کی مذمت کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: بے شک مجھ سے خیثمہ نے بروایت عبداللہ بیان کیا کہ یہ ایک فطری امر ہے کہ جو آدمی اچھا سلوک کرے انسان کا دل اس کی طرف میلان رکھتا ہے اور جو بد سلوکی کرے دل اس سے نفرت کرتا ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: شعب الإيمان، ح: 8574۔ الكامل لابن عدي: 98/3، ت: 445۔ مسند الشهاب، ح: 600۔ اسماعیل الخیاط سخت ضعیف ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں، اور اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ الضعيفة، ح: 600۔ 3326 .

(61) قَوْلُهُ ﷺ: ((النَّاسُ لِآدَمَ وَحَوَّاءَ كَطَفِّ الصَّاعِ لَنْ تَمْلَأُوهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''تمام لوگ آدم اور حواء سے ہیں، اس صاع کی مانند ہیں جسے تو بھر نہیں سکتا۔''

[**161**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**النَّاسُ لِآدَمَ وَحَوَّاءَ كَطَفِّ الصَّاعِ لَنْ تَمْلَأُوهُ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْأَلُ عَنْ أَجْسَادِكُمْ وَلَا أَنْسَابِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَكْرَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ**))

ترجمة الحديث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمام لوگ آدم اور حواء سے (پیدا ہوئے) ہیں، سب اس صاع کی مانند ہیں جسے تو ہرگز نہیں بھر سکتا۔ بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہارے اجسام وانساب کے بارے میں نہیں پوچھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم

میں سے زیادہ متقی ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** مسند أحمد: 145/4۔ مسند الرؤياني، ح: 207۔ المعجم الكبير، ح: 814، جز:17۔ ابن لہیعہ مدلس ومختلط ہے۔

(62) قَوْلُهُ ﷺ: ((الرَّغْبَةُ مِنَ الشُّؤْمِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''(دنیا کی) طمع اور حرص نحوست میں سے ہے۔''

[162]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرَى غُلَامًا نُوبِيًّا، فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا، فَأَكْثَرَ مِنَ الْأَكْلِ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّغْبَةَ مِنَ الشُّؤْمِ)) فَرَدَّهُ.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نوبی غلام خریدا، پھر آپ ﷺ نے اس کے سامنے کھجوریں رکھ دیں تو اس نے کافی ساری کھا لیں۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک (دنیا کی) طمع وحرص نحوست میں سے ہے۔'' پھر آپ نے اسے واپس کر دیا۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا:** تاريخ أصبهان لأبي نعيم: 12/1، ت: 949۔ (عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن ابی بکیر)۔ عمرو بن عبدالغفار سخت ضعیف ہے۔

(63) قَوْلُهُ ﷺ: ((فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''کوڑھی سے ایسے بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے۔''

[163]...... حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ عِصَامٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، وَأَبُو قُتَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوڑھی شخص سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 5707۔ السنن الكبرى للبيهقي، ح: 13772۔ التاريخ

الکبیر للبخاري: 139/1 .

شرح الحدیث کوڑھ ایک مشہور بیماری ہے جس میں خون بگڑ کر مریض کا جسم گلنا شروع ہو جاتا ہے، جسم میں پیپ پڑ جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی انسان کا گوشت ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگتا ہے۔ کوڑھی کے جسم سے شدید بدبو بھی آتی ہے۔ کوڑھی اپنے اعضاء کو بچانے کے لیے ہاتھوں، ٹانگوں اور منہ وغیرہ کو کپڑے کی بڑی بڑی پٹیوں میں لپیٹ کر رکھتے ہیں۔ ہر چند مرض کا پیدا ہونا بہ حکم الٰہی ہے مگر جزامی (کوڑھی) کے ساتھ خلط ملط اور یکجائی اس کا سبب ہے، اور سبب سے پرہیز رکھنا مقتضائے دانش مندی ہے، یہ توکل کے خلاف نہیں، جب یہ عقیدہ ہو کہ سبب اسی وقت اثر کرتا ہے جب مسبب الاسباب یعنی پروردگار اس میں اثر دے۔ بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جزامی سے بھاگ'' یہ اس کے خلاف نہیں ہے، آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اکثر شر سے ڈرنے والے لوگ ضعیف الایمان ہوتے ہیں لہٰذا ان کو کوڑھی سے الگ رہنا ہی بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ان کو کوئی عارضہ ہو جائے تو علت اس کی کوڑھی کا قرب قرار دے دیں اور شرک میں گرفتار ہوں۔ گویا یہ حکم عوام کے لیے ہے اور خواص کو اجازت ہے وہ کوڑھی سے قرب رکھیں تو بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔

(تیسیر الباری: 447/5 بتیسیر یسیر)

(64) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْعِرْقُ دَسَّاسٌ، وَأَدَبُ السُّوءِ كَعِرْقِ السُّوءِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''رگ اثر انداز ہوتی ہے اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔''

[164]...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُشْنَامٍ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، خَتٌّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((النَّاسُ مَعَادِنُ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ، وَأَدَبُ السُّوءِ كَعِرْقِ السُّوءِ))**

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ (سونے چاندی کی) کانیں ہیں، رگ اثر انداز ہوتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: شعب الإيمان، ح: 10469۔ الضعيفة، ح: 2047۔ ابن مسمول اور عبید اللہ بن سلمہ ضعیف ہیں۔

[165]...... حَدَّثَنَا حَاجِبٌ الْفَرْغَانِيُّ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

ترجمة الحديث یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی عبید اللہ بن سلمہ سے اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق و تخریج أيضًا۔

(65) قَوْلُهُ ﷺ: ((النَّاسُ سَوَاءٌ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ، وَإِنَّمَا يَتَفَاضَلُونَ بِالْعَافِيَةِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح (برابر) ہیں، اور عافیت ہی کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں۔''

[166]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((النَّاسُ سَوَاءٌ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ، وَإِنَّمَا يَتَفَاضَلُونَ بِالْعَافِيَةِ))

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح (برابر) ہیں، اور وہ عافیت ہی کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف جدًا: مسند الشهاب، ح: 195۔ الضعيفة، ح: 596۔ مسیّب بن واضح اور سلیمان بن عمرو کذاب ہیں۔

[167]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ الْقَصَبَانِيُّ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ سَوَاءٌ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ، وَإِنَّمَا يَتَفَاضَلُونَ بِالْعَافِيَةِ، وَلَا خَيْرَ فِي صُحْبَةِ مَنْ لَا يَعْرِفُ مِثْلَ مَا تَعْرِفُ لَهُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح (برابر) ہیں، اور وہ عافیت ہی کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت لے جاتے ہیں، اور ایسے شخص کی صحبت میں کوئی بھلائی نہیں جو تیرے لیے (بھلائی کی) اسی طرح معرفت نہ رکھے جیسے تو اس کے لیے رکھتا ہے۔

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: ابوداود سلیمان بن عمرو النخعی کذاب ہے۔

[168]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، ثَنَا أَبُو خُزَيْمَةَ بَكَّارُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا النَّاسُ سَوَاءٌ كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ، وَإِنَّمَا يَتَفَاضَلُونَ بِالْعَافِيَةِ))

ترجمة الحديث سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''درحقیقت لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح (برابر) ہیں، اور ایک دوسرے پر فضیلت عافیت ہی کی وجہ سے لے جاتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف جدًا: دیکھئے حدیث نمبر 48.

(66) قَوْلُهُ ﷺ: ((الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار ہیں۔''

[169]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْتَمِرٍ الْعُرُوقِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ، ثَنَا الْحَسَنُ، ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ))

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے کا شکار ہیں۔''

تحقیق وتخریج صحيح: مسند البزار، ح: 6708- المعجم الأوسط، ح: 6163- (وفيهما: حميد بن الحكم، بدل: عمر بن الحكم) قال الهيثمي فى المجمع (ح: 18088) رواه البزار والطبراني فى الأوسط، وفيه حميد بن الحكم وهو ضعيف- یہ حدیث شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح البخاري، ح: 6412.

شرح الحديث اس حدیث مبارک میں اللہ تعالیٰ کی دو ایسی نعمتوں کا تذکرہ ہے جو بڑی اہم ہیں لیکن لوگ ان کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نعمتیں یہ ہیں:

(1) صحت:...... صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان کسی

بیماری میں مبتلا ہو جائے، لہٰذا عقل مندی اسی میں ہے کہ بیماری آنے سے پہلے پہلے اس نعمت کی قدر کریں، اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ توشہ آخرت جمع کریں کیونکہ جو نیکیاں صحت والی زندگی میں ہو سکتی ہیں وہ بیماری کی حالت میں نہیں ہو سکتیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تاہم دونوں میں خیر و بھلائی کا پہلو موجود ہے۔'' (صحیح مسلم، ح: 2664)

(2) **فراغت:**...... فراغت بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کی قدر کرنی چاہیے اور مصروفیات سے پہلے پہلے فارغ البالی کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اپنے فارغ اوقات کو عبادت الٰہی اور خدمت دین میں صرف کرنا چاہیے۔

لوگوں کی اکثریت کا یہ عالم ہے کہ صحت ہو تو اسباب معاش میں اس قدر مشغول ہو جاتے ہیں کہ عبادت کے لیے وقت ہی نہیں ملتا اور اگر اسباب معاش سے فراغت ہو تو صحت ساتھ نہیں دیتی اور جب صحت اور فراغت دونوں نعمتیں میسر ہوں تو سستی اور کاہلی غالب آ جاتی ہے جس کی وجہ سے عبادت الٰہی اور خدمت دین کے مواقع ضائع کروا بیٹھتے ہیں، یہی خسارہ اور گھاٹا ہے۔

(67) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

[**170**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَي، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

تحقیق وتخریج صحيح: المستدرك للحاكم: 40/4۔ شعب الإيمان، ح: 9684۔ المصنف لابن أبي شيبة، ح: 12251۔ مسند البزار، ح: 1001۔ قال الهيثمي فى المجمع (ح: 4047): رواه أبو يعلى والبزار، وفيه محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى وفيه كلام۔ یہ حدیث شواہد کی بنا پر ''صحیح'' ہے۔ دیکھیے حدیث نمبر: 172۔

[**171**]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، وَعَلِيُّ بْنُ

هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث اسے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

تحقیق وتخریج أیضاً۔

[172]...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 5997- صحيح مسلم، ح: 2318- سنن أبي داوٗد، ح: 5218- سنن الترمذي، ح: 1911.

شرح الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا جبکہ سیدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، سیّدنا اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔'' (صحيح البخاري، ح: 5997) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اسی پر رحم کرتا ہے جو اللہ کی مخلوق پر رحم کرے۔ جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

(68) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے۔''

[173]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا))**

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جو

ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے۔‘‘

تحقیق وتخریج حسن: سنن أبي داود، ح: 4943۔ سنن الترمذي، ح: 1920۔ مسند أحمد: 185/2۔ مسند الحمیدي، ح: 586۔ الأدب المفرد، ح: 354.

شرح الحدیث اس حدیث مبارک میں دو بڑی اہم باتوں کی تاکید فرمائی گئی ہے:

(1) چھوٹوں پر رحم وشفقت کرنا: ...... اگر نبی کریم ﷺ کی سیرت کی طرف دیکھا جائے تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ آپ ﷺ بڑے ہی شفیق اور مہربان تھے۔ آپ ﷺ چھوٹوں سے بے حد شفقت سے پیش آتے تھے۔ بچوں کے ساتھ تو آپ کی محبت وشفقت مثالی اور دیدنی تھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ’’الصحیح‘‘ کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته میں چھ حدیثیں لے کر آئے ہیں، جن سے پتا چلتا ہے کہ بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کس قدر محبت وشفقت فرماتے تھے۔

(2) بڑوں کا احترام: ...... حدیث مبارک کے دوسرے حصے میں بڑوں کے ادب واحترام کی تاکید کی گئی ہے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ جس نے بڑوں کا حق نہ پہچانا وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘ مطلب یہ ہے کہ بڑوں کی عزت وتعظیم اور ادب واحترام کیا جائے۔ وہ عمر میں بڑے ہیں، نیک ہونے کی صورت میں عمل میں بھی آگے ہیں، وہ تجربہ کار ہوتے ہیں، ان کے تجرباتِ زندگی سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اپنے بڑوں اور بزرگوں کا احترام کیا جائے۔ ان کا وجود ہمارے لیے باعثِ برکت ہے۔

(69) قَوْلُهُ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيدِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ’’اے اللہ! ولید کے بچانے کی طرح بچا۔‘‘

[174]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اللّٰهُمَّ! وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيدِ**))

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’اے اللہ! ولید کے بچانے کی طرح بچا۔‘‘

تحقیق وتخریج إسناده ضعیف جدًا: مسند الشهاب، ح: 1487۔ ہثیم بن عدی اور محمد بن عبد الکریم کذاب ہیں۔اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔الضعیفة، ح: 686.

(70) قَوْلُهُ ﷺ: ((الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی مانند ہے۔''

[**175**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَارِمٌ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی نیکی کی طرف راہنمائی کی، اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح مسلم، ح: 1893۔ سنن أبي داود، ح: 5129۔ سنن الترمذي، ح: 2671۔ مسند أحمد: 274/5۔ مسند الشهاب، ح: 86۔ الأدب المفرد، ح: 242.

[**176**]...... حَدَّثَنَا الْعَمِّيُّ، ثَنَا ابْنُ عَائِشَةَ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث اسے سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج صحیح: المعجم الكبير، ح: 5950۔ المعجم الأوسط، ح: 2384۔ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ عمران اور ابوحازم کے درمیان انقطاع ہے۔ دیکھئے: الصحيحة، ح: 1660۔ المعجم الكبير والی سند میں فضیل بن سلیمان ہے جسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔تاہم سابقہ حدیث اس کا شاہد ہے اس وجہ سے یہ ''صحیح'' ہے۔

شرح الحديث سیّدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا سواری کا جانور ضائع ہوگیا ہے، آپ مجھے سواری مہیا کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے۔'' یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کو ایک ایسا شخص بتاتا ہوں جو اسے سواری مہیا کر دے گا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی نیکی کی طرف راہنمائی کی تو اس کے لیے بھی نیکی کرنے والے کے برابر اجر ہے۔'' (صحيح مسلم، ح: 1893) اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ جو شخص کسی کی نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔ یعنی جتنا اجر وثواب

نیکی کرنے والے کو ملتا ہے، اتنا ہی نیکی کرانے والے، بتانے والے اور ترغیب دلانے والے کو ملتا ہے اور اہم بات یہ ہے کہ کسی کے اجر میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

(72) قَوْلُهُ ﷺ: ((النَّاسُ كَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''لوگ سونے چاندی کی مانند ہیں۔''

[177]...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا قَيْسٌ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: **((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ سونے کی کانوں کی مانند کانیں ہیں۔ ان میں سے جو دورِ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔''

تحقيق وتخريج صحیح: دیکھئے حدیث نمبر: 157، 158.

[178]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ يَمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((النَّاسُ كَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ سونے چاندی کی مانند ہیں۔ ان میں سے جو دورِ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں۔''

تحقيق وتخريج أيضاً۔

(72) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہوتا ہے اور اس میں کوئی خیر نہیں جو الفت نہ کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔''

[179]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ مَاهَانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا أَبُو هَمَّامِ بْنُ شُجَاعٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی خیر نہیں جو الفت نہ کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔''

تحقیق وتخریج حسن: المعجم الكبير، ح: 5744ـ مسند أحمد: 335/5ـ شعب الإيمان، ح: 7767ـ مسند الرؤياني، ح: 1048ـ مصعب بن ثابت کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ شواہد کے ساتھ حدیث ''حسن'' ہے، دیکھئے آنے والی حدیث۔

[**180**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ثَنَا أَبُو صَخْرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہوتا ہے۔ اور اس میں کوئی خیر نہیں جو الفت نہ کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔''

تحقیق وتخریج حسن: مسند أحمد: 400/2ـ شعب الإيمان، ح: 7766ـ مسند البزار، ح: 8919ـ الصحيحة، ح: 425ـ ابوصخر حمید بن زیاد کو جمہور نے ثقہ کہا ہے، لہٰذا وہ حسن الحدیث ہے۔

شرح الحديث مومن الفت کا مسکن اور الفت کا محل ہوتا ہے۔ مومن دوسروں کے ساتھ محبت والفت کرتا ہے اور دوسرے اس کے ساتھ محبت والفت کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے: میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے نفرت کرتا ہوں، تم بھی اس سے نفرت کرو، تو جبریل بھی اس سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے نفرت کرتا ہے تم بھی اس سے نفرت کرو، تو وہ سب بھی اس سے نفرت کرتے ہیں، پھر اس کے لیے زمین میں نفرت رکھ دی جاتی ہے۔'' (صحيح مسلم، ح: **2637**)
مومن کو اللہ تعالیٰ سے، اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کی دیگر مخلوق سے محبت ہوتی ہے، نتیجتاً اللہ تعالیٰ مومن کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لے تو اللہ کی مخلوق بھی اسے محبوب بنا لیتی ہے۔ اور جو شخص صفتِ

محبت والفت سے محروم ہو، اس سے کوئی محبت نہیں کرتا اور جس کے اندر محبت نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں، وہ خیر و بھلائی سے محروم ہے۔ اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلٰى حُبِّكَ .

(73) قَوْلُهُ ﷺ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوتا ہے۔''

[181]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوتا ہے۔''

تحقيق و تخريج صحيح مسلم، ح: 681۔ سنن الترمذي، ح: 1894۔ سنن ابن ماجه، ح: 3434۔ صحيح ابن حبان، ح: 5338۔ المعجم الصغير، ح: 871۔ مسند أحمد: 303/5۔ مسند ابن الجعد، ح: 3194۔ المصنف لابن أبي شيبة، ح: 24708 .

[182]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ الْمُجَدَّرِ، ثَنَا لُوَيْنٌ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔''

تحقيق و تخريج أيضاً .

[183]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: أيضاً .

[184]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا ثَابِتٌ، مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث یہ روایت ثابت بنانی سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے۔

تحقیق وتخریج: أيضاً .

[185]...... حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ السُّوسِيُّ، ثَنَا حَاضِرُ بْنُ مُطَهَّرٍ السُّوسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: عبداللہ بن بزیع سخت ضعیف ہے، لیکن سابقہ شواہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

[186]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ، ثَنَا قَبِيصَةُ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

ترجمة الحديث یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے اسے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج: صحيح: دیکھئے حدیث نمبر: 181 .

[187]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا هُدْبَةُ، ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں ہوتا ہے۔''

تحقیق و تخریج ایضاً.

شرح الحدیث ان احادیث میں کھانے پینے کا ایک ادب ذکر ہوا ہے کہ تقسیم کرنے والا پہلے سب کو کھلائے پلائے اور بعد میں خود کھائے پیئے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''ریاض الصالحین'' میں اس حدیث پر بایں الفاظ باب مقرر کیا ہے: "باب استحباب كون ساقى القوم آخرهم شربا" باب: مستحب ہے کہ لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔ [رياض الصالحين، كتاب آداب الطعام، رقم الباب: 115] اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ مستحب ہے، واجب نہیں۔ واللہ اعلم

(74) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو کثیر ہو اور غافل کر دے۔''

[188]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ، : أَعْطَى ابْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كِتَابًا ذَكَرَ أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى))**

ترجمة الحدیث عمرو بن ثابت کے والد ثابت بن ہرمز کہتے ہیں کہ ابن ابی الدرداء نے عبدالملک بن مروان کو ایک تحریر دی، (اس میں) ذکر کیا کہ انھوں نے اپنے والد سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو کثیر ہو اور غافل کرے۔''

تحقیق و تخریج صحيح: احمد بن عبید بن اسحاق اور عمرو بن ثابت ضعیف ہیں۔ لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔ دیکھئے: المستدرك للحاكم: 445,444/2- تهذيب الآثار للطبري، ح: 443.

شرح الحدیث سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'ہر روز جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں جانب دو فرشتے آواز لگاتے ہیں، اس آواز کو جنوں اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔ (آواز یہ ہوتی ہے کہ): اے لوگو! اپنے ربّ کی طرف آؤ، بے شک جو چیز قلیل ہو اور کفایت

کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو کثیر ہو اور غافل کر دے۔''

[تهذيب الآثار، ح:443 مسند ابن عباس وسنده صحيح]

انسان کی زندگی کا اصل مقصد اللہ کی عبادت ہے، لیکن رزق کی تلاش اور معاش کی فکر اس پر اس قدر غالب آ چکی ہے کہ وہ مقصد حیات ہی بھول بیٹھا۔ یہی یاددہانی کے لیے ہر روز دو فرشتے اعلان کرتے ہیں کہ اپنے ربّ کی طرف پلٹ آؤ اور مقصد حیات پہچانو۔ کام کاج میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق ملے، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ اسی پر صابر و شاکر بن کر گزارہ کرو۔ جو رزق تھوڑی مقدار میں ہو اور انسان کی حاجات کو پورا کرے، اسے پا کر اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جاؤ۔ وہ اس رزق سے بہتر ہے جو مقدار میں زیادہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے۔ وہ تھوڑا مال اللہ کی رحمت ہے اور یہ زیادہ مال اللہ کا عذاب ہے۔

(75) قَوْلُهُ ﷺ: ((تَرْكُ الْخَطِيئَةِ أَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''گناہ چھوڑنا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے۔''

[189]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سَلَّامٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَرْكُ الْخَطِيئَةِ أَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ))

ترجمة الحديث سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گناہ چھوڑنا توبہ کرنے سے زیادہ آسان ہے۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف جدًا: رکین بن عبداللہ بن سعد متہم بالکذب ہے۔

(76) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مال دار کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔''

[190]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مال دار کا قرض کی ادائیگی میں

ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو صاحبِ ثروت کے حوالے کیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس حوالگی کو قبول کرلے۔"

تحقیق وتخریج: صحيح البخاري، ح: 2287- صحيح مسلم، ح: 1564- سنن أبي داوٗد، ح: 3345- سنن الترمذي، ح: 1308- سنن النسائي، ح: 4692- مسند أحمد: 260/2.

[191]...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ يوسُفَ الشَّامِيُّ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ، يَقُولَانِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ**))

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مال دار کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔"

تحقیق وتخریج: أيضاً.

[192]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ الشَّاذَكُونِيُّ، ثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ**))

ترجمة الحديث: سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مال دار کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔"

تحقیق وتخریج: صحيح: سنن الترمذي، ح: 1309- سنن ابن ماجه، ح: 2404- المنتقى لابن الجارود، ح: 599- اس سند میں ایک علت ہے لیکن سابقہ روایات اس کا شاہد ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

شرح الحديث: "قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔" مطلب یہ ہے کہ جو مقروض ادائے قرض کی استطاعت کے باوجود ٹال مٹول سے کام لے وہ ظالم ہے۔ قرض خواہ کو اجازت ہے کہ وہ ایسے ظالم شخص کو ذلیل کرے بلکہ جیل بھی بھجوا سکتا ہے، ہاں! اگر مقروض مفلس ہو اور واقعتاً وہ ادائے قرض کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم یہ نہیں، بلکہ ایسے مقروض کے متعلق قرض خواہ کو رغبت دلائی گئی ہے کہ اگر وہ اسے مہلت دے تو اس کے لیے بڑا ثواب ہے۔ بہرحال ادائے قرض میں بلا وجہ تاخیر مناسب نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقروض کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا تھا۔ (صحيح البخاري، ح: 2289) اور ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "شہید

کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل (علیہ السلام) ابھی ابھی) مجھے بتا کر گئے ہیں کہ ''شہید کو قرض کی معافی نہیں۔''(صحیح مسلم ، ح : 1885)

''اور جب تم میں سے کوئی کسی صاحب ثروت کے حوالے کیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس حوالگی کو قبول کرے۔'' یعنی جب مقروض شخص اپنے قرض خواہ سے کہے کہ میرا یہ قرض فلاں شخص ادا کرے گا تم اس سے لے لو تو قرض خواہ کو چاہیے کہ وہ اس حوالگی کو قبول کرے، اگر وہ قرض ادا کر دے تو ٹھیک ورنہ اصل آدمی کے ذمے قرض باقی رہے گا۔

(77) قَوْلُهُ ﷺ: ((لِيَبْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''تم میں سے ہر شخص خرچ کا آغاز اس سے کرے جس کی وہ کفالت کرتا ہے۔''

[193]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدَةَ الْعُصْفُرِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِيَبْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُولُ))

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص خرچ کا آغاز اس سے کرے جس کی وہ کفالت کرتا ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 1426۔ صحيح مسلم، ح: 1042۔ سنن أبي داود، ح: 1676۔ سنن الترمذي، ح: 680۔ سنن النسائي، ح: 2535۔ سنن الدارمي، ح: 1651۔ صحيح ابن حبان، ح: 3363.

شرح الحديث اس سے معلوم ہوا کہ اگر انسان کے اپنے گھر والے ضرورت مند اور محتاج ہوں تو پہلے وہ ان کی ضروریات کو پورا کرے پھر باہر دوسروں کو دے بشرطیکہ وہ جائز ضروریات ہوں، ناجائز اور فضولیات نہ ہوں، کیونکہ اپنے گھر والوں کی جائز ضروریات کے لیے مال خرچ کرنا بھی نیکی اور صدقہ ہے۔ ان کی موجودگی میں دوسروں کو دینا کوئی مستحسن عمل اور دانشمندی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے جسے آدمی اپنے اس جانور پر خرچ کرے جو جہاد فی سبیل اللہ

کے لیے رکھا گیا ہو اور وہ دینار ہے جسے وہ اللہ کی راہ میں اپنے (مجاہد) ساتھیوں پر خرچ کرے۔'' راوی حدیث ابوقلابہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل وعیال سے شروع کیا ہے۔ مزید کہتے ہیں: اس شخص سے زیادہ اور کس کا اجر ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے ان بچوں کو نفع دیتا ہے اور غنی کرتا ہے۔''(صحیح مسلم، ح: 994)

دوسری حدیث میں ہے: ''ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا، اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا، ان سب میں سے زیادہ اجر کا باعث وہ دینار ہے جسے تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے۔''(صحیح مسلم، ح: 995)

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب مسلمان اللہ کی رضا اور حصول ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''(صحيح البخاري، ح: 55)

ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا: میرے پاس ایک دینار ہے (اسے کہاں خرچ کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ذات پر خرچ کر۔'' کہنے لگا: ایک اور بھی ہے؟ فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور ہے؟ فرمایا: ''اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کر۔'' کہنے لگا: ایک اور ہے؟ فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: مزید ایک اور بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو بہتر جانتا ہے۔''(سنن أبي داوٗد، ح: 1691، سنن ابن ماجه، ح: 1844 وسنده حسن)

(78) قَوْلُهُ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''حیاء تمام کی تمام بھلائی ہے۔''

[194]...... حَدَّثَنِي خَالِي، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیاء تمام کی تمام بھلائی ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح مسلم، ح: 37۔ سنن أبي داوٗد، ح: 4796۔ مسند أحمد: 426/4۔ مسند الطيالسي، ح: 894۔ مسند الشهاب، ح: 70۔ المصنف لابن أبي شيبة، ح: 25852۔ شعب الإيمان، ح: 7305.

شرح الحديث ''حیاء تمام کی تمام بھلائی ہے۔''یعنی حیا سراسر خیر و بھلائی ہے، اس سے انسان کو خیر ہی ملتی ہے۔ حیاء دراصل انسان کی اس خاص طبعی کیفیت کا نام ہے جو اسے دین و دنیا کے بعض معروف اور غیر معروف کام کرنے کی صورت میں دل میں گھٹن کی وجہ سے محسوس اور نمایاں ہو۔ حیا اللہ تعالیٰ سے بھی ہوتی ہے، انسانوں سے بھی ہوتی ہے اور خود اپنی ذات سے بھی ہوتی ہے۔ کبھی انسان گناہ سے اس لیے باز آ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے، یہ اللہ تعالیٰ سے حیا ہے۔ اور کبھی لوگوں سے حیا کرتے ہوئے گناہ سے باز رہتا ہے کہ اگر انہیں پتا چل گیا تو کیا کہیں گے؟ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسے دیکھنے والا کوئی انسان نہیں ہوتا لیکن وہ خود اپنے جی میں شرم محسوس کرنے لگتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کسے دھوکہ دے رہا ہوں؟ یوں وہ گناہ سے باز آ جاتا ہے، یہ نفس کی حیاء ہے۔ تو حیا کسی سے بھی ہو، اور اس کی کوئی بھی صورت ہو، یہ انسان کے لیے خیر ہی لاتی ہے اور اسے گناہ سے بچا لیتی ہے۔ اور اگر کبھی حیا کی وجہ سے کوئی دینوی نقصان ہو بھی جائے تو آخرت کا اجر و ثواب بہر حال اسے ضرور ملے گا۔ بعض دفعہ لوگ کسی نیکی کا مظاہرہ نہ کرنے کو بھی حیاء کہہ دیتے ہیں حالانکہ وہ شرعی حیاء نہیں بلکہ کمزوری اور بزدلی ہے۔

(79) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْحَيَاءُ فِي الْعَيْنَيْنِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''حیا آنکھوں میں ہوتی ہے۔''

[195]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا عُمَرُ، وَحَدَّثَنِي غَيْرُهُ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُسَاوِرٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تَطْلُبُوا الْحَاجَةَ بِلَيْلٍ، وَلَا تَطْلُبُوهَا إِلَى أَعْمَى، وَبَاكِرُوا بِالْغَدَاةِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا، وَإِذَا أُتِيتَ بِالْحَاجَةِ فَاسْتَقْبِلْهُ بِوَجْهِكَ، وَلْيَنْظُرْ فِي وَجْهِكَ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ فِي الْعَيْنَيْنِ))**. وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالسَّلَامِ أَلْفَاظٌ لَيْسَتْ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم رات کے وقت حاجت طلب نہ کرو اور نہ نابینا آدمی سے طلب کرو اور صبح سویرے (اپنی حاجت کی طلب میں) نکلو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے صبح کے اوقات میں برکت فرما۔ اور جب تیرے پاس کوئی حاجت لائی جائے تو اپنے چہرے کے ساتھ اس کا سامنا کر اور لازم ہے کہ وہ تیرے چہرے کی طرف دیکھے کیونکہ حیاء آنکھوں میں ہوتی ہے۔''

یہ عبدالسلام کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور عبدالسلام کی حدیث میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جو محمد بن بکیر کی حدیث میں نہیں ہیں۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** المعجم الكبير، ح: 12966- مسند الشهاب، ح: 1489- شعب الإيمان، ح: 7357- مسند البزار، ح: 5312- عمر بن مساور العکلی ضعیف ہے۔

(80) قَوْلُهُ ﷺ: ((صَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت سے بہتر ہے۔''

[**196**]...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((صَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لشکر میں (اکیلے) ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت (کی آواز) سے بہتر ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** مسند أبي يعلى، ح: 3983- مسند أحمد: 112/3- مسند الحميدي، ح: 1202- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 34107 ابن جدعان ضعیف ہے۔ مسند الإمام أحمد (203/3، ح: 13105 وسنده صحيح) کی حدیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[**197**]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْدَانَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ أَنَسٍ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((صَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میری معلومات کے مطابق انھوں نے اسے نبی ﷺ سے مرفوع روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک ہزار (آوازوں) سے بہتر ہے۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف: المستدرك للحاكم: 352/3۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل کو جمہور نے ضعیف کہا ہے، اس میں اور بھی علّتیں ہیں۔

(81) قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ))

آپ علیہ السلام کا فرمان: ''تم غالب آ گئے ہو لہٰذا نرمی سے کام لو۔''

[198]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ فُورَكٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ سَلَمَةَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، ثَنَا أَبِي، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ))

ترجمة الحديث سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ان پر غالب آ گئے ہو، لہٰذا اب نرمی سے کام لو۔''

تحقیق و تخریج صحيح البخاري، ح: 3041۔ صحيح مسلم، ح: 1806۔ صحيح ابن حبان، ح: 4529۔ المعجم الكبير، ح: 6284۔ مسند أحمد: 48/4.

شرح الحديث یہ مکمل قصہ کچھ یوں ہے: سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں پہلی اذان سے پہلے مدینہ سے باہر نکل گیا۔ وہاں مقام ذی قرد میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چر رہی تھیں، وہاں مجھ سے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ہیں۔ میں نے پوچھا: کس نے پکڑی ہیں؟ اس نے کہا: غطفان نے۔

سیّدنا ابن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے تین مرتبہ چیخ کر کہا: یا صباحاہ! میری یہ آواز مدینہ منورہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچی، پھر میں اپنی سیدھ میں چل پڑا اور میں نے غطفان کو مقام ذی قرد میں جا لیا، درآں حالیکہ وہ لوگ پانی پلا رہے تھے، میں نے ان کو اپنے تیروں سے مارنا شروع کیا اور میں تیر مارتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ — وَ الْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

میں اکوع کا بیٹا ہوں! — اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے

میں یہ رجز پڑھتا رہا حتی کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تیس چادریں بھی لے لیں، اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے ان کو پانی سے روک رکھا ہے حالانکہ وہ پیاسے ہیں، آپ اسی وقت کسی کو ان کے پاس بھیج دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابن اکوع! تم غالب آ گئے ہو، لہٰذا اب نرمی سے کام لو۔'' اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا حتی کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ (صحيح مسلم، ح: 1806)

عربوں میں یہ مثل مشہور ہے: إِذَا مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ . ''جب تم مالک بن گئے ہو تو اب نرمی سے کام لو۔'' یعنی اب جبکہ تم اپنے دشمن پر غالب آ چکے ہو، تمہیں فتح مل گئی ہے تو اب اپنے دشمن سے نرمی برتو۔ نبی ﷺ نے سیّدنا سلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنے دشمن پر غالب آ گئے ہو اب نرمی سے کام لو۔ اس میں ہمارے لیے بھی نصیحت ہے کہ جب دشمن پر غلبہ پا لیں تو پھر حسن سلوک کا مظاہرہ کریں اور نرمی سے کام لیں۔

(82) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّ الْكَلْبَ يَهِرُّ عَلَى أَهْلِهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''بے شک کتا اپنے گھر والوں پر بھونکتا ہے۔''

[199]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا ابْنُ مِسْكِينٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، ثِقَةٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنَافُسَ بَيْنَكُمْ)) ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ النَّجْدَةَ تَكُونُ فِي الرَّجُلِ فَيُحْسَدُ عَلَيْهَا كَمَا يُحْسَدُ عَلَى الْقُرْآنِ وَالْمَالِ، قَالَ: ((إِنَّ الْكَلْبَ يَهِرُّ عَلَى أَهْلِهِ))

ترجمة الحديث سیّدنا یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں۔'' یہ سن کر ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! دلیری اور بہادری کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی آدمی میں پائی جاتی ہے؟ پھر اس پر حسد کیا جاتا ہے جس طرح کہ قرآن اور مال پر حسد کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک کتا اپنے گھر والوں پر بھونکتا ہے۔'' (جس طرح کتے کا اپنے مالک پر بھونکنا مناسب نہیں اسی طرح حسد کرنا بھی درست نہیں)

تحقيق و تخريج إسناده ضعيف: شعب الإيمان، ح: 1820۔ سلیمان بن موسیٰ اور کثیر بن مرہ کے درمیان

انقطاع ہے۔

(83) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نِعْمَةٍ حَسَدَةً))

آپ ﷺ کا فرمان: ''بے شک ہر نعمت کے لیے حسد ہے۔''

[200]...... حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ، بِحَلَبَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((اسْتَعِينُوا عَلَى طَلَبِ حَوَائِجِكُمْ بِكِتْمَانِهَا، فَإِنَّ لِكُلِّ نِعْمَةٍ حَسَدَةً، وَلَوْ أَنَّ امْرَءًا كَانَ أَقْوَمَ مِنْ قَدَحٍ، لَكَانَ لَهُ مِنَ النَّاسِ غَامِزٌ))**

ترجمة الحديث سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ضروریات پوری کرنے پر رازوں کو پوشیدہ رکھنے سے مدد حاصل کرو، کیونکہ ہر نعمت کے لیے حسد ہے۔ اگر کوئی شخص تیر سے بھی زیادہ سیدھا ہو تو یقینی بات ہے کہ لوگوں میں سے اس کے بھی ناقد ہوں گے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الأوسط، ح: 2455۔ مسند الشهاب، ح: 708۔ شعب الإيمان، ح: 6228۔ خالد بن معدان نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ مجمع الزوائد، ح: 13737.

[201]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِنَّ لِأَهْلِ النِّعْمَةِ حُسَّادًا فَاحْذَرُوهُمْ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک نعمت والوں کے لیے حاسدین ہوتے ہیں، لہٰذا تم ان سے بچو۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الأوسط، ح: 7277۔ اسماعیل بن عمرو البجلی ضعیف ہے۔

(84) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيَكَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کر (کہیں ایسا نہ ہو) کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما دے اور تجھے آزمائش میں ڈال دے۔''

[202]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ، ثَنَا

حَفْصٌ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُظْهِرَنَّ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ، فَيُعَافِيَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيَكَ))

ترجمة الحديث سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کر (کہیں ایسا نہ ہو) کہ اسے اللہ تعالیٰ عافیت دے دے اور تجھے آزمائش میں ڈال دے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: سنن الترمذي، ح: 2506۔ مسند الشاميين، ح: 384۔ مسند الشهاب، ح: 917۔ شعب الإيمان، ح: 6355۔ مکحول کا سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع محل نظر ہے، جن روایتوں میں صراحت ہے وہ معلول ہیں، اور حفص بن غیاث مدلس کا عنعنہ ہے۔

(85) قَوْلُهُ ﷺ: ((فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعَمَلِ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''علم کی فضیلت عمل کی فضیلت سے بہتر ہے۔''

[203]...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعَمَلِ، وَرَأْسُ الدِّينِ الْوَرَعُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم کی فضیلت عمل کی فضیلت سے بہتر ہے اور دین کی اصل ورع وتقویٰ ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مکحول کا سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع محل نظر ہے۔

(86) قَوْلُهُ ﷺ: ((رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''بہت سے آدمی جنھیں بات پہنچائی جاتی ہے، وہ (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

[204]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْخَطَّابِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت سے

آدمی جنھیں بات پہنچائی جاتی ہے، وہ (براہِ راست) سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

تحقیق وتخریج: صحيح: سنن الترمذي، ح: 2657۔ سنن ابن ماجه، ح: 232۔ مسند الشهاب، ح: 1419۔ صحيح ابن حبان، ح: 66۔ مسند أحمد: 437/1۔ عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود مدلس کا عنعنہ ہے۔اس کے شاہد کے لیے دیکھیں: صحيح البخاري (ح: 1741).

شرح الحديث: مطلب یہ ہے کہ جو شخص براہِ راست کسی سے کوئی حدیث یا علمی بات سنے تو اسے چاہیے کہ جلد از جلد اسے دوسرے لوگوں تک پہنچا دے، کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جن کو آگے حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور مسائل اخذ کرنے والے ہوتے ہیں۔

(87) قَوْلُهُ ﷺ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔''

[205]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ، فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ))**

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ وہ تم میں سے کسی کو اس کی نیند اور اس کے کھانے پینے سے روک دیتا ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنا وہ کام پورا کر لے جو اس کے پیش نظر تھا تو اسے چاہیے کہ جلد اپنے گھر لوٹے۔''

تحقیق وتخریج: صحيح البخاري، ح: 1804۔ صحيح مسلم، ح: 1927۔ سنن ابن ماجه، ح: 2882۔ الموطا للإمام مالك، ح: 1835۔ مسند أحمد: 236/2۔ مسند الشهاب، ح: 225.

شرح الحديث: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔'' اس لیے کہ اس میں انسان کو کئی طرح کی تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب کی جدائی کا صدمہ اور اس کے ساتھ ساتھ سفر کی صعوبتیں، تھکاوٹیں اور مشقتیں وغیرہ۔

مولانا داود راز رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: یہ اس زمانے میں فرمایا گیا جب گھر سے باہر نکل کر قدم قدم پر بے حد تکالیف اور خطرات کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا، آج کل سفر میں بہت سی آسانیاں مہیا ہوگئی ہیں مگر پھر بھی رسولِ برحق کا

فرمان اپنی جگہ برحق ہے، ہوائی جہاز، موٹر جس میں بھی سفر ہو، بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بہت سے ناموافق حالات سامنے آتے ہیں جن کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل پڑتا ہے: سفر بالواقع عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا کیوں ہے؟ فوراً جواب دیا: لأن فيه فراق الأحباب، اس لیے کہ سفر میں احباب سے جدائی ہو جاتی ہے اور یہ بھی ایک طرح سے روحانی عذاب ہے۔

(شرح صحیح بخاری: 110/3)

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جب زیارت خضر کے لیے سفر کیا تو پکار اٹھے: ﴿ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴾ (الكهف: 62) ''بلاشبہ ہمیں ہمارے اس سفر سے تھکاوٹ پہنچی ہے۔'' نبی کریم ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو کئی دعائیں فرماتے، جن میں ایک یہ بھی ہوتی: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ)) ''اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور تکلیف دہ منظر اور گھر والوں میں بری تبدیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' (صحيح مسلم: 1342)

(88) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُ مَا قِيدَ انْقَادَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند ہے اس کو جس طرف لے چلو چل پڑتا ہے۔''

[206]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُمَا قِيدَ انْقَادَ))

ترجمة الحديث سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر اطاعت لازم ہے اگرچہ حبشی غلام ہی ہو۔ درحقیقت مومن نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند ہے اس کو جس طرف لے چلو چل پڑتا ہے۔''

تحقيق وتخريج **صحيح**: سنن ابن ماجه، ح: 43۔ مسند أحمد: 126/4۔ مسند الشاميين، ح: 2017۔ الصحيحة، ح: 937.

شرح الحديث مطلب یہ ہے کہ مومن ہر حال میں اپنے خالق و مالک کے احکام کا پابند ہوتا ہے۔ جس طرح اونٹ اور وہ اونٹ جسے نکیل ڈالی گئی ہو وہ اپنے مالک کے ہاتھ میں اطاعت شعار ہوتا ہے۔ مالک جدھر لے چلے ادھر ہی چل پڑے خواہ سفر مشکل ہی ہو۔ اسی طرح مومن بھی اپنے مالک کے احکام کا ہر حال میں پابند ہے۔

(89) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔''

[207]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا حُسَيْنٌ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا))

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔''

تحقيق وتخريج حسن: سنن الترمذي، ح: 2501- مسند أحمد: 177/2- سنن الدارمي، ح: 2713- المعجم الأوسط، ح: 1933- مسند الشهاب، ح: 334- مسند عبد بن حميد، ح: 345- الذهد لابن المبارك، ح: 385.

شرح الحديث آپ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی فصل الخطاب، جوامع الکلم اور جواہر الکلم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں معانی کے پوشیدہ سمندروں کی معرفت صرف اہل علم ہی کو حاصل ہو سکتی ہے۔ زبان کے خطرات بہت زیادہ ہیں اور ہر خطرہ ایک سے بڑھ کر ایک ہے، اس کی آفات ان گنت ہیں، خطا، کذب، چغلی، غیبت، ریاء، شہرت، نفاق، فحش گوئی، جدال اور باطل میں انہماک وغیرہ سب آفات لسان میں سے ہیں جن سے بچنے کا واحد ذریعہ خاموشی ہے۔ انسان اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے تو نجات پا جائے گا۔ محاورہ ہے کہ ایک چپ لاکھ بلائیں ٹالتی ہے۔ لہٰذا زبان کو کلمہ خیر کے لیے ہی کھولنا چاہیے ورنہ چپ رہنے ہی میں عافیت ہے۔ حدیث مبارک ہے کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔'' (صحيح البخاري، ح:6018) اور دوسری حدیث ہے: ''اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام نہیں کرنی

چاہیے کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام دل کی سختی کا باعث ہے اور سخت دل آدمی سب سے زیادہ اللہ سے دور ہوگا۔'' (سنن الترمذي، ح: 2411 حسن) امر بالمعروف، نہی عن المنکر، کلمہ خیر اور حق گوئی یہ سب ذکر الٰہی ہی کی اقسام ہیں۔

(90) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

[208]...... حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، فَاحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجِزْ، فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ، وَإِيَّاكَ وَاللَّوَّ، فَإِنَّ اللَّوَّ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''طاقت ور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر ہے، حالانکہ ہر ایک میں بھلائی ہے۔ اس چیز کی حرص کر جو تجھے نفع دے، اور عاجز نہ آ۔ اگر کوئی کام تجھ پر غالب آ جائے تو یوں کہہ: اللہ کی تقدیر یہی تھی اور جو اللہ نے چاہا۔ اور ''لَوْ'' (کاش، اگر وغیرہ) کہنے سے بچ، کیونکہ ''لَوْ'' (کاش، اگر وغیرہ) شیطانی عمل دخل کی راہ کھولتا ہے۔''

تحقيق و تخريج صحيح مسلم، ح: 2664۔ سنن ابن ماجه، ح: 79۔ صحيح ابن حبان، ح: 5721۔ مسند أبي يعلى، ح: 6251۔ مسند أحمد: 366/2۔ مسند الحميدي، ح: 1114۔ السنن الكبرىٰ للنسائي، ح: 10384۔ مسند البزار، ح: 8835.

[209]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے اسے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقيق وتخريج ایضاً.

[**210**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِنَّ اللّٰهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ، فَابْلُ مِنْ نَفْسِكَ الْجَهْدَ، فَإِنْ غُلِبْتَ فَقُلْ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ عاجز آنے (اور ہمت ہار جانے) پر ملامت کرتا ہے، اور اپنی طرف سے بھرپور کوشش کر، پھر بھی اگر تو مغلوب ہوجائے تو یوں کہہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 7475۔ محمد بن مغیرہ ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

شرح الحديث یہ حدیث مسلمان کی زندگی کے لیے ایک عظیم شاہراہ ہے جس پر چل کر وہ ہدایت سے ہمکنار ہوسکتا ہے، اور یہ حدیث ایک مسلمان اور کافر کے حالات میں خط امتیاز بھی کھینچتی ہے کہ مسلمان اسباب بھی اختیار کرتا ہے لیکن منزلِ مقصود کے حصول پر اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس کا اعتماد صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ جبکہ کافر اللہ پر نہیں صرف اپنے اسباب پر اعتماد کرتا ہے۔

اس حدیث میں دُنیا وآخرت کے فوائد سمیٹنے کے لیے جائز اسباب استعمال کرنے کی ترغیب ہے اور مطلوب حاصل کرنے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد ضروری ہے۔ اور قضاء وقدر کے فیصلہ پر رضا مندی کا درس ہے اور تمام معاملات اللہ وحدہٗ لا شریک کے سپرد کرنے کا حکم ہے اور اسباب اختیار کرنے اور استعمال کرنے کے بعد اگر کوئی چیز حاصل نہ ہوسکے تو اس پر افسوس کا اظہار نہ کیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہا جائے، کیونکہ شیطان ہمہ وقت اس فکر میں رہتا ہے کہ مسلمان کو کسی نہ کسی شر میں مبتلا کرے۔

اس حدیث میں سب سے پہلے یہ بیان ہوا ہے کہ قوی مومن کمزور کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے۔ ارشادِ ربانی بھی ہے، شیخ کبیر کی لختِ جگر نے کہا:

﴿ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝ ﴾ [القصص:26]

''جسے آپ اجرت پر رکھیں گے یعنی یہ موسیٰ علیہ السلام بہت بہتر ہیں، کیونکہ یہ بہت قوی اور بہترین ایماندار ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے شریعت کو مضبوطی سے پکڑنے کا کہا ہے: ﴿خُذُوا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ﴾ [البقرہ: 63] ''جو ہم نے تمہیں دیا ہے وہ قوت سے پکڑو۔'' یحییٰ علیہ السلام کو حکم ہے: ﴿یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ﴾ [مریم:12] ''اے یحییٰ کتاب مضبوطی سے پکڑو۔''

کیونکہ قوت سے جو کارنامے سرانجام پاتے ہیں اور کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں وہ ضعف اور کمزوری میں نہیں ہوتیں۔ اب قوت کا معیار مختلف ہوگا۔ ایک سپہ سالار کی قوت دِلی شجاعت میں ہے اور جنگی مہارت میں ہے۔ ایک قاضی کی قوت کتاب وسنت کے دلائل کی روشنی میں فیصلہ کرنے میں ہے اور پھر اسے نافذ کرنے میں ہے، اور مال ودولت یا خزانہ کی ذمہ داری ہو تو اس میں اس کی حفاظت کرنے اور امانت اختیار کرنے میں قوت ہے۔ نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے اور جہاد میں اترنے والے امور میں بھی قوت ہی کام آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے تمام کام اور دین کے بارے میں تکالیف برداشت کرنا، یہ سب کچھ قوت سے ہی ممکن ہے۔ جبکہ کمزوری صرف سینہ میں ایمان محفوظ رکھ سکتی ہے اور دیگر درج بالا سرگرمیاں اس کے بس میں نہیں۔ اسی ایمان کی برکت سے اس کمزور مؤمن میں خیر قرار دی گئی ہے۔

(2)...... دوسری بات بیان ہوئی کہ نفع بخش چیز کے حصول کی فکر کر، یعنی دُنیا کا معاملہ ہو یا دین کا معاملہ ہو، وہ چیز حاصل کر جو مفید ہے۔ اہم ترین مطالب جن میں ابدی سعادت وبرکت ہے وہ اطاعت الٰہی ہے۔ یہ سب سے زیادہ مفید کام ہے، دُنیاوی معاملات میں سے سب سے زیادہ مفید چیز علوم حاصل کرنا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر وسائل اختیار کیے جائیں، وہ علم ہو یا فن ہو، صنعت وحرفت ہو یا ملازمت وہ اختیار کیا جائے جو مفید ہو۔

(3)...... اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ عجز اور بے بسی اختیار نہ کر۔ اس کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ مطلوب تک پہنچانے والے اسباب بروئے کار نہ لائے جائیں، سستی کا مظاہرہ کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے جو اہم امور میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کی جاتی ہے اور اس پر اعتماد ہوتا ہے، وہ نہ کیا جائے، بس اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کیا جائے۔

یہ بھی عجز کی ہی ایک صورت ہے کہ آدمی ربّ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے کہ میری حاجت برآری ہو، میری مہم آسان ہو، لیکن بظاہر اسے دُعا قبول ہوتی نظر نہیں آتی، سستی کرتا ہے اور دُعا کا تسلسل توڑ دیتا ہے۔ یہ ایک نئی آفت ہے کہ آدمی دُعا کرے اور جلدی مچائے اور پھر دُعا چھوڑ دے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح آدمی درخت اُگائے اور اسے سیراب کرے، نگہبانی کرے اور طویل عرصہ سینچتا رہے، جب اسے پھلنے پھولنے اور پکنے کا

وقت ہوتو پانی دینا چھوڑ دے۔ یہی حال اس جلد بازی کی دُعا کا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جب انسان جلدی نہ مچائے تو اس کی دُعا قبول ہوتی ہے، اور اگر جلدی مچائے، یہ کہے میں نے دُعا کی ہے قبول نہیں ہوئی تو پھر دُعا قبول نہیں ہوتی۔

[بخاری (6340)، كتاب الدعوات، باب يستجاب للعبد ما لم يعجل۔ مسلم: 2735)

(4)...... اور جو فرمایا ہے لو (اگر) شیطان کا عمل ہے، اس کا مطلب ہے کہ جب آدمی اپنی تمام قوتیں میدان میں جھونک دے، محنت وکاوش کرے، لیکن مطلب حل نہ ہوا ہو، توقع نہ پوری ہو، تو پھر اسے قضاء وقدر کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیے۔ فطرتی غم تو ہوتا ہے، لیکن یہ نہ کہے: اگر میں اس طرح کرتا تو یہ ہوجاتا یہ نہ ہوتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد میں نقص اور اپنی قوت پر اعتماد کا اظہار ہوتا ہے جو کہ شیطانی عمل ہے، اور اس سے بے صبری کا پہلو بھی نکلتا ہے۔ اور شیطان یہی چاہتا ہے انسان کو غلط راہ پر چلائے۔ اگر خیر کا کام ہو یا کوئی مفید علمی بات ہوتو پھر لو (اگر) کا استعمال جائز ہے، اور قابل تعریف ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے حج کے موقع پر فرمایا تھا، جو مجھے بعد میں پتہ چلا ہے اگر پہلے پتہ ہوتا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور میں احرام کھول دیتا۔ یعنی حج تمتع کرتا، قران نہ کرتا۔ [أحمد: 148/3 وطبرانی اوسط: 1850]

یہاں لفظ لَوْ (اگر) استعمال ہوا ہے۔ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ ...... الخ . اس کا استعمال یہاں جائز ہے۔ [تفہیم الاسلام شرح بلوغ المرام، ص: 944-946 بتيسير يسير]

(91) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا اپنی قے چاٹنے والے کی مانند ہے۔''

[211]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((**لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں بری مثال کا مصداق نہیں بننا چاہیے، اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا اپنی قے چاٹنے والے کی مانند ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 6975۔ صحيح مسلم، ح: 1622۔ سنن الترمذي،

ح: 1298ـ سنن النسائي، ح: 3728ـ مسند أبي يعلى، ح: 2405ـ مسند أحمد: 217/1.

شرح الحديث اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو ہبہ اور تحفہ (گفٹ) دے کر واپس لینا حرام ہے۔ اور یہ اس قدر قبیح ورذیل فعل ہے کہ جیسے کوئی انسان قے کرے اور پھر خود ہی اپنی قے کو چاٹنے لگے۔ ایک حدیث میں کتے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو اپنی ہی قے چاٹنے لگے۔ یہاں کتے کے ساتھ تشبیہ سے اس فعل کے قبیح، قابل نفرت اور حرام ہونے کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کسی کو عطیہ دے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اسے واپس لے البتہ والد جو اپنی اولاد کو عطیہ دے وہ اسے واپس لے سکتا ہے اور جو شخص تحفہ دے کر واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مثل ہے جو کھاتا رہتا ہے حتی کہ جب ضرورت سے زیادہ سیر ہوجاتا ہے تو قے کر دیتا ہے اور پھر اپنی ہی قے چاٹنے لگ جاتا ہے۔'' (سنن الترمذي، ح: 1299، صحيح)

اس سے معلوم ہوا کہ والد کے لیے رجوع جائز ہے یعنی وہ اپنی اولاد کو ہبہ کردہ چیز واپس لے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی ہبہ کردہ چیز واپس لے۔ ایک مرتبہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑا دیا اس شخص نے اسے ضائع کر دیا (اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ خریدنے کا ارادہ کیا اور گمان یہ کیا کہ وہ اسے معمولی قیمت پر بیچ دے گا لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدنا اور اپنا صدقہ واپس نہ لینا اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم ہی میں دے کیونکہ اپنا صدقہ واپس لینے والا اس کتے کی مثل ہے جو اپنی ہی قے کو چاٹنے لگتا ہے۔''

(صحيح البخاري، ح: 2623)

اس حدیث سے پتا چلا کہ اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو قیمتاً خریدنا بھی جائز نہیں ہے۔

(92) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔''

[212]...... أَخْبَرَنَا بَهْلُولُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بَهْلُولٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَبِفِي**

الْعَاهِرِ الْحَجَرُ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر (پیدا) ہوا اور زانی کے منہ میں پتھر ہیں۔''

تحقیق وتخریج صحيح: سنن النسائي، ح: 3516- سنن سعيد بن منصور، ح: 2132- صحيح ابن حبان، ح: 4104- مغیرہ بن مقسم مدلس کا عنعنہ ہے۔ آنے والی حدیث اس کا شاہد ہے۔

[213]...... أَخْبَرَنَا بَهْلُولُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 6818- صحيح مسلم، ح: 1458- سنن الترمذي، ح: 1157- سنن النسائي، ح: 3512- سنن ابن ماجه، ح: 2006.

شرح الحديث اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصول بیان فرما دیا ہے کہ بچہ اسی کا شمار ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ شادی شدہ عورت سے جو بچہ پیدا ہو وہ خاوند ہی کا متصور ہوگا اور اسی طرح لونڈی سے جو بچہ پیدا ہو وہ اس کے مالک ہی کا متصور ہوگا جب تک خاوند یا مالک نفی نہ کرے خواہ اس بچے کے ناجائز ہونے کا امکانی ثبوت بھی موجود ہو، کیونکہ بچے کے جائز ناجائز ہونے کا مسئلہ مخفی ہوتا ہے اور اس کی تہہ تک پہنچنا مشکل امر ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصول بیان فرما دیا ہے کہ بچہ اسی کا شمار ہوگا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہے۔

''زانی کے لیے پتھر ہیں۔'' مطلب یہ ہے کہ زانی اپنے جرم کی سزا بھگتے گا۔ اگر شادی شدہ ہے تو اس کے لیے پتھر ہیں یعنی رجم ہوگا اور اگر کنوارہ ہے تو اس کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ واللہ اعلم

(93) قَوْلُهُ ﷺ: ((ابْغِنِي حَبِيبًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔''

[214]...... حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبَانَ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((يَا سَلَمَةُ! مَا فَعَلَتِ الْحَجَفَةُ وَالدَّرَقَةُ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَأَلَنِي عَامِرٌ فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا وَآثَرْتُهُ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتَ كَمَا قَالَ: ابْغِنِي حَبِيبًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي))

ترجمة الحديث سیّدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ آئے تو آپ نے مجھے فرمایا: ''اے سلمہ! تمہاری چمڑے کی ڈھال نے کیا کیا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے عامر رضی اللہ عنہ نے مانگی تھی تو میں نے وہ ان کو دے دی اور میں نے اپنے اوپر ان کو ترجیح دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری مثال تو اس شخص جیسی ہے جس نے کہا تھا: (اے اللہ!) مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔''

تحقيق وتخريج صحيح مسلم ، ح : 1807- مسند أحمد : 48/4.

شرح الحديث اقوام سابقہ میں سے کسی مرد صالح نے یہ دعا کی تھی کہ: اَللّٰهُمَّ ! أَبْغِنِي حبيبًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي (اے اللہ! مجھے ایسا دوست عطا کر جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو) سفر حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کی ایک ڈھال سیّدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ ڈھال ان کے پاس نہیں تھی تو آپ کے دریافت فرمانے پر انھوں نے عرض کی کہ اللہ کے رسول! میں نے وہ ڈھال اپنے چچا عامر رضی اللہ عنہ کو دے دی ہے، وہ نہتے تھے۔ سیّدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا کہ تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے پہلے دور میں یہ کہا تھا کہ اے اللہ! مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔''

(94) قَوْلُهُ ﷺ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ((الْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا: ''تو نیا کپڑا زیب تن کر اور قابل ستائش زندگی گزار۔''

[215]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْجَمَّالُ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثَوْبًا، فَقَالَ: ((غَسِيلٌ ثَوْبُكَ هَذَا أَمْ جَدِيدٌ؟)) قَالَ: بَلْ جَدِيدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ

حَمِيدًا وَمُتْ شَهِيدًا، وَيُعْطِيكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک لباس زیب تن کیے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟'' انھوں نے کہا: بلکہ نیا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیا کپڑا زیب تن کرو، قابل ستائش زندگی گزارو اور شہید بن کر فوت ہو۔ اللہ عزوجل تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: سنن ابن ماجه، ح: 3558- مسند أحمد: 89/2- مسند أبي ليلى، ح: 5545- صحيح ابن حبان، ح: 6897- مسند عبد بن حميد، ح: 723- المصنف لعبد الرزاق، ح: 20382- زہری مدلس کا عنعنہ ہے۔

(95) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْوُدُّ وَالْعَدَاوَةُ يَتَوَارَثَانِ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''محبت اور عداوت ورثہ میں ملتی ہے۔''

[216]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوُدُّ وَالْعَدَاوَةُ يَتَوَارَثَانِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محبت اور عداوت ورثہ میں ملتی ہے۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: المستدرك للحاكم: 176/4- مسند الشهاب، ح: 218- شعب الإيمان، ح: 7519- الضعيفة، ح: 3161- عبدالرحمٰن بن ابی بکر الملیکی ضعیف ہے۔

(96) قَوْلُهُ ﷺ: ((تُبْصِرُ الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيكَ وَتَدَعُ الْجِذْعَ فِي عَيْنِكَ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''تو اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا دیکھ لیتا ہے جبکہ اپنی آنکھ میں کھجور کے تنے کے برابر لکڑی چھوڑ دیتا ہے۔''

[217]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ، وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يُبْصِرُ أَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ، وَيَنْسَى الْجِذْعَ، أَوِ الْجِذْلَ، فِي عَيْنِهِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا دیکھ لیتا ہے جبکہ اپنی آنکھ میں کھجور کے تنے کے برابر لکڑی یا شہتیر کو بھول جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن: الأدب المفرد، ح: 592۔ شعب الإيمان، ح: 6337۔ مسند الشهاب، ح: 610۔ صحيح ابن حبان، ح: 5761۔ الصحيحة، ح: 33.

شرح الحديث اس حدیث مبارک میں دوسروں کے عیب تلاش کرنے والے شخص کی مذمت فرمائی گئی ہے اور کیا ہی پیارا جملہ ارشاد فرمایا کہ عیب جُو کو دوسروں کی آنکھوں میں معمولی سا تنکا تو نظر آ جاتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا شہتیر نظر نہیں آتا۔ مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی معمولی عیب تو دیکھ لیتا ہے لیکن اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں پڑتی۔

پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے پھر دوسروں کو باتیں کریں، ظاہر ہے جو شخص اپنے حال پر سنجیدگی سے غور کرلے وہ دوسروں کو کبھی بھی باتیں نہیں کرے گا۔

(97) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اب تنور گرم ہوا ہے۔''

[**218**]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ إِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: ((**الْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ**))، ثُمَّ انْتَحَى فِي رِكَابِهِ فَقَالَ: ((**انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب (لڑائی کا) تنور گرم ہوا ہے۔'' پھر اپنی رکاب کھینچ کر فرمایا: ''ربّ کعبہ کی قسم! یہ لوگ شکست خوردہ ہو گئے۔''

تحقیق وتخریج صحيح: المعجم الأوسط، ح: 4558.

[**219**]...... حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا عَلِيُّ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ،

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ: لَمَّا انْكَشَفَ النَّاسُ وَأُعْرِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ - يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ - فَلَمَّا كَثُرُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**الْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ**))، وَرَوَاهُ أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ.

ترجمة الحديث کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب لوگ پسپا ہوگئے اور رسول اللہ ﷺ اکیلے رہ گئے یعنی حنین کے دن۔ پھر جب تعداد زیادہ ہوئی (اور گھمسان کا معرکہ ہونے لگا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب (لڑائی کا) تنور گرم ہوا ہے۔'' اسے ابوالعوام نے معمر سے انھوں نے زہری اور انھوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج صحيح مسلم، ح: 1775- صحيح ابن حبان، ح: 7049- مسند أحمد: 207/1- مسند الحميدي، ح: 459- المصنف لعبد الرزاق، ح: 9741- عن كثير بن العباس عن أبيه- مسند أبي يعلى، ح: 3606 عن أنس.

شرح الحديث سیّدنا کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ حنین کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے اور آپ سے بالکل جدا نہیں ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اس سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے جو آپ کو فروہ بن نفاثہ جزامی نے ہدیہ کی تھی۔ جب مسلمان اور کفار کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب دوڑا رہے تھے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھام کر اس کو تیز بھاگنے سے روک رہا تھا، اور سیدنا ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عباس! اصحاب سمرہ کو آواز دو۔'' عباس رضی اللہ عنہ بلند آواز شخص تھے، وہ کہتے ہیں: میں نے بآواز بلند پکارا: اصحاب سمرہ کہاں ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ آواز سنتے ہی وہ اس طرح پلٹے جیسا کہ گائے اپنے بچوں کی طرف پلٹتی ہے، وہ یا لبیک، یا لبیک کہتے ہوئے دوڑے آئے اور انھوں نے کافروں سے لڑنا شروع کر دیا، اور انھوں نے انصار کو بلایا: اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر بنو حارث بن خزرج کو بلایا گیا اور کہا: اے بنو حارث بن خزرج! اے بنو حارث بن خزرج! پھر رسول اللہ ﷺ نے گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھا درآں حالیکہ آپ خچر پر سوار تھے، آپ ان کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تنور گرم ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا:

ربِّ محمد کی قسم! یہ ہار گئے ہیں۔'' عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا لڑائی اسی تیزی کے ساتھ جاری تھی، میں اسی طرح دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ نے کنکریاں پھنکیں، اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔

وطیس تنور کو کہتے ہیں معنی اب تنور گرم ہوا۔ یہ محاورہ اس وقت استعمال کرتے ہیں جب شدید لڑائی ہو رہی ہو۔ یعنی خوب کھٹا کھٹ تلواریں چل رہی ہوں اور شدت سے جنگ ہو رہی ہو۔ جنگ حنین کے موقع پر جب لڑائی زور وشور پر تھی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ محاورہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی عرب سے نہیں سنا گیا جو نہایت فصیح ہے۔

(98) قَوْلُهُ ﷺ: ((الرِّفْقُ يُمْنٌ، وَالْخُرْقُ شُؤْمٌ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''نرمی برکت ہے اور سختی نحوست ہے۔''

[220]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَمَّالُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ طَهْمَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الرِّفْقُ يُمْنٌ، وَالْخُرْقُ شُؤْمٌ))

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نرمی برکت ہے اور سختی نحوست ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: شعب الإيمان، ح: 7326۔ الضعيفة، ح: 3889۔ عبدالرحمٰن بن ابی ملیکہ ضعیف ہے۔

(99) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا))

(100) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''ہم نے تو اس (گھوڑے) کو سمندر (کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔''

[221]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں کچھ دہشت پھیلی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے کوئی دہشت اور خوف کی بات نہیں دیکھی اور ہم نے تو اس (گھوڑے) کو سمندر (کی طرح تیز رفتار) پایا ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 2627ـ صحيح مسلم، ح: 2307ـ سنن أبي داوٗد، ح: 4988ـ سنن الترمذي، ح: 1685ـ سنن ابن ماجه، ح: 2772.

[**222**]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَزِعَ النَّاسُ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُ، فَرَكِبَ النَّاسُ يَرْكُضُونَ خَلْفَهُ، فَقَالَ: ((**لَنْ تُرَاعُوا، إِنَّهُ لَبَحْرٌ**)). فَوَاللّٰهِ مَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ لوگ خوف زدہ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے، پھر آپ ﷺ (اسے) دوڑاتے ہوئے نکلے، پھر آپ کے پیچھے لوگوں نے بھی گھوڑے دوڑائے تو آپ ﷺ نے (واپسی پر) فرمایا: ''گھبراؤ مت۔ بے شک یہ (گھوڑا) تو سمندر (کی طرح تیز رفتار) ہے۔'' اللہ کی قسم! اس دن کے بعد کبھی وہ (گھوڑا مقابلہ میں) پیچھے نہیں رہا۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 2969.

شرح الحديث ''ہم نے تو اس (گھوڑے) کو سمندر پایا ہے۔'' یہ الفاظ آپ ﷺ نے سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی تعریف میں ارشاد فرمائے۔ اس گھوڑے کا نام ''المندوب'' تھا۔ چلنے میں بڑا سست رفتار تھا لیکن جب رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہوئے تو آپ کی برکت سے وہی گھوڑا بڑا چاق و چوبند اور اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ کسی گھوڑے کو اپنے سے آگے نہیں نکلنے دیتا تھا۔ آپ نے اس کی تعریف کی کہ یہ گھوڑا تو تیز رفتاری میں سمندر جیسی روانی رکھتا ہے۔

اس حدیث سے اور بھی کئی مسائل کا پتا چلتا ہے، مثلاً:

- ......کسی جانور کو عاریتاً مانگنا اور اس پر سواری کرنا۔
- ......جانور کی تعریف کرنا۔
- ......نبی ﷺ کی شجاعت اور بہادری۔

⊙......خوف وہراس کے وقت جلد از جلد مقام خوف کی طرف جانا۔

⊙......خوف وہراس کے خاتمہ کی لوگوں کو خوشخبری دینا۔ وغیرہ

(100) قَوْلُهُ ﷺ: ((الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''موسم سرما میں روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔''

[223]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيبٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''موسم سرما میں روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** سنن الترمذي، ح: 797۔ مسند أحمد: 335/4۔ مسند الشهاب، ح: 231۔ المصنف لابن أبي شيبة، ح: 9834۔ سفیان اور ابواسحاق مدلس ہیں اور عنعنہ ہے۔ السنن الكبرى للبيهقي کی روایت (709/4 عن أبي هريرة ، موقوفا عليه وسنده صحيح) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(101) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّمَا لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''تیرے لیے تیرے مال میں سے وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا۔''

[224]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُجَاشِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ: ((مَالُكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مَالُ مَوْلَاكَ؟)) قَالَ: مَالِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: ((فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ، أَوْ أَعْطَيْتَ فَأَمْضَيْتَ، مَالُكَ لَكَ وَلِلْوَارِثِ وَلِلثَّرَى، فَلَا تَكُنْ شَرَّ الثَّلَاثَةِ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ جہنیہ کے ایک آدمی سے فرمایا: ''تجھے تیرا اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا تیرے غلام کا مال؟۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا

مال۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے تیرے مال میں سے صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا اللہ کی راہ میں دے کر آگے بھیج دیا۔ تیرا مال تیرے لیے ہے، (تیرے) وارث کے لیے ہے، اور مٹی کے لیے ہے۔ تو ان تینوں میں سے برا نہ ہونا۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: شعب الإيمان، ح: 3066۔ مثنی بن صباح ضعیف مختلط ہے اور دوسری سند میں یحییٰ بن جعفر کی توثیق نامعلوم ہے۔

[225]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ الْأَشْدَقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا لِلرَّجُلِ مِنْ مَالِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ؟ قَالَ: ((**مَا أَكَلَ فَأَفْنَى، أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى، أَوْ أَعْطَى فَأَمْضَى**))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ بندے کے لیے اس کی موت کے بعد اس کے مال میں سے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اس نے کھا لیا وہ ختم کر دیا، یا پہن لیا تو وہ بوسیدہ کر دیا، یا اللہ کی راہ میں دے دیا تو آگے بھیج دیا۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: یعلی بن الاشدق سخت ضعیف ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث (5959 عن أبي هريرة) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(102) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ فَقَرٌ حَاضِرٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''طمع اور لالچ سے بچ، کیونکہ یہ (ہر وقت) موجود رہنے والی محتاجی ہے۔''

[226]...... حَدَّثَنَا الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوْصِنِي وَأَوْجِزْ، فَقَالَ: ((**عَلَيْكَ بِالْيَأْسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَإِيَّاكَ وَالطَّمَعَ، فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ، وَصَلِّ صَلَاتَكَ وَأَنْتَ مُوَدِّعٌ، وَإِيَّاكَ وَمَا تَعْتَذِرُ مِنْهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے اور مختصر سی وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ لوگوں

کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جا، اور طمع ولالچ سے بچ کیونکہ یہ (ہر وقت) موجود رہنے والی محتاجی ہے، اور نماز اس طرح پڑھ جیسے یہ تیری آخری نماز ہے، اور ایسے قول وفعل سے بچ جس پر معذرت کرنی پڑے۔''

تحقیق وتخریج: **إسناده ضعيف:** سنن ابن ماجه، ح: 4171۔ مسند أحمد: 412/5۔ المعجم لابن الأعرابي، ح: 1279۔ عثمان بن خثیم جو کہ عثمان بن جبیر ہے مجہول راوی ہے۔ دیکھئے الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: 485,484/38۔ اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔

(103) قَوْلُهُ ﷺ: ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے۔''

[**227**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا الْمُقْرِئُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))**

ترجمة الحديث: سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہترین فائدہ اٹھانے کی چیز نیک عورت ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحيح مسلم، ح: 1467۔ سنن النسائي، ح: 3234۔ سنن ابن ماجه، ح: 1855۔ مسند أحمد: 168/2۔ مسند الشهاب، ح: 1264۔ صحيح ابن حبان، ح: 4031.

شرح الحديث: اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے کیونکہ وہ نہ صرف دنیا کے معاملات میں اپنے شوہر کے لیے ایک اچھی مشیر ثابت ہوتی ہے بلکہ آخرت کے معاملات میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ تعاون کرتی ہے، اس لیے اگر انسان کو دنیا وآخرت کی کامیابی مطلوب ہے تو وہ عورت کا انتخاب کرتے وقت پابندِ شریعت کو ترجیح دے، محض حسن وجمال یا حسب ونسب یا مال ودولت پر نظر نہ رکھے بلکہ دین کو مقدم رکھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''عورت کے ساتھ نکاح چار خصلتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے، اس کے جمال کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، تو دین دار عورت کے ساتھ کامیابی حاصل کر۔''

(صحيح البخاري، ح: 5090)

(104) قَوْلُهُ ﷺ: ((أَفْرِخْ رُوعَكَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اپنے دل میں اطمینان رکھ۔''

[228]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، وَابْنُ صَاعِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَجْمَعُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ: طَوَيْتُ الْجَبَلَيْنِ، وَلَقِيتُ شِدَّةً، فَقَالَ لِي: **((أَفْرِخْ رُوعَكَ، فَمَنْ أَدْرَكَ إِفَاضَتَنَا هَذِهِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ))**

ترجمة الحديث سیّدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت مزدلفہ میں تھے قبل اس کے کہ آپ نماز پڑھتے۔ میں نے عرض کی: میں نے دونوں پہاڑوں کو طے کیا اور مجھے شدت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اپنے دل میں اطمینان رکھ، جس شخص نے ہمارے اس افاضہ (عرفات ومزدلفہ سے واپسی) کو پالیا تو بلاشبہ اس نے حج پالیا۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 381، جز: 17۔ المخلصيات لأبي طاهر، ح: 1221۔ مجمع الزوائد، ح: 5557 داؤدالاودی ضعیف ہے۔

(105) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّ الْمُنْبَتَّ لَا أَرْضًا قَطَعَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''بے شک سواری کو بلا قصد تھکانے والا منزل مقصود کو نہیں پا سکتا۔''

[229]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْجَارُودِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَتِينٌ، فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرِفْقٍ، وَلَا تُبْغِضْ إِلَى نَفْسِكَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَإِنَّ الْمُنْبَتَّ لَا أَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا أَبْقَى))**

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ دین نہایت مضبوط ہے، اس میں نرمی سے گھسا رہ، اور اپنے نفس کو اللہ کی عبادت سے متنفر نہ کر، کیونکہ سواری کو بلا قصد تھکانے والا نہ تو منزل مقصود کو پاتا ہے اور نہ سواری کے پلے کچھ باقی رہنے دیتا ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** المعجم لابن الأعرابي، ح: 1883۔ مسند الشهاب، ح: 1147۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ح: 4743۔ معرفة علوم الحديث، ح: 221۔ الضعيفة، ح: 2480 ابو عقیل یحییٰ بن المتوکل ضعیف ہے۔

(106) قَوْلُهُ ﷺ: ((فِي الْمَعَارِيضِ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔''

[230]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّرَّاجُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ التَّرْجُمَانِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا:** مسند الشهاب، ح: 1011۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي، ح: 20843۔ الضعيفة، ح: 1094 داود بن زبرقان متروک ہے، اس میں اور بھی علّتیں ہیں۔ الادب المفرد للبخاری کی روایت (857) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(107) قَوْلُهُ ﷺ: ((بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جس گھر میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔''

[231]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيِّبِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ))**

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔''

تحقیق وتخریج صحيح مسلم، ح: 2046۔ سنن أبي داوٗد، ح: 3831۔ سنن الترمذي، ح: 1815۔ سنن ابن ماجه، ح: 3327۔ سنن الدارمي، ح: 2060۔ صحيح ابن حبان، ح: 5206۔

مسند أحمد: 179/6 .

شرح الحديث اس حدیث مبارک میں کھجور کی فضیلت کا ذکر ہے کہ جس گھر میں کھجور نہیں سمجھو کہ وہ بھوکا ہے۔ کھجور غذائیت کے لحاظ سے اتنی بھرپور اور مفید ہے کہ انسان اس کو نظر انداز کر کے ان غذائی اجزاء کو پورا نہیں کرسکتا جن کی انسانی جسم کو ضرورت ہے۔ گھر میں کھجور ضرور ہونی چاہیے بالخصوص وہ علاقے جن میں کھجور بکثرت ہوتی ہے، وہاں کے لوگوں کو ترغیب دلائی گئی ہے کہ وہ اس سے خوب استفادہ کریں اور دیگر لوگوں کو بھی چاہیے کہ اس بابرکت پھل سے فائدہ اٹھائیں۔

امام نووی نے اس حدیث پر باب باندھا ہے: "باب في إدخال التمر ونحوه من الأقوات للعيال" ''باب کھجور اور دوسری غذائی اشیاء کو اپنے اہل وعیال کے لیے ذخیرہ کرنا۔'' یعنی گھر میں کھجور اور دیگر غذائی اشیاء جمع کر کے رکھنا جائز ہے، یہ توکل کے منافی نہیں۔

(108) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْجَارُ قَبْلَ الدَّارِ وَالرَّفِيقُ قَبْلَ الطَّرِيقِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''گھر (خریدنے) سے پہلے (اچھا) پڑوسی اور سفر سے پہلے (اچھا) ساتھی۔''

[232]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَعْرُوفِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْتَمِسِ الرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ، وَالْجَارَ قَبْلَ شِرَى الدَّارِ))

ترجمة الحديث سیّدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفر کرنے سے پہلے (اچھا) ساتھی اور گھر خریدنے سے پہلے (اچھا) پڑوسی تلاش کرو۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا**: المعجم الكبير، ح: 4379۔ مسند الشهاب، ح: 709۔ الضعيفة، ح: 2674 ابان بن محبر متروک ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

(109) قَوْلُهُ ﷺ: ((تَظْهَرُ فِيكُمُ السَّكْرَتَانِ: سَكْرَةُ الْجَهْلِ وَسَكْرَةُ حُبِّ الْعَيْشِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''تم میں دو نشے ظاہر ہو جائیں گے: جہالت کا نشہ اور زندگی کی محبت کا نشہ۔''

[233]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ، عَنْ أَسْلَمَ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ، يَذْكُرُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَنْتُمُ الْيَوْمَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ، تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتُجَاهِدُونَ فِي اللّٰهِ، ثُمَّ تَظْهَرُ فِيكُمُ السَّكْرَتَانِ: سَكْرَةُ الْجَهْلِ، وَسَكْرَةُ حُبِّ الْعَيْشِ، وَسَتُحَوَّلُونَ عَنْ ذَلِكَ، فَلَا تَأْمُرُونَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ، وَلَا تُجَاهِدُونَ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، الْقَائِمُونَ يَوْمَئِذٍ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ لَهُ أَجْرُ خَمْسِينَ صِدِّيقًا))**. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: **((بَلْ مِنْكُمْ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج تم اپنے ربّ کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو، اللہ (کی راہ) میں جہاد کرتے ہو۔ پھر تم میں دو نشے ظاہر ہو جائیں گے: جہالت کا نشہ اور زندگی کی محبت کا نشہ۔ اور عنقریب تم اپنے اس طریقہ کار سے پھر جاؤ گے۔ تو پھر تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے منع نہیں کرو گے اور اللہ عزوجل (کی راہ) میں جہاد نہیں کرو گے۔ اس دن کتاب وسنت پر قائم رہنے والوں کے لیے پچاس صدیقین کا اجر ہوگا۔'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے (پچاس صدیقین کا) یا ان میں سے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم میں سے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: حلية الأولياء: 286/6- ذم الدنيا لابن أبی الدنيا، ح: 462- الضعيفة، ح: 3959- اسلم بن عبدالملک مجہول ہے، اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

(110) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''بے شک اللہ تعالیٰ ہر فخریلے، اکھڑ مزاج شخص سے نفرت کرتا ہے۔''

[**234**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَيْدٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، جِيفَةُ اللَّيْلِ، حِمَارُ النَّهَارِ، عَالِمٌ بِالدُّنْيَا، جَاهِلٌ بِالْآخِرَةِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل ہر

فخر یلے، اکھڑ مزاج، بازاروں میں شور مچانے والے سے نفرت کرتا ہے، جورات کے وقت لاشہ بے جان اور دن کے وقت نرا گدھا، دنیا کے سلسلے میں بڑا عالم اور آخرت کے حوالے سے سراسر جاہل ہوتا ہے۔''

تحقيق وتخريج: إسناده ضعيف: الترغيب للأصبهاني، ح: 1953۔ عبداللہ بن سعید المقبری متروک ہے، اس کا ایک منقطع شاہد بھی ہے۔ الضعيفة، ح: 2304.

(111) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھو۔''

[235]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا شَيْبَانُ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، ثَنَا عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ السُّلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَرِيٍّ السُّلَمِيَّ، يَقُولُ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَجِئْتُ أَنْ تُعَلِّمَنِي شَيْئًا لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، فَقَالَ: **((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ تُفْرِغُ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي، وَلَوْ تُكَلِّمُ أَخَاكَ وَوَجْهُكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ، وَالْخُيَلَاءُ لَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ، وَإِذَا سَبَّكَ رَجُلٌ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَسُبَّهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ، فَإِنَّهُ يَكُونُ أَجْرُ ذَاكَ لَكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ))**

ترجمة الحديث: سیدنا ابوجری سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم دیہاتی لوگ ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرما دیں شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہمیں فائدہ دے دے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ''نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھو، چاہے پانی مانگنے والے کے برتن میں اپنے ڈول میں سے پانی ہی ڈال دو، اور چاہے خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے بات کرو۔ اور ازار (تہبند) کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر میں سے ہے، اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔ اور جب تجھے کوئی آدمی ایسی بات کی گالی دے جسے وہ تیرے بارے میں جانتا ہو تو (جواباً) تم اسے ایسی بات کی گالی نہ دو جو تم اس کے بارے میں جانتے ہو۔ کیونکہ اس کا اجر تیرے لیے ہوگا اور اس کا وبال اس پر ہوگا۔''

تحقيق وتخريج: حسن: سنن أبي داود، ح: 4048۔ صحيح ابن حبان، ح: 522۔ المعجم الكبير، ح: 6383۔ مسند أحمد: 5/63-64۔ الأدب المفرد، ح: 1182۔ مسند ابن الجعد، ح: 3100۔ الصحيحة، ح: 1352.

[236]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمة الحديث سیّدنا سلیم بن جابر ہجیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا...... پھر انھوں نے اسی (سابقہ روایت کی) طرح حدیث بیان کی۔

تحقیق و تخریج ایضاً.

شرح الحدیث اس حدیث مبارک میں تین بڑی اہم باتوں کی تعلیم فرمائی گئی ہے:

(1)...... نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھو۔ معروف دراصل اس کام کو کہا جاتا ہے جو شرعی لحاظ سے پسندیدہ ہو۔ ایسا کام دیکھنے میں خواہ کتنا ہی چھوٹا اور معمولی کیوں نہ ہو، اسے حقیر سمجھ کر چھوڑنا نہیں چاہیے۔ ہم نے بعض اللہ والوں سے سنا ہے کہ کسی بھی نیکی کو معمولی سمجھ کر ہرگز نہ چھوڑ، ممکن ہے کہ وہ معمولی سی نیکی ہی تمہاری نجات کا ذریعہ بن جائے اور کسی بھی گناہ کو معمولی سمجھ کر مت کرو، کیا بعید کہ وہ معمولی سا گناہ ہی تمہاری پکڑ کا باعث بن جائے۔

(2)...... ازار (تہبند، چادر، شلوار، وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو۔ یہ حکم مردوں کے لیے ہے کہ وہ اپنا کپڑا (تہبند، شلوار وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے نہ جانے دیں، کیونکہ یہ تکبر ہے اور کبیرہ گناہ ہے۔ اس سلسلے میں احادیث کے اندر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آج کل کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنا ایک رواج اور فیشن بن چکا ہے جس میں بڑے بڑے عالم بھی مبتلا دیکھے گئے ہیں، اگر کچھ کہہ دو تو جواب ملتا ہے کہ ہم نے تکبر سے نہیں لٹکایا، حالانکہ یہ کہنا ہی تکبر ہے کہ میں نے تکبر سے نہیں لٹکایا۔ اس حدیث میں کتنی بڑی وضاحت ہے کہ ازار ٹخنوں سے نیچے جانا تکبر میں سے ہے، یعنی یہ بھی تکبر ہی کی ایک قسم ہے کہ کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو۔

(3)...... گالی کا جواب گالی سے دینے کی ممانعت: حدیث کے آخری ٹکڑے میں انتہائی حسنِ اخلاق کی تعلیم ہے کہ اگر کوئی تجھے ایسی بات کی گالی دے جسے وہ تیرے بارے میں جانتا ہو تو جواباً تو اسے گالی نہ دے۔ گالی دینا کبیرہ گناہ ہے، مگر جواباً اتنی ہی گالی دینا جتنی تمہیں دی گئی ہے، اس کی اگرچہ اجازت ہے مگر افضل و اولیٰ یہی ہے کہ جواباً بھی کسی کو گالی نہ دی جائے۔

(112) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اگر چہ لوگ تجھے فتوٰی دیں۔''

[237]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا هُدْبَةُ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الزُّبَيْرِ أَبِي عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِكْرَزٍ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ: فَجَمَعَ أَنَامِلَهُ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي صَدْرِي وَيَقُولُ: ((اسْتَفْتِ نَفْسَكَ. الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، الْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ ثَلَاثًا))

ترجمة الحديث سیّدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مجھ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اکٹھی کیں اور میرے سینے میں چھونے لگے اور فرمانے لگے: ''اپنے دل سے پوچھ لیا کر، نیکی وہ ہے جس پر نفس مطمئن ہو، نیکی وہ ہے جس پر دل کو سکون ملے، اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور دل میں بے چینی پیدا کرے، اگر چہ لوگ تجھے (جواز کا) فتوٰی دیں اور تجھے فتوٰی دیں۔'' تین بار فرمایا۔

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: سنن الدارمي، ح: 2533۔ مسند أبي يعلٰى، ح: 1586۔ مسند أحمد: 4/228۔ ایوب بن عبداللہ بن مکرز، مستور، زبیر ابوعبدالسلام نے یہ حدیث ایوب سے نہیں سنی وہ مجہول الحال بھی ہے، جبکہ ایوب کا سیدنا وابصہ سے سماع بھی محل نظر ہے۔ اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔ آنے والی حدیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[238]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، عَنِ الْبِرِّ فَقَالَ: ((حُسْنُ الْخُلُقِ))، فَقَالَ: مَا الْإِثْمُ؟ قَالَ: ((مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَعْلَمَهُ النَّاسُ))

ترجمة الحديث سیّدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن خلق۔'' پھر انھوں نے کہا: گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔''

تحقیق و تخریج صحیح مسلم، ح: 2553- سنن الترمذي، ح: 2389- سنن الدارمي، ح: 2789- مسند أحمد: 182/4 .

شرح الحدیث ''نیکی حسن خلق کا نام ہے۔'' اس میں حسن خلق کی فضیلت کا بیان ہے۔ حسن خلق کو اخلاق فاضلہ اچھے اور عمدہ اخلاق بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مسلمان کے ان اعلیٰ اوصاف اور رویوں کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے مفید اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں۔ حسن خلق کو نبی کریم ﷺ نے نیکی قرار دیا ہے اور یہ کتنی عظیم نیکی ہے؟ اس کا اندازہ درج ذیل احادیث سے لگایا جا سکتا ہے۔

1: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے اچھا ہو۔'' (صحيح البخاري، ح: 3559)

2: ''مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہو۔''

(صحيح البخاري، ح: 3759)

3: ''قیامت کے دن مومن کے میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزنی چیز کوئی نہیں رکھی جائے گی۔''

(سنن الترمذي، ح: 202 وسنده حسن)

4: ''سب سے کامل ایمان والے وہ ہیں جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔''

(سنن أبي داود، ح: 4682 وسنده حسن)

⦿ ''(گناہ وہ ہے جو) تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔'' گناہ کے دل میں کھٹکنے سے مراد یہ ہے کہ اس کام کے متعلق انسان تردد میں ہو کہ میں کام کروں یا نہ کروں۔ اگر کر لیا اور لوگوں کو پتا چل گیا تو وہ کیا کہیں گے؟ اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ کام کیسا ہے؟ یعنی انسان کے دل میں کھٹکا، شک اور شبہ رہے۔ نیز لوگوں کا اس پر مطلع ہو جانا بھی ناپسند ہو۔ سو جس کام کے متعلق یہ صورت حال ہو تو وہ گناہ ہے، اس کو ترک کر دینا چاہیے۔ (شرح بلوغ المرام از احمد حسن دہلوی، ص: 535)

(113) ((لَا وَجَعَ إِلَّا وَجَعُ الْعَيْنِ، وَلَا هَمَّ إِلَّا هَمُّ الدَّيْنِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''آنکھ کے درد کے سوا کوئی درد نہیں اور قرض کے غم کے سوا کوئی غم نہیں۔''

[239]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْعُصْفُرِيُّ، ثَنَا قَرِينُ بْنُ سَهْلٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا أَبِي،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا هَمَّ إِلَّا هَمُّ الدَّيْنِ، وَلَا وَجَعَ إِلَّا وَجَعُ الْعَيْنِ))

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرض کے غم کے سوا کوئی غم نہیں، اور آنکھ کے درد کے سوا کوئی درد نہیں۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الأوسط، ح: 6064- مسند الشهاب، ح: 854- شعب الإيمان، ح: 8759- الضعيفة، ح: 746- قرین بن سہل اور اس کا والد ضعیف ہیں۔

(114) ((أَعِلَّةً وَبُخْلًا))

''علت اور بخل''

[240]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ السَّامِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَوَجَدَ الْقُرَّ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَرْخِي عَلَيَّ مِرْطَكِ)) . قَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ، قَالَ: ((أَعِلَّةً وَبُخْلًا؟ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي ثَوْبِكِ))

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کو سردی لگنے لگی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اپنی چادر مجھ پر بھی ڈال دو۔'' انھوں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا علت اور بخل (اکٹھا کر رہی ہو)؟ تمہارا حیض تمہارے کپڑے میں تو نہیں ہے۔'' (یعنی علت و بیماری اپنی جگہ لیکن انسان جو کام کرسکتا ہو وہ نہ کرے تو یہ ایک طرح کی کنجوسی ہے جو مناسب نہیں)

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: مسند أبي يعلي، ح: 4485- الضعيفة، ح: 5817- ابوحمزہ میمون ضعیف ہے، اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

(115) قَوْلُهُ ﷺ: ((أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''لوگوں کو ان کے مقام ومرتبے پر اتارو۔''

[241]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا أَبُو هِشَامٍ، ثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ

نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ.

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لوگوں کو ان کے مقام ومرتبے پر اتاریں (یعنی ان کی حیثیت کے مطابق ان سے برتاؤ کریں)۔"

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: سنن أبي داود، ح: 4842۔ سفیان اور حبیب مدلس ہیں اور عنعنہ ہے۔

(116) قَوْلُهُ ﷺ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: "ولیمہ کر، خواہ ایک بکری ہی ہو۔"

[**242**]...... حَدَّثَنَا ابْنُ رَاشِدٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. فَقَالَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ولیمہ کر، خواہ ایک بکری ہی ہو۔"

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 2049۔ صحيح مسلم، ح: 1427۔ سنن أبي داود، ح: 2109۔ سنن الترمذي، ح: 1094۔ سنن النسائي، ح: 3390۔ سنن ابن ماجه، ح: 1907.

شرح الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سیّدنا سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ مالدار تھے۔ انھوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تجھے اپنا مال آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں، اس کے علاوہ آپ کی شادی کا بھی بندوست کرتا ہوں۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل وعیال اور مال واسباب میں برکت فرمائے، مجھے بازار کا راستہ بتاؤ، چنانچہ وہ منڈی سے واپس نہ آئے حتی کہ پنیر اور گھی بطور نفع حاصل کر لیا، اور وہ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ ہم چند دن ٹھہرے یا جس قدر اللہ کو منظور تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر رنگ دار خوشبو لگی ہوئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تمہارا کیا حال ہے؟" انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کا مہر کیا رکھا ہے۔'' عرض کیا: گٹھلی کے برابر سونا، یا کہا کہ گٹھلی کا وزن سونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو، اگر چہ ایک بکری ہی ہو۔''

اس حدیث سے ولیمہ کی تاکید کا بخوبی اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ کتنا ضروری ہے۔ جمہور اہل علم نے اسے واجب قرار دیا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔ آپ نے جتنے بھی نکاح کیے سب میں ولیمہ ضرور کیا۔ ہمارے سامنے کوئی ایسی مثال نہیں کہ نکاح کیا گیا ہو مگر ولیمہ نہ ہوا ہو۔ ولیمہ کا صحیح وقت خلوت صحیحہ کے بعد ہے اس سے پہلے نہیں۔

حدیث میں جو بکری کے ساتھ ولیمہ کا ذکر ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ بکری سے کم چیز کا ولیمہ درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ شوہر کی حیثیت پر موقوف ہے۔ بعض اہل علم نے تو اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے کہ ولیمہ میں کمی بیشی کی کوئی قید نہیں بلکہ حسب استطاعت ولیمے کا کھانا پکایا جا سکتا ہے۔ (دیکھئے نیل الاوطار: 260/4)

ولیمے کی دعوت میں اعزہ واقارب، ہمسائے، فقراء ومساکین اور اہل خیر کو دعوت دینی چاہیے تاکہ آپس میں الفت پیدا ہو، ولیمہ میں فضول خرچی، نمود ونمائش اور غیر شرعی امور سے بچنا ضروری ہے۔

(117) قَوْلُهُ ﷺ: ((أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

[243]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَسْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: **((يَا يَزِيدُ بْنَ أَسَدٍ! أَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ))**

ترجمة الحديث خالد بن عبداللہ قسری اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے یزید بن اسد! لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

تحقيق وتخريج حسن۔ مسند أحمد: 70/4۔ مسند عبد بن حميد، ح: 434۔ شعب الإيمان، ح: 10617۔ المستدرك للحاكم: 168/4 وصححه، وافقه الذهبي۔ المعجم الكبير، ح: 625، جزء: 22۔ مجمع الزوائد، ح: 13667 وقال الهيثمي: رواه عبد الله والطبراني فى الكبير والأوسط بنحوه، ورجاله ثقات، الصحيحة، ح: 72۔ اس کے شواہد بھی ہیں۔

شرح الحديث ''لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' ایک بندہ مومن کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر اس خوبی اور صفت کو پیدا کرے کہ جس طرح اپنا بھلا چاہتا ہے ویسے ہی دوسروں کا بھلا چاہے، جیسا برتاؤ اپنے ساتھ چاہتا ہے ویسا ہی دوسروں کے ساتھ بھی چاہے، اور جو بات اپنے لیے پسند نہیں کرتا وہ دوسروں کے لیے بھی نہ کرے۔ ایک حدیث میں ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔'' [صحيح البخاري، ح: **13**]

معلوم ہوا کہ کامل مومن بننے کے لیے ضروری ہے کہ خیر و بھلائی میں سے جو اپنے لیے پسند کریں وہی دوسروں کے لیے کریں۔

(118) ((صَافِحُوا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ))

''مصافحہ کیا کرو کینہ جاتا رہے گا اور آپس میں تحفے دیا کرو دشمنی جاتی رہے گی۔''

[**244**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَائِذِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((يَا مَعْشَرَ مَنْ حَضَرَ! تَهَادَوْا، فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ - قَلَّتْ أَوْ كَثُرَتْ - تُذْهِبُ السَّخِيمَةَ، وَتُورِثُ الْمَوَدَّةَ))**

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے حاضرین کی جماعت! ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ تحفہ۔ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ کینے کو دور کرتا ہے، اور محبت پیدا کرتا ہے۔''

تحقيق و تخريج **إسناده ضعيف:** مسند البزار، ح: 7529- المعجم الأوسط، ح: 1525- 1526- شعب الإيمان، ح: 8569- مجمع الزوائد، ح: 6715- عائذ بن شریح ضعیف ہے۔

[**245**]...... حَدَّثَنَا قَاسِمُ الْمُطَرِّزُ، ثَنَا سُوَيْدٌ، ثَنَا ضِمَامٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((تَهَادَوْا تَحَابُّوا، نِعْمَ مِفْتَاحُ الْحَاجَةِ الْهَدِيَّةُ))**

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو آپس میں محبت پیدا ہوگی، تحفہ حاجت روائی کے لیے بہترین چابی ہے۔''

تحقيق و تخريج **إسناده ضعيف:** سوید بن سعید الحدثانی ضعیف ہے۔ مسند الشہاب کی حدیث (660) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

[246]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا الْمِهْرَقَانِيُّ، ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((تَهَادَوْا، فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بُخْلُ الصَّدْرِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ اس سے سینے کا بخل دور ہو جاتا ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** سنن الترمذي، ح: 2130- مسند أحمد: 405/2- مسند الطيالسي، ح: 2453- مسند الشهاب، ح: 656 ابومعشر ضعیف ہے۔

(119) ((أَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ))

''لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔''

[247]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا مَسْرُوقٌ، ثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ، وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز آنے والا وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز آ جائے، اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل کرے۔''

تحقيق وتخريج **صحيح موقوف:** شعب الإيمان، ح: 8392- المعجم الأوسط، ح: 5591 حفص بن غیاث مدلس کا عنعنہ ہے۔ المخلصيات لأبي طاهر، ح: 1430 مروان بن معاویہ الفزاری مدلس کا عنعنہ ہے۔ البتہ یہ روایت سیّدنا ابوہریرہ سے موقوفاً ثابت ہے۔ دیکھیے: موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان، ح: 1939- مسند أبي يعلى، ح: 6649 وسنده صحيح .

(120) ((اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا))

''عمامہ باندھو تمہارے حلم میں اضافہ ہوگا۔''

[248]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الزَّرْدِ، ثَنَا

غِيَاثُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عمامہ باندھو تمہارے حلم میں اضافہ ہوگا۔‘‘

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا**: المعجم الكبير، ح: 517۔ مسند الشهاب، ح: 673۔ الضعيفة، ح: 2819۔ عبید اللہ بن ابی حمید متروک ہے۔ المعجم الكبير، ح: 12946۔ مجمع الزوائد، ح: 8496 عمران بن تمام ضعیف ہے۔

(121) قَوْلُهُ ﷺ: ((اَلْعِدَةُ عَطِيَّةٌ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ’’وعدہ ایک عطیہ (تحفہ) ہے۔‘‘

[249]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو السَّكُونِيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِذَا وَعَدَ أَحَدُكُمْ حَبِيبَهُ فَلْيُنْجِزْ لَهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَلْعِدَةُ عَطِيَّةٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے دوست سے وعدہ کرے تو اسے ضرور پورا کرے، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وعدہ ایک عطیہ (تحفہ) ہے۔‘‘

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مسند الشهاب، ح: 6۔ حلية الأولياء: 499/6۔ الضعيفة، ح: 1554۔ اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔ امام ابوحاتم الرازی نے فرمایا کہ یہ حدیث باطل ہے، دیکھئے: العلل، ح: 2814.

(122) ((لَا تُؤْذُوا الطَّيْرَ فِي أَوْكَارِهَا، فَإِنَّ اللَّيْلَ أَمَانٌ لَهَا))

’’پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں تکلیف نہ دو، کیونکہ رات ان کے لیے امان ہے۔‘‘

[250]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الْوَقَّاصِيُّ، ثَنَا مَكْحُولٌ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُؤْذُوا الطَّيْرَ فِي أَوْكَارِهَا، فَإِنَّ اللَّيْلَ أَمَانٌ لَهَا))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’پرندوں کو ان کے

گھونسلوں میں تکلیف نہ دو، کیونکہ رات ان کے لیے امان ہے۔"

تحقیق و تخریج: إسناده ضعيف جدًا: عثمان بن عمر الوقاصی نامعلوم ہے، اگر یہ عثمان بن عبدالرحمٰن الوقاصی ہے تو وہ متروک متہم ہے۔

(123)((مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ))

"جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔"

[251]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا الْحَوْطِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ عَمْرٍو الْأَحْمُوسِيُّ، ثَنَا أَبُو سَبَأٍ عُتْبَةُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، قَالَ: **((مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ، وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُهُ قَلَّ وَرَعُهُ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ، وَمَنْ مَاتَ قَلْبُهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))**

ترجمة الحديث: جناب عبداللہ بن ابی زکریا کہتے ہیں: جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی، جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کا تقویٰ کم ہوگا، جس کا تقویٰ کم ہوگا اس کا دل مردہ ہوگا، اور جس کا دل مردہ ہوگیا اللہ تعالیٰ نے جنت اس پر حرام کر دی ہے۔"

تحقیق و تخریج: إسناده ضعيف: حلية الأولياء: 179/4- ابوسبا عتبہ بن تمیم کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ اس مفہوم کی مرفوع روایات ضعیف ہیں، دیکھئے: مسند الشهاب، ح: 372- الضعيفة، ح: 4643.

(124)جَامِعُ الْأَمْثَالِ مِنْ قَوْلِهِ ﷺ

آپ ﷺ کے فرمان سے جامع مثالیں

[252]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ، أَعْطَى ابْنُ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَبْدَ الْمَلِكِ كِتَابًا ذَكَرَ أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((إِنَّ أَشْرَفَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَأَوْثَقُ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى، وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْسَنُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَأَحْسَنُ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْكِتَابُ، وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَاقِبُهَا، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَشْرَفُ الْقَتْلِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ، وَأَعْظَمُ الضَّلَالَةِ الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى، وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ، وَخَيْرُ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ، وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ**

السُّفْلَى، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى، وَنَفْسٌ تُنَجِّيهَا خَيْرٌ مِنْ إِمَارَةٍ لَا تُحْصِيهَا، وَشَرُّ الْعَاذِلَةِ حِينَ حُضُورِ الْمَوْتِ، وَشَرُّ النَّدَامَةِ نَدَامَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الْجُمُعَةَ إِلَّا دَبْرًا، وَلَا يَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا مُهَاجِرًا، وَخَيْرُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ، وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ، وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ، وَالنَّوْحُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَالْغُلُولُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ، وَالْكَنْزُ كَنْزٌ مِنَ النَّارِ، وَالشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيرِ إِبْلِيسَ، وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ، وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا، وَشَرُّ الْمَآكِلِ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ، وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، وَمِلَاكُ الْأَمْرِ خَوَاتِمُهُ، وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ، وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ، وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ، وَأَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ، وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ، وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَعْرِفِ الْبَلَاءَ يَصْبِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَا يَعْرِفُهُ يُنْكِرْهُ، وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرْ يَضَعْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُطِعِ الشَّيْطَانَ يَعْصِ اللّٰهَ، وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ))

ترجمة الحديث عمرو بن ثابت کے والد (ثابت) کہتے ہیں: ابن ابی الدرداء نے عبدالملک کو ایک تحریر دی (اس میں) ذکر کیا کہ انھوں نے اپنے والد سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سب سے زیادہ معزز بات اللہ کی کتاب ہے۔ اور سب سے زیادہ مضبوط کڑا کلمہ تقویٰ ہے۔ بہترین ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے۔ بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، بہترین بات اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ بہترین بیان یہ کتاب ہے۔ بہترین امور وہ ہیں جن کے نتائج (اچھے) ہوں۔ اور بدترین امور (دین میں) جاری کیے جانے والے نئے نئے کام ہیں، بہترین راستہ انبیاء (علیہم السلام) کا راستہ ہے، سب سے زیادہ عزت والی موت شہیدوں کی موت ہے، سب سے بڑی گمراہی ہدایت (مل جانے) کے بعد گمراہ ہونا ہے۔ بہترین علم وہ ہے جو نفع رساں ہو۔ بہترین ہدایت وہ ہے جس کی پیروی کی جائے، سب سے برا اندھا پن دل کا اندھا پن ہے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو کثیر ہو اور غافل کرے۔ وہ جان جسے تو نجات دلا دے وہ اس امارت سے بہتر ہے جو لامحدود ہو۔ سب سے بری ملامت موت کے وقت کی ملامت ہے۔ بدترین ندامت قیامت کے دن کی ندامت ہے۔ لوگوں میں سے بدترین وہ ہیں جو جمعہ کے لیے بالکل آخر میں آتے ہیں، جو صرف تھکاوٹ واکتاہٹ میں اللہ کا ذکر کرتے

ہیں۔ بہترین غنا دل کی غنا ہے۔ اللہ کا ڈر دانائی کی جڑ ہے۔ دل میں جو کچھ ڈالا جاتا ہے اس میں سے بہترین چیز یقین ہے۔ نوحہ جاہلیت کا عمل ہے۔ مال کی خیانت جہنم کا انگارہ ہے۔ مال جہنم کے انگاروں میں سے ہے۔ شعر ابلیس کے آلاتِ موسیقی میں سے ہیں۔ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے۔ عورتیں شیطان کے پھندے ہیں۔ جوانی جنون کی ایک شاخ ہے۔ بدترین کمائی سود کی کمائی ہے۔ بدترین کھانا یتیم کا مال کھانا ہے۔ نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے، اور بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی سے بدبخت ہو۔ عمل کا سرمایہ اس کا اختتام ہے۔ جھوٹی روایات بدترین روایات ہیں۔ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔ مومن کو گالی دینا فسق ہے، اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے، اس کا گوشت کھانا معصیت میں سے ہے، اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت جیسی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی قسم اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا ثابت کر دیتا ہے۔ جو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ جو درگزر کرے اللہ اس سے درگزر کرتا ہے۔ جو غصہ پی لے اللہ تعالیٰ اسے اجر دیتا ہے۔ جو آزمائش کو پہچان لے وہ اس پر صبر کرتا ہے، اور جو نہ پہچانے وہ اس کو ناپسند کرتا ہے۔ جو (اپنا عمل لوگوں کو) سناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں (سب کو) سنوائے گا۔ جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گرا دیتا ہے۔ جو شیطان کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا۔"

تحقيق وتخريج: إسناده ضعيف جدًا: احمد بن عبید بن اسحاق اور عمرو بن ثابت ضعیف ہیں۔

(125) مَا تَمَثَّلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ))

رسول اللہ ﷺ نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: "میری اور تمہاری مثال۔"

[253]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَادَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! أَتَدْرُونَ مَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ قَوْمٍ خَافُوا عَدُوًّا يَأْتِيهِمْ، فَبَعَثُوا رَجُلًا يَرْبَؤُهُمْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ أَبْصَرَ الْعَدُوَّ فَأَقْبَلَ لِيُنْذِرَهُمْ أُرَاهُ قَالَ: خَشْيَةَ أَنْ يُدْرِكَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ أَنْ يُنْذِرَ قَوْمَهُ، فَأَهْوَى بِثَوْبِهِ، أَيُّهَا النَّاسُ! أُتِيتُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ! أُتِيتُمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.))

ترجمة الحديث: سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور تین بار بآواز

بلند فرمایا: ''اے لوگو! جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کیا ہے؟ ''لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''درحقیقت میری اور تمہاری مثال ان لوگوں کی مثال جیسی ہے، جو اس دشمن سے خوف زدہ ہوں جو ان پر حملہ کرنے آتا ہے، تو وہ کسی آدمی کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ ان پر نظر رکھے۔ وہ اسی حال میں تھے کہ اس نے دشمن کو دیکھ لیا اور ان (لوگوں) کو متنبہ کرنے کے لیے واپس لوٹا۔'' راوی کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ڈر سے کہ کہیں دشمن اس کے ڈرانے سے پہلے ہی ان کو جا نہ لے۔ چنانچہ اس نے اپنا کپڑا لہرا لہرا کر کہا: اے لوگو! دشمن آ گیا۔ اے لوگو! دشمن سر پر چڑھ آیا۔'' آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔

تحقيق وتخريج: حسن: مسند أحمد: 348/5۔ أمثال الحديث للرامهرمزي، ح: 7۔ ابونعیم اور بشر بن مہاجر کو جمہور نے ثقہ کہا ہے۔

شرح الحديث: نبی کریم ﷺ لوگوں کے لیے بشیر ونذیر بن کر تشریف لائے، آپ ﷺ نے عذابِ الٰہی سے خبردار کیا، جن لوگوں نے آپ کی بات کا یقین کیا اور اپنی اصلاح کر لی وہ اللہ کے عذاب سے بچ گئے اور جنھوں نے یقین نہ کیا اور غفلت کی نیند سوئے رہے، وہ ہلاک ہو گئے۔ مذکورہ مثال میں یہی بات بیان فرمائی گئی ہے کہ دشمن سے خوفزدہ لوگ اگر اپنے فرستادہ کی بات کا یقین کر لیں اور ہلاکت سے بچنے کی احتیاطی تدابیر اپنا لیں تو بچ جائیں گے ورنہ تباہی و بربادی ان کا مقدر بن جائے گی۔

(126) مَا مَثَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ))

جو رسول اللہ ﷺ نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''نبیوں میں میری مثال''

[254]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حِبَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَا، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَكَانَ مَنْ دَخَلَهَا وَنَظَرَ إِلَيْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللَّبِنَةِ، فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ.))

ترجمة الحديث: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نبیوں میں میری مثال اس آدمی کی مثال جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور بہت اچھا، خوبصورت اور کامل گھر بنایا، مگر ایک

اینٹ کی جگہ (خالی چھوڑ دی)۔ پھر جو بھی اس میں داخل ہوا اور جس نے بھی اس کی طرف دیکھا اس نے یہی کہا کہ کیا ہی خوبصورت گھر بنایا ہے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے۔ رہی اینٹ کی وہ جگہ (تو وہ میں ہی ہوں) میرے ذریعے سے (نبوت کو مکمل کر کے) انبیاء (کے سلسلے) کو ختم کر دیا گیا ہے۔"

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 3535- صحيح مسلم، ح: 2286- مسند أحمد: 244/2- عن أبي هريرة- صحيح البخاري، ح: 3534- صحيح مسلم، ح: 2285- سنن الترمذي، ح: 2862- مسند أحمد: 361/3 عن جابر .

[**255**]...... حَدَّثَنَا ابْنُ رُسْتَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

ترجمة الحديث اسے سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج **صحيح**: سنن الترمذي، ح: 3613- مسند أحمد: 137/5- عبداللہ بن محمد بن عقیل ضعیف ہے، سابقہ روایت اس کا صحیح شاہد ہے۔

شرح الحديث اس حدیث مبارک میں ایک خوبصورت مثال کے ذریعے عقیدہ ختم نبوت سمجھایا گیا ہے۔ ختم نبوت کا مطلب ہے: نبوت کا اختتام، عقیدہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،فداہ ابی وامی وروحی، اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ پر نبوت ورسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہو چکی ہے، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ حدیث میں بیان کردہ مثال اسی مسئلے کو سمجھانے کے لیے ہے تاکہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قصرِ نبوت مکمل ہو چکا ہے۔ آپ کی آمد سے قبل جو ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی وہ آپ نے آ کر پُر کر دی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(127) مَا تَمَثَّلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: "میری اور تمہاری مثال"

[**256**]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثَنَا يَزِيدُ، ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ، كَمَثَلِ رَجُلٍ**

أَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَالْجَنَادِبُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُمْ عَنْهَا، وَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمہاری مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ جلائی، تو پتنگے اور مکڑے اس میں گرنے لگے اور وہ شخص ان کو اس سے روکتا ہے۔ میں تمہاری کمروں سے پکڑ کر تمہیں آگ سے ہٹا رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرے جا رہے ہو۔''

تحقيق و تخريج صحيح مسلم، ح: 2285۔ مسند أحمد: 361/3۔ مسند الطيالسي، ح: 1893 .

شرح الحديث یہ مثال بھی بالکل واضح ہے، اس میں آپ ﷺ کی اُمت کے ایمان لانے کے بارے میں غایت درجے کی شفقت وحرص اور ساتھ ہی لوگوں کی بدبختی کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس طرح کوئی شخص آگ جلائے اور اس کے روکنے کے باوجود پتنگے آ کر اس میں گریں، اس طرح کافر ونافرمان اپنی حماقت وضد کی وجہ سے دوزخ میں گرتے ہیں، اگر وہ نبی کریم ﷺ کی بات مان لیں تو دوزخ میں گرنے سے بچ جائیں۔

(128) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَعْرَابِيِّ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''میری اور دیہاتی کی مثال''

[257]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَعْطِنِي، فَإِنَّكَ لَا تُعْطِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ، وَأَغْلَظَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَوَثَبَ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ! تَقُولُ هَذَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: ((عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا أَمْسَكْتُمْ)). فَدَعَاهُ فَدَخَلَ بَيْتَهُ فَأَعْطَاهُ، فَقَالَ: ((أَرَضِيتَ؟)) قَالَ: لَا، ثُمَّ أَعْطَاهُ أَيْضًا، فَقَالَ: ((أَرَضِيتَ؟)) قَالَ: لَا، ثُمَّ أَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: ((أَرَضِيتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاخْرُجْ إِلَى أَصْحَابِي، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ قَدْ رَضِيتَ؛ فَإِنَّ فِي قُلُوبِهِمْ عَلَيْكَ شَيْئًا)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ مَا مَثَلِي وَمَثَلُ هَذَا الْأَعْرَابِيِّ؟، مَثَلُ رَجُلٍ فِي فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، مَعَهُ زَادُهُ وَرَاحِلَتُهُ، فَنَفَرَتْ رَاحِلَتُهُ، فَاتَّبَعَهَا النَّاسُ، فَمَا زَادُوهَا إِلَّا نُفُورًا، فَقَالَ: دَعُونِي فَإِنِّي أَعْلَمُ بِنَاقَتِي مِنْكُمْ، فَعَمَدَ إِلَى قُمَامِ الْأَرْضِ - يَعْنِي الْحَشِيشَ - فَجَعَلَ يَقُولُ لَهَا: هُوِّي هُوِّي، حَتَّى رَجَعَتْ،

فَأَنَاخَهَا، فَحَمَلَ عَلَيْهَا زَادَهُ، ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى مَتْنِهَا، فَلَوْ تَرَكْتُكُمْ حِينَ قَالَ مَا قَالَ فَقَتَلْتُمُوهُ، دَخَلَ النَّارَ، فَمَا زِلْتُ حَتَّى فَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ وَقَالَ مَا قَالَ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے محمد! مجھے (کچھ) دیجیے، کیونکہ آپ اپنے مال سے اور اپنے باپ کے مال سے نہیں دیتے، اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کچھ سخت لہجہ اختیار کیا، تو آپ کے صحابہ اس کی طرف بڑھے اور کہنے لگے: اے اللہ کے دشمن! کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات کہتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور یہی کہتا ہوں کہ باز رہو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اپنے گھر تشریف لائے اور اسے دیا اور فرمایا: ''کیا تم راضی اور خوش ہو؟۔'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے دیا اور پوچھا: ''راضی ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار اسے دیا اور پوچھا: ''(اب) راضی ہو؟۔'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب میرے صحابہ کی طرف جاؤ اور انھیں بتاؤ کہ تم راضی ہو چکے ہو کیونکہ ان کے دلوں میں تیرے بارے میں کچھ (الجھن) ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میری اور اس دیہاتی کی مثال جانتے ہو؟ اس آدمی جیسی ہے جو کسی چٹیل زمین پر ہو، اس کے ہمراہ اس کا زادِ راہ اور اس کی سواری ہو، اور اس کی سواری بھاگ گئی ہو، لوگوں نے اس کا پیچھا کیا ہو اور اسے متنفر کرنے کے سوا کچھ زیادہ نہ کیا ہو۔ یہ دیکھ کر وہ آدمی کہے: مجھے چھوڑ دو، کیونکہ میں تم سے زیادہ اپنی اونٹنی سے واقف ہوں، پھر اس نے زمین سے گھاس پھوس اٹھایا اور اسے کہنے لگا: جلدی آؤ، جلدی آؤ، حتی کہ وہ واپس آ گئی، تو اس نے اسے بٹھایا اور اس پر اپنا زادِ راہ رکھا، پھر اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ چنانچہ جب اس (دیہاتی) نے کہا جو کہا، اگر اس وقت میں تمہیں چھوڑ دیتا تو تم اسے قتل کر دیتے، وہ دوزخ میں چلا جاتا، لہٰذا میں مسلسل یہی کرتا رہا جو میں نے کیا اور اس نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: مسند البزار، ح: 8799۔ مجمع الزوائد، ح: 14193۔ ابراہیم بن حکم بن ابان ضعیف ہے۔

نُجِزَ الجزء الأول في الثالث والعشرين من شهر شوال سنة ثمان و سبعمائة ، أحسن الله فتحها بخير وعافية ۔ كتبه الفقير الحقير المعترف بالتقصير، الراجي عفو الله الكريم ، الناسخ على الزعيم ۔ عفاالله عنه وأرضاه وجعل الجنة متقلبه ومثواه الحمد لله أولا وآخرا۔ باطنا و ظاهرا، وصلى الله على سيدنا محمد النبي وسلم تسليما۔

أَخْبَرَنَا شَيْخُنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّينِ أَبُو الْحَجَّاجِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمِشْقِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ سَابِعَ عَشَرَ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَسِتِّمِائَةٍ. قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مَسْعُودُ بْنُ أَبِي مَنْصُورِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَمَّالُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي شَعْبَانَ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بِأَصْبَهَانَ. قُلْتُ لَهُ أَخْبَرَكُمْ السَّيِّدُ الزَّاهِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنْتَ تَسْمَعُ فِي الثَّالِثَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلاثَ عَشَرَةَ وَخَمْسِمِائَةٍ فَأَقَرَّ بِهِ. ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَّوَيْهِ الْمَعْرُوفُ بِالْمَكْفُوفِ. ثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ:

(129) قَوْلُهُ ﷺ فِي الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ

مومن اور منافق کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان

[258]...... حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْقَاضِي، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْهَمَذَانِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْمُؤْمِنُ كَيِّسٌ فَطِنٌ حَذِرٌ وَقَّافٌ، مُتَثَبِّتٌ عَالِمٌ وَرِعٌ، لَا يَعْجَلُ، وَالْمُنَافِقُ هُمَزَةٌ لُمَزَةٌ حُطَمَةٌ، لَا يَقِفُ عِنْدَ شُبْهَةٍ، وَلَا يَنْزِعُ عَنْ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ، كَحَاطِبِ لَيْلٍ لَا يُبَالِي مِنْ أَيْنَ كَسَبَ وَفِي مَا أَنْفَقَ))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن زیرک، سمجھ دار، چوکنا، سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے والا، پختہ کار صاحب علم اور پرہیزگار ہوتا ہے، وہ جلد بازی نہیں کرتا۔ اور منافق بہت طعنہ دینے والا، عیب لگانے والا، بے رحم، نہ کسی شبہ والی چیز سے اجتناب کرتا ہے اور نہ حرام سے احتراز کرتا ہے۔ رات کو لکڑیاں چننے والے کی مانند، جس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔''

تحقیق وتخریج موضوع: مسند الشهاب، ح: 128۔ سلیمان بن عمرو کذاب اور ابان بن ابی عیاش متروک ہے۔

(130) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ مِنًى مَثَلُ الرَّحِمِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''منیٰ کی مثال رحم کی طرح ہے۔''

[259]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْقَاضِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فَهْدٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى السُّكَّرِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَوْنَةُ، مَوْلَاةُ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أَمْرَ مِنًى لَعَجَبٌ، هِيَ ضَيِّقَةٌ، فَإِذَا نَزَلَهَا النَّاسُ اتَّسَعَتْ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((إِنَّ مَثَلَ مِنًى مَثَلُ الرَّحِمِ، هُوَ ضَيِّقٌ، فَإِذَا صَارَ فِيهَا الْوَلَدُ اتَّسَعَ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! منیٰ کا معاملہ بڑا عجیب ہے۔ یہ ایک تنگ جگہ ہے لیکن جب لوگ یہاں پڑاؤ کرتے ہیں تو یہ وسیع ہوجاتی ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک منیٰ کی مثال رحم کی طرح ہے۔ وہ بھی ایک تنگ جگہ ہے لیکن جب اس میں بچہ پیدا ہوجائے تو وہ کشادہ ہوجاتی ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الأوسط، ح: 7775- مجمع الزوائد، ح: 5617- الضعيفة، ح: 4505- امام ہیثمی فرماتے ہیں کہ اس میں ایسے راوی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا۔

(131) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُتَشَابِهَاتٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ شبہ والے امور ہیں۔''

[260]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أُمُورٌ مُتَشَابِهَاتٌ، لَا يَدْرِي كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ مِنَ الْحَلَالِ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ، كَمَا أَنَّهُ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَ لَا! وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ.))**

ترجمة الحديث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور حلال و حرام کے درمیان کچھ شبہ والے امور ہیں۔ بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ وہ (امور) حلال ہیں یا حرام؟ تو جس نے ان کو چھوڑ دیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان میں سے کسی چیز میں جا پڑا، قریب ہے کہ وہ حرام میں جا پڑے۔ جس طرح وہ شخص ہے جو ممنوعہ چراگاہ کے اردگرد (اپنے جانور) چراتا ہے، قریب ہے کہ وہ (اپنے جانور) اس کے اندر لے جائے۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ کی ممنوعہ چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔''

تحقیق و تخریج صحيح البخاري، ح: 52- صحيح مسلم، ح: 1599- سنن أبي داوٗد، ح: 3329- سنن الترمذي، ح: 1205- سنن النسائي، ح: 4458- سنن ابن ماجه، ح: 3984- مسند أحمد: 269/4.

شرح الحدیث نبی کریم ﷺ نے اس حدیث مبارک میں فرمایا کہ شرعی طور پر جو چیزیں حلال یا حرام ہیں ان کا حکم بالکل واضح ہے اور ان کے لیے کتاب و سنت کے واضح دلائل موجود ہیں۔ البتہ بعض چیزیں ایسی ہیں جن کی حلت و حرمت کی صراحت نہیں۔ ایسی صورت میں آپ ﷺ نے ایک جامع اصول بیان فرمایا کہ جس چیز کی حلت و حرمت واضح نہ ہو، اس سے اجتناب ہی کیا جائے کیونکہ اگر آدمی اس قسم کی مشکوک اشیاء سے پرہیز نہ کرے تو اندیشہ ہے کہ وہ آہستہ آہستہ حرام اشیاء بھی استعمال کرنے لگ جائے گا۔ نبی ﷺ کا بھی یہی معمول مبارک تھا کہ آپ مشتبہ اشیاء سے بہت احتیاط فرماتے تھے۔ آپ کو اگر کہیں سے کوئی کھجور مل جاتی تو محض اس خوف سے نہ کھاتے کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو۔

ایک دفعہ آپ ﷺ کے نواسے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ جا رہے تھے، راستے میں کھجور پڑی ملی تو سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آپ نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکال دی کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو جو میرے اور میری آل کے لیے حلال نہیں۔ (صحيح مسلم، ح: 1069)

اس لیے امت کو مشتبہ امور سے بچنے کی ہدایت فرمائی کہ اس سے انسان کا دین اور عزت دونوں محفوظ رہتے ہیں۔ پھر آپ نے یہی بات ایک چرواہے کی مثال دے کر واضح فرمائی جو بادشاہ کی مقرر کردہ چراگاہ کے اردگرد جانوروں کو چرائے تو ممکن ہے کہ اس کے جانور سلطانی چراگاہ کے اندر جا داخل ہوں۔ جس سے بادشاہ خفا ہو اور اسے سزا دے۔ آپ نے فرمایا: جس طرح بادشاہ کی کچھ مقررہ حدود ہوتی ہیں جنھیں توڑنے اور ان سے تجاوز کرنے کی اجازت نہیں ہوتی، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی کچھ حدود ہیں۔ اس کی حدود اس کی حرام کردہ چیزیں

ہیں۔ اس کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے والا اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بن جاتا ہے۔ [اسلام کے احکام و آداب، ص: 74,73]

(132) قَوْلُهُ ﷺ فِي النَّخْلِ: ((الرَّاسِخَاتُ فِي الْوَحْلِ))

کھجور کے درخت کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان: ''کیچڑ میں مضبوط رہنے والی ہیں۔''

[261]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا فَضَالَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْعَطَّارُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْخَطَّابَ بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الرَّاسِخَاتُ فِي الْوَحْلِ، الْمُطْعِمَاتُ فِي الْمَحْلِ، مَنْ بَاعَهَا فَإِنَّ ثَمَنَهَا بِمَنْزِلَةِ رَمَادٍ عَلَى شَاهِقَةٍ هَبَّتْ بِهِ الرِّيحُ فَفَرَّقَتْهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **''کیچڑ میں مضبوط رہنے والی ہیں، خشک سالی میں کھلانے والی ہیں، جس نے انہیں فروخت کیا تو ان کی قیمت بلندی پر موجود راکھ کی مانند ہے جسے ہوا اڑا کر بکھیر دیتی ہے۔''**

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: مسند أبي يعلى، ح: 1515- مجمع الزوائد، ح: 6270- فضالہ بن حصین ضعیف ہے۔

[262]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّخْلِ، فَقَالَ: **((تِلْكَ الرَّاسِخَاتُ فِي الْوَحْلِ، الْمُطْعِمَاتُ فِي الْمَحْلِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کھجور کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: **''وہ کیچڑ میں مضبوط رہنے والی ہیں، خشک سالی میں کھلانے والی ہیں۔''**

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: المعجم الأوسط، ح: 3916- مجمع الزوائد، ح: 6271- معلیٰ بن میمون متروک ہے۔

[263]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثَنَا مَسْرُورُ بْنُ سَعِيدٍ التَّمِيمِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْرِمُوا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ، فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الطِّينِ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ آدَمُ، لَيْسَ مِنَ الشَّجَرَةِ شَيْءٌ يُلْقَحُ غَيْرُهَا، فَأَطْعِمُوا نِسَاءَ كُمُ الْوُلَّدَ الرُّطَبَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَالتَّمْرَ، وَلَيْسَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَجَرَةٍ نَزَلَتْ تَحْتَهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ))

ترجمة الحديث سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی پھوپھو کھجور کی عزت کرو کیونکہ وہ اس مٹی سے پیدا کی گئی ہے جس سے آدم کو پیدا کیا گیا تھا، اور اس کے علاوہ کوئی درخت ایسا نہیں ہے جو دوسرے کو باردار کرے، تم بچہ پیدا کرنے والی اپنی عورتوں کو تازہ کھجوریں کھلاؤ، اگر وہ (تازہ) میسر نہ ہوں تو خشک کھجور کھلاؤ، اور درختوں میں کوئی بھی درخت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس درخت سے زیادہ عزت والا نہیں جس کے نیچے مریم بنت عمران ٹھہری تھیں۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** مسند أبي يعلى، ح: 455- مجمع الزوائد، ح: 8306- الضعيفة، ح: 263- مسرور بن سعید ضعیف اور عروہ بن رویم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

(133) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الْآيَاتِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''علاماتِ (قیامت) کی مثال۔''

[**264**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الْآيَاتِ مَثَلُ خَرَزَاتٍ مَنْظُومَاتٍ فِي سِلْكٍ، انْقَطَعَ السِّلْكُ فَتَبِعَ بَعْضُهَا بَعْضًا))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''علاماتِ (قیامت) کی مثال دھاگے میں پروئے ہوئے منکوں کی طرح ہے، دھاگہ ٹوٹ گیا تو ایک دوسرے کے بعد سب گرنے لگ جاتے ہیں۔''

تحقيق وتخريج **صحيح:** المصنف لابن أبي شيبة، ح: 38429- مسند أحمد: 219/2- المستدرك للحاكم: 474/4- علی بن زید ضعیف ہے لیکن المستدرك للحاكم (546/4) میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس کا صحیح شاہد ہے۔ دیکھئے الصحيحة، ح: 1762 .

شرح الحدیث علاماتِ قیامت کو موتیوں کے ہار کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو موتی یکے بعد دیگرے ایک ایک کر کے گرنے لگ جاتے ہیں اور آناً فاناً ہار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح علاماتِ قیامت ہیں۔ علاماتِ صغریٰ تو کچھ ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہی ہیں، مگر علاماتِ کبریٰ جو قیامت کے بالکل قریب جا کر ظاہر ہوں گی اور جو غیر عادی قسم کی ہوں گی، وہ آناً فاناً ظاہر ہو جائیں گی اور پھر دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا اور اگلا جہان شروع ہو جائے گا۔

(134) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''بناؤ سنگھار کر کے اترانے والی کی مثال۔''

[265]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَّانُ الْكُوفِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، وَكَانَتْ خَادِمَةَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا، كَمَثَلِ الظُّلْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا))**

ترجمة الحدیث سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا جو کہ نبی ﷺ کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے علاوہ غیروں کے سامنے بناؤ سنگھار کر کے اترانے والی عورت کی مثال قیامت کے دن کی تاریکی کی مثال جیسی ہے، اس کے لیے کوئی نور نہیں ہوگا۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: سنن الترمذي، ح: 1167۔ المعجم الكبير، ح: 70، ج: 25۔ الضعيفة، ح: 1800۔ موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے۔

[266]...... ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ الْحِمْيَرِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، - وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا، كَالظُّلْمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا))**

ترجمة الحدیث سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا جو کہ نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے علاوہ غیروں کے سامنے بناؤ سنگھار کر کے اترانے والی عورت کی

مثال قیامت کے دن کی تاریکی جیسی ہے۔اس کے لیے کوئی نور نہیں ہوگا۔''

تحقيق وتخريج أيضاً.

(135) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال۔''

[267]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي الْأَعْرَجُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَمَثَلُ الْمُنْفِقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ قَدَمَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا انْضَمَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا يَتَّسِعُ. وَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَرَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخیل کی مثال اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی مثال جیسی ہے جن پر لوہے کے دو جبے ان کے قدموں سے لے کر ان کی ہنسلیوں تک ہوں۔ رہا بخیل، تو وہ جب بھی کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سکڑ جاتا ہے، وہ اسے کھولتا ہے لیکن وہ کھلتا نہیں۔ اور رہا خرچ کرنے والا، تو وہ جب بھی کوئی چیز خرچ کرتا ہے تو اس کی کھال کے اوپر وہ دراز ہوجاتا ہے حتی کہ اس کے پوروں کو چھپالیتا ہے اور اس کے نشاناتِ قدم مٹاتا جاتا ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: دیکھئے آنے والی حدیث۔

[268]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ كَرَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ حَتَّى يَقَعَ عَلَى بَنَانِهِ وَيَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى أَخَذَتْ تَرْقُوَتَهُ أَوْ بِعُنُقِهِ))** . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ يَقُولُ بِيَدِهِ: **((وَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا يَتَّسِعُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''خرچ کرنے والے اور بخل کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کے دو جبے، ان کے سینے سے لے کر ان کی ہنسلیوں تک ہوں۔خرچ کرنے والا جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ اس پر کھل جاتی ہے حتی کہ اس کے پوروں تک چھپا لیتی ہے اور اس کے نشاناتِ قدم مٹاتی جاتی ہے۔اور بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ سکڑ جاتا ہے حتی کہ اس کی ہنسلی یا اس کی گردن کو (مضبوطی سے) پکڑ لیتی ہے۔''

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ پر گواہ ہوں، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ساتھ (اشارہ کرکے) فرما رہے تھے:''اور وہ اسے کھولتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 2917- صحيح مسلم، ح: 1021- سنن النسائي، ح: 2549- صحيح ابن حبان، ح: 3332- مسند أحمد: 389/2- مسند الشاميين، ح: 3349.

شرح الحديث (1) حدیث میں بیان کردہ مثال سے مراد صدقہ کرنے والے انسان کی بخیل پر فضیلت کو بیان کرنا ہے۔

(2)......محدثین کرام نے اس کی مختلف انداز سے تشریح کی ہے۔ابن بطال نے کہا ہے کہ سخی جب سخاوت کرتا ہے تو صدقہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور اس کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے جیسا کہ کرتا پھیل جائے تو پہننے والے کے پورے بدن کو چھپا لیتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے جبکہ بخیل کا نفس خرچ کرنے میں اس کی موافقت نہیں کرتا، لہٰذا وہ گناہوں کے کفارے سے محروم رہتا ہے۔

بعض علماء نے اس کی وضاحت بایں طور کی ہے کہ سخی جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی اس کی موافقت کرتے ہیں جبکہ بخیل کا سینہ سخاوت کے وقت تنگ ہوجاتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی خرچ کرنے میں اس کا ساتھ نہیں دیتے۔

(3)......اس مثال کی وضاحت اس طرح بھی ہے کہ سخی انسان کو اللہ تعالیٰ پردے میں رکھتا ہے جیسا کہ کرتا انسان کو چھپا لیتا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ سخی پر دنیا وآخرت میں پردہ ڈالتا ہے جبکہ بخیل کا کرتا اس کے گلے میں پھنسا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کا جسم ننگا رہتا ہے جو اس کی ذلت اور رسوائی کا باعث بنتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ بخیل کو دونوں جہانوں میں ذلیل وخوار کرتا ہے۔[ہدایۃ القاری: 235,234/3]

(136) قَوْلُهُ ﷺ :فِي مَثَلِ الدُّنْيَا

دنیا کی مثال کے سلسلے میں آپ ﷺ کا فرمان

[269]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((ضَرَبَ الدُّنْيَا مَثَلًا لِابْنِ آدَمَ، فَلْيَنْظُرْ مَا يَخْرُجُ مِنَ ابْنِ آدَمَ، وَإِنْ قَزَّحَهُ وَمَلَّحَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَا يَصِيرُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا نے ابن آدم کے لیے مثال بیان کردی ہے۔ سو لازم ہے کہ وہ دیکھے جو کچھ (فضلہ وغیرہ) ابن آدم سے خارج ہوتا ہے، خواہ وہ اس (کھانے) کو کتنا نمک اور مسالا سے مزیدار بنا لے، لیکن دیکھ لے کہ وہ (پیٹ میں جا کر) کیا بن جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** مسند أحمد: 136/5- صحيح ابن حبان، ح: 702- المعجم الكبير، ح: 531- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 35977- شعب الإيمان، ح: 5264- الزهد لابن المبارك، ح: 493- حسن بصری مدلس کا عنعنہ ہے۔

(137) قَوْلُهُ ﷺ فِي مَثَلِ الْمَرْأَةِ

عورت کی مثال کے سلسلے میں آپ ﷺ کا فرمان

[270]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ الْفُرَافِصَةِ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ كَمَثَلِ الضِّلَعِ، إِنْ تَحْرِصْ عَلَى إِقَامَتِهِ تَكْسِرْهُ، وَإِنْ تَسْتَمْتِعْ بِهِ تَسْتَمْتِعْ بِهِ وَفِيهِ عِوَجٌ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درحقیقت عورت کی مثال پسلی کی مثال جیسی ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنے کی آرزو کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اس کے ٹیڑھ پن کی موجودگی میں فائدہ اٹھاتا رہ۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 5184- صحيح مسلم، ح: 1468- سنن الترمذي، ح: 1188- سنن الدارمي، ح: 2222- صحيح ابن حبان، ح: 4180- مسند أحمد: 428/2.

شرح الحديث عورت پسلی کی مانند ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ''عورت پسلی سے پیدا کی

گئی ہے۔ اور پسلیوں میں سب سے ٹیڑھ اس کے اوپر والے حصے میں ہے، اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر چھوڑے گا تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کی نصیحت قبول کرو۔''

(صحيح مسلم ، ح: 1468)

مطلب یہ ہے کہ عورت کے مزاج اور طبیعت میں جو کجی ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوسکتی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ عورت کے بغیر چارہ بھی نہیں، اس لیے صبر اور حکمت سے کام لینا چاہیے، اس کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا، گھر میدانِ جنگ بن جائے گا اور نتیجہ طلاق کی صورت میں ظاہر ہوگا جو نہ صرف عورت کے لیے تباہی کا باعث ہوگا بلکہ مرد اور اولاد کے لیے بھی نقصان دہ اور اضطراب انگیز ہوگا۔ اس لیے عورت کی تھوڑی بہت کجی گوارہ کر لینی چاہیے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ حکم امور معاشرت اور امور دنیاوی کے سلسلے میں ہے، امور دین کے سلسلے میں ایسا حکم نہیں کہ وہ دین کے احکام پامال کرتی رہے اور مرد ''صم بکم'' بنا پھرے۔ دینی امور کے سلسلے میں اس کی نگرانی اور اس کو تنبیہ کرنی چاہیے۔

(138) قَوْلُهُ ﷺ: ((فِي الْأَئِمَّةِ يَتَقَاحَمُونَ تَقَاحُمَ الْقِرَدَةِ))

حکمرانوں کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان کہ وہ بندروں کے چھلانگنے کی طرح ایک دوسرے پر گریں گے۔''

[271]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا ضِمَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُونُ مِنْ بَعْدِي أَئِمَّةٌ يَقُولُونَ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ قَوْلُهُمْ، يَتَقَاحَمُونَ فِي النَّارِ كَمَا يَتَقَاحَمُ الْقِرَدَةُ))

ترجمة الحديث سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے کہ جو وہ کہیں گے تو کوئی ان کی بات رد نہیں کر سکے گا۔ وہ جہنم میں ایک دوسرے پر ایسے اندھا دھند گریں گے جیسے بندر ایک دوسرے پر چھلانگیں لگاتے ہیں۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 925، جز: 19- مسند أبي يعلى، ح: 7382- سوید بن سعید ضعیف ہے۔ المعجم الأوسط، ح: 5311- ہانی بن متوکل ضعیف اور امام طبرانی کا استاد مجہول ہے۔ جبکہ صاحب کتاب کی سند میں محمد بن کثیر کا تعین مشکل ہے۔

(139) قَوْلُهُ ﷺ :فِي كَثْرَةِ الْأُمَمِ

امتوں کی کثرت کے سلسلے میں آپ ﷺ کا فرمان

[272]...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ، يَقُولُ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَا أَنْتُمْ فِي الْأُمَمِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ، وَلَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ))**

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ (دوسری) امتوں کے مقابلے میں ایسے ہی ہوگے جیسے سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال یا سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہو۔ اور جنت میں مومن ہی داخل ہوگا۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 6528۔ صحيح مسلم، ح: 221۔ سنن الترمذي، ح: 2547۔ سنن ابن ماجه، ح: 4283۔ مسند أحمد: 386/1.

شرح الحديث سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش ہو کہ اہل جنت کا نصف تم رہو؟'' ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا۔ اور تم اہل شرک کے مقابلے میں اس طرح ہو گے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہو یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔'' (صحيح البخاري، ح: 6528)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت میں امت مسلمہ کی تعداد دوسری امتوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوگی۔ آپ ﷺ نے تشبیہ بیان فرمائی کہ جس طرح سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہو یا سفید بیل کے جسم پر سیاہ بال ہو، ایسے ہی جنت میں دوسری امتوں کے افراد تمہارے مقابلے میں بالکل تھوڑے اور کم ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، جن میں اسّی (80) صفیں میری امت کی ہوں گی۔''

(سنن الترمذي، ح: 2546۔ مسند أحمد: 347/5 وسنده صحيح)

(140) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں۔''

[273]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، ثَنَا حَمْدُونُ بْنُ سَلْمٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا فَتَفَرَّقُوا، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَأَنَّمَا قَامُوا عَنْ أَنْتَنَ مِنَ الْجِيفَةِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں، پھر اٹھ جائیں اور نبی ﷺ پر درود نہ بھیجیں، تو وہ ایسا ہی ہے جیسے مردار سے بھی زیادہ بدبودار چیز پر سے اٹھے ہوں۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مسند الطيالسي، ح: 1863- شعب الإيمان، ح: 1469- ابوالزبیر مدلس کا عنعنہ ہے۔ مسند أحمد کی حدیث (463/2 عن أبي هريرة، وسنده صحيح) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(141) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَذُرْوَتُهُ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''سورہ البقرہ قرآن کی کوہان اور چوٹی ہے۔''

[274]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ وَذُرْوَتُهُ))**، الرَّجُلُ هُوَ أَبُو عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ.

ترجمة الحديث سیّدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورہ البقرہ قرآن کی کوہان اور چوٹی ہے۔'' سند میں ''رجل'' راوی سے مراد ابوعثمان ہے اور یہ ابوعثمان النھدی نہیں (بلکہ ایک دوسرا راوی ہے۔)

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مسند أحمد: 26/5- مسند الرؤياني، ح: 1284- ابوعثمان مجہول اور اس کا والد نامعلوم ہے۔ سنن الدارمی کی حدیث (ح: 3377 عن عبد الله بن مسعود موقوفا، وسنده حسن) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(142) ((مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ))

''اس شخص کی مثال جو بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھے۔''

[275]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ، كَمَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''اس شخص کی مثال جو بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھے، اس شخص کی مثال جیسی ہے جو پیچھے بندھے ہوئے ہاتھوں (کسّی مشکوں) سے نماز پڑھے۔''

تحقیق و تخریج صحيح مسلم، ح: 492- سنن أبي داوٗد، ح: 647- سنن النسائي، ح: 1115- صحيح ابن حبان، ح: 2280- صحيح ابن خزيمة، ح: 910- مسند أحمد: 316/1.

شرح الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز پڑھتے دیکھا، ان کے سر پر پیچھے سے بالوں کا جوڑا بنا ہوا تھا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہو کر اسے کھولنے لگے، جب ابن حارث نے سلام پھیرا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میرے سر کے ساتھ آپ کو کیا مسئلہ تھا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''درحقیقت اس طرح (جوڑا بنا کر) نماز پڑھنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے جو پیچھے بندھے ہوئے ہاتھوں یعنی کسّی مشکوں سے نماز پڑھے۔'' (صحیح مسلم، ح: 492) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں کا جوڑا بنا کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ جس طرح پیچھے بندھے ہوئے ہاتھوں والا شخص بہت ناقص نماز پڑھتا ہے اسی طرح جوڑا بنا کر نماز پڑھنے والا شخص ہے کہ وہ اپنے بالوں کو ثواب سے محروم رکھتا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ جس طرح دیگر اعضاء سجدہ کرتے ہیں اسی طرح بال بھی سجدہ کرتے ہیں جب ان کا جوڑا بنا دیا جائے تو یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

(143) ذِكْرُ قَوْلِهِ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ))

آپ ﷺ کے فرمان کا ذکر: ''اس شخص کی مثال جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔''

[276]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ،

عَنْ لَيْثٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ، مَثَلُ مِصْبَاحٍ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيَحْرِقُ نَفْسَهُ))

ترجمة الحديث سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے چراغ جیسی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور اپنے آپ کو جلاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 1685۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف مدلس ہے، اس کے دیگر طرق بھی ضعیف ہیں۔

(144) ذِكْرُ قَوْلِهِ ﷺ: ((مَثَلُ رَجُلٍ لَا يَقُولُ: آمِينَ.))

آپ ﷺ کے فرمان کا ذکر: ''اس شخص کی مثال جو ''آمین'' نہیں کہتا۔''

[**277**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا زُنَيْجٌ، قَالَا: ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ [الفاتحة: 7]، فَقَالَ الَّذِي خَلْفَهُ: آمِينَ. الْتَفَتَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَأَهْلِ الْأَرْضِ، وَغَفَرَ اللّٰهُ لِلْعَبْدِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَمَثَلُ رَجُلٍ لَا يَقُولُ: آمِينَ۔ كَرَجُلٍ غَزَا مَعَ قَوْمٍ فَأَقْرَعُوا سِهَامَهُمْ، فَخَرَجَتْ سِهَامُهُمْ، وَلَمْ يَخْرُجْ سَهْمُهُ، فَقَالَ: مَا لِسَهْمِي لَمْ يَخْرُجْ. قَالُوا: إِنَّكَ لَمْ تَقُلْ: آمِينَ)).

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا ہے اور اس کے مقتدی آمین کہتے ہیں تو آسمان اور زمین والے (آمین کی طرف) متوجہ ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ بندے کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ اور اس شخص کی مثال جو آمین نہیں کہتا اس آدمی کی مانند ہے جس نے کسی قوم کے ساتھ مل کر جہاد کیا تو انھوں نے اپنے حصوں کے لیے قرعہ اندازی کی اور ان کے حصے نکل آئے لیکن اس کا حصہ نہیں نکلا، تو اس نے کہا: میرے حصے کو کیا ہوگیا، وہ کیوں نہیں نکلا؟ انھوں نے کہا: تو نے آمین نہیں کہی تھی۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مسند أبي يعلى، ح: 6411۔ مسند إسحاق بن راهويه، ح:

296۔ لیث بن ابی سلیم ضعیف مدلس اور اس کا شیخ مجہول ہے۔ صحیح البخاری کی حدیث (781) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(145) ذِكْرُ قَوْلِهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُصَلِّي الَّذِي يَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ كَمَثَلِ الْجَائِعِ))

آپ ﷺ کے فرمان کا ذکر: ''اس نمازی کی مثال جو اپنے سجدے میں ٹھونگیں مارتا ہے، بھوکے شخص جیسی ہے۔''

[278]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ الْأَحْنَفِ الْأَوْزَاعِيِّ، سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَالِحٍ الْأَشْعَرِيُّ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيَّ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَقَالَ: **((لَوْ مَاتَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ، لَمَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، كَمَثَلِ الْجَائِعِ لَا يَأْكُلُ إِلَّا التَّمْرَةَ أَوِ التَّمْرَتَيْنِ، لَا يُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا))** قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَلَقِيتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيَّ فَقُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا الْحَدِيثَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَشُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

ترجمة الحديث جناب ابوعبداللہ اشعری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو (نماز پڑھتے) دیکھا، وہ اپنا رکوع اور سجود مکمل نہیں کر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ اسی حالت پر مر گیا تو اس کی موت محمد ﷺ کے دین پر نہیں ہوگی، اس شخص کی مثال جو نماز پڑھتا ہے اور رکوع وسجود مکمل نہیں کرتا، اس بھوکے شخص جیسی ہے جو صرف ایک دو کھجوریں کھاتا ہے جو اسے کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔''
ابوصالح (راوی حدیث) کہتے ہیں: میں ابوعبداللہ اشعری سے ملا تو میں نے کہا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے سپہ سالاروں: خالد بن ولید، شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم نے بیان کی ہے، انھوں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

تحقيق وتخريج **حسن**: مسند أبي يعلى، ح: 7184- صحيح ابن خزيمة، ح: 665- التاريخ الكبير للبخاري: 247/4- المعجم الكبير، ح: 3840- مجمع الزوائد، ح: 2728 وقال: رواه الطبراني في الكبير وأبو يعلي وإسناده حسن.

شرح الحدیث اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں رکوع وسجود اعتدال واطمینان اور خوب اچھے طریقے سے کرنے چاہئیں۔ جو شخص انھیں اچھے طریقے سے نہیں کرتا بلکہ جلد بازی کرتا ہے، اس کی نماز برباد ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ رکوع وسجود مکمل کرو۔ ایک دو کھجوریں بھوکے شخص کی بھوک نہیں مٹا سکتیں اسی طرح رکوع وسجود کے سلسلے میں کوتاہی کرنے والے کی نماز کفایت نہیں کرتی۔

زید بن وہب کہتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود کو پورا نہیں کر رہا تھا تو انھوں نے اسے فرمایا: تو نے نماز نہیں پڑھی، اگر تجھے اسی حالت میں موت آ گئی تو تو اس دین فطرت کے خلاف مرے گا جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے۔ [صحیح البخاري، ح: 791]

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں رکوع اور سجدے کا مسنون طریقہ ذکر کر دیا جائے۔

رکوع:......رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو، اونچا نہ ہو اور نہ نیچا، جبکہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ (صحیح البخاري، رقم: 828، صحیح مسلم، رقم: 498) دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر رکھیں، ذرا بھی خم نہ ہو نیز ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ رکھیں۔ (صحیح بخاری) اور گھٹنوں کو مضبوطی سے تھامیں۔ (سنن أبي داود، رقم: 731، 724صحیح۔) اور اطمینان کے ساتھ رکوع کریں۔

سجدہ:......سجدے میں جاتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر لگائیں۔

(سنن أبي داوٗد، رقم: 840صحیح)

⊙......سجدہ میں پیشانی اور ناک زمین پر ٹکائیں۔ [صحیح البخاری، ح: 812]

⊙......دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کے برابر رکھیں۔

[سنن أبي داود، ح: 726۔ سنن الترمذي، ح: 304]

⊙......دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے زمین پر خوب ٹکائیں۔ [سنن أبي داود، ح: 859، حسن]

⊙...... پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ مڑی ہوئی ہوں۔ [صحیح البخاري، ح: 828]

⊙......دونوں پاؤں کھڑے ہوں۔ [صحیح مسلم، ح: 486]

⊙......ایڑیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں۔ [صحیح ابن خزیمه، ح: 654، صحیح]

⊙...... بازو بغلوں سے دور ہوں۔ [سنن أبي داود، ح: 730 صحیح]

⦿...... کہنیاں زمین پر نہ لگیں اور نہ ہی پہلوؤں سے ملائیں بلکہ زمین سے اونچی اور پہلوؤں سے جدا ہوں۔
[صحيح البخاري، ح: 820]

⦿......اطمینان کے ساتھ سجدہ کریں۔[صحيح البخاري، ح: 757]

(146) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِينَ تُصِيبُهُ الْحُمَّى))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن بندے کی مثال جب اسے بخار چڑھتا ہے۔''

[279]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ، تُصِيبُهُ الْحُمَّى وَالْوَعَكُ، مِثْلَ الْحَدِيدِ يُلْقَى فِي النَّارِ فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا وَيَبْقَى طِيبُهَا))**

ترجمة الحديث عبد الحمید بن عبد الرحمٰن بن ازہر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن بندہ بہت اچھا ہے۔ اسے بخار اور تیز بخار چڑھتا ہے (تو وہ مومن) لوہے کی مانند ہے جسے آگ میں ڈالا جائے تو اس کا میل کچیل (زنگ) چلا جاتا ہے اور اس کی پاکیزہ چیز باقی رہ جاتی ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح: شعب الإيمان، ح: 9378۔ مسند البزار، ح: 3456۔ مسند الرؤيانی، ح: 1539۔ المستدرك للحاكم: 348/1 وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، رواته مدنيون ومصريون ولم يخرجاه۔ السنن الكبرى للبيهقي، ح: 6544۔ الصحيحة، ح: 1714.

شرح الحديث اس حدیث میں بندہ مومن کے لیے ایک عظیم خوشخبری کا اعلان کیا گیا ہے کہ جب وہ کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مرض کو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے لوہے کے ساتھ تشبیہ دی کہ جس طرح لوہے کو بھٹی میں ڈالنے سے اس کا میل کچیل دور ہو جاتا ہے اسی طرح بندہ مومن جب بیمار ہوتا ہے تو وہ گناہوں کے میل کچیل سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

بیماری انسان کے اختیار میں نہیں، وہ اللہ کے فیصلے کے مطابق بندے پر طاری ہوتی ہے اور اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔

⊙...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں، بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی مصیبت کسی مسلمان کو پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کے ذریعہ اس (بندے) کے گناہ مٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ اس کانٹے کے ذریعے بھی جو اس (مسلمان) کو چبھتا ہے۔'' [صحيح البخاري، ح: 5640]

⊙...... سیّدنا ابوسعید خدری اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما (دونوں) بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی پریشانی، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اسے چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس (بندنے) کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔'' [صحيح البخاري، ح: 5641]

⊙...... سیّدنا عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے زمانہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بخار تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو سخت بخار ہے۔ اور پھر میں نے یہ کہا: یہ بخار آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس لیے اتنا تیز ہے کہ آپ کا ثواب بھی دگنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! جو مسلمان کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' [صحيح البخاري، ح: 5647]

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''جو کوئی برا عمل کرے گا تو اسے اس کی سزا دی جائے گی۔'' مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میانہ روی اور درست روی پر قائم رہو، مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ اس کو ٹھوکر لگے یا کانٹا چبھے۔'' [صحيح البخاري، ح: 2574]

⊙...... جناب اسود کہتے ہیں کہ قریش کے چند نوجوان سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، وہ (عائشہ) منیٰ میں تھیں، لوگ ہنس رہے تھے، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں ہنستے ہو؟ انھوں نے کہا: فلاں شخص خیمہ کی طناب (رسی) پر گرا ہے، اس کی گردن یا آنکھ جاتے جاتے بچی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہنسو مت، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کسی مسلمان کو اگر کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ (کوئی دکھ پہنچے) تو اس کے لیے ایک درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹا دیا جائے گا۔'' [صحيح البخاري، ح: 2572]

⊙...... سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیّب کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اے ام سائب! یا اے ام مسیّب! کیا بات ہے تم کانپ (کیوں) رہی ہو؟'' انھوں نے کہا: بخار ہو گیا ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار کو گالی مت دو، کیونکہ یہ انسان کے

گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔'' [صحیح البخاري، ح: 2575]

(147) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) بیان فرما دی ہے۔''

[**280**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: **((ضَرَبَ اللّٰهُ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، وَعَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ، وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ، وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) بیان فرما دی ہے۔ راستے کے دونوں جانب دو فصیلیں ہیں، جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں، اور دروازوں پر پردے ہیں، اور اس کے اوپر سے ایک پکارنے والا پکار رہا ہے، اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔''

تحقيق وتخريج حسن: سنن الترمذي، ح: 2859ـ مسند أحمد: 183/4ـ مسند الشاميين، ح: 1147ـ المستدرك للحاكم: 73/1ـ شعب الإيمان، ح: 6821ـ السنن الكبرىٰ للنسائي، ح: 11169ـ السنة لابن أبي عاصم، ح: 18ـ السنة للمروزي، ح: 18.

شرح الحديث سیّدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال بیان کی ہے۔ راستے کے دونوں طرف دو فصیلیں ہیں جن میں دروازے کھلے ہیں اور ہر دروازے پر پردہ لٹک رہا ہے۔ ہر دروازے پر ایک پکارنے والا کہہ رہا ہے: لوگو! تم سارے کے سارے (سیدھے) راستے پر داخل ہو جاؤ اور ٹیڑھے راستے پر نہ مڑو۔ جب بھی کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازے کا پردہ کھولنا چاہتا ہے تو راستے کے اوپر سے بلانے والا کہتا ہے: تیری خرابی ہو، اسے مت کھولو۔ اگر تو نے اسے کھول دیا تو اندر داخل ہو جائے گا۔ راستہ اسلام ہے۔ فصیلیں اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ اور کھلے دروازے اللہ کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ راستے پر آواز دینے والا قرآن ہے۔ اور راستے کے اوپر سے پکارنے والا اللہ کا واعظ ہے جو ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ [مسند أحمد: 183,182/4ـ وسنده حسن، حسنه شيخنا الإمام الحافظ زبير علي زئي رحمه الله]

(148) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَرَجُلٍ وَضَعَ أُصْبُعَهُ فِي الْيَمِّ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''آخرت کے مقابلے میں دنیا ایسے ہی ہے جیسے کوئی آدمی سمندر میں اپنی انگلی ڈبوئے۔''

[281]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، وَوَكِيعٌ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ، أَخِي فِهْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أُصْبُعَهُ فِي الْيَمِّ، ثُمَّ لِيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ))

ترجمۃ الحدیث فہر کے بھائی سیّدنا مستورد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخرت کے مقابلے میں دنیا ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر میں اپنی انگلی ڈبوئے، پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ کتنے پانی کے ساتھ واپس لوٹتی ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح مسلم، ح: 2858- سنن الترمذي، ح: 2323- سنن ابن ماجه، ح: 4108- صحيح ابن حبان، ح: 6159- مسند الحميدي، ح: 855- مسند الشهاب، ح: 1385 .

شرح الحدیث ان احادیث میں ایک بڑی خوبصورت مثال کے ذریعے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت بیان فرمائی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح انگلی سے لگے ہوئے قطرے کی سمندر کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں اسی طرح آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت نہیں۔ آخرت کی زندگی اور وہاں کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی زندگی اور اس کی نعمتیں اسی قدر قلیل وکمتر ہیں جس قدر سمندر کے مقابلے میں انگلی کو لگا ہوا پانی کا معمولی سا قطرہ۔ لہٰذا آخرت کے لیے کوشش کرنی چاہیے نہ کہ دنیا کے لیے۔

(149) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَمْ يَبْقَ مِنْ دُنْيَاكُمْ فِيمَا مَضَى إِلَّا كَمَا غَبَرَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''تمہاری دنیا کا جو زمانہ گزر چکا ہے اس کی بہ نسبت اب صرف اتنا باقی ہے جتنا تمہارا اس دن سے باقی رہ گیا ہے۔''

[282]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ

بِمَوْضِعِي هَذَا نَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ كَهَيْئَتِهَا صَاحَ ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ دُنْيَاكُمْ فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا غَبَرَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا غَبَرَ مِنْهُ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی اس جگہ نبی ﷺ یاد آ گئے ہیں، آپ ﷺ نے سورج کی طرف دیکھا وہ اسی حالت میں تھا جیسے اس وقت ہے، تو آپ ﷺ نے بلند آواز کر کے فرمایا: ”اے لوگو! تمہاری دنیا کا جو زمانہ گزر چکا ہے اس کی بہ نسبت اب صرف اتنا باقی ہے جتنا تمہارا اس گزرے ہوئے دن سے باقی رہ گیا ہے۔“

تحقيق وتخريج حسن: مسند أحمد: 116,133/2- المستدرك للحاكم: 443/2- شعب الإيمان ، ح: 9757- رجل مجہول ہے۔ لیکن شواہد کی بنا پر حدیث حسن ہے، دیکھئے آنے والی حدیث۔

[283]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حقیقت یہ ہے کہ تمہاری دنیا کا اب صرف اتنا حصہ باقی ہے جتنا تمہارے اس دن میں سے باقی ہے۔“

تحقيق وتخريج حسن: سنن الترمذي ، ح: 2191- مسند عبد بن حميد ، ح: 864.

شرح الحديث مطلب یہ ہے کہ دنیا کا معاملہ اب اپنے اختتام کی طرف ہے اور آخرت بالکل قریب آ چکی ہے۔ گزر جانے والے طویل عرصہ کی بہ نسبت باقی ماندہ وقت صرف اتنا ہے جتنا تمہارے اس دن میں سے باقی ہے۔ ایک حدیث میں ہے: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔“ آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا۔ [صحيح مسلم ، ح: 2951]

(150) قَوْلُهُ ﷺ فِي سُوءِ الْخُلُقِ

برے اخلاق کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان

[284]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مَعْبَدٍ أَبُو قَحْذَمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ

سُوءَ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک برا اخلاق عمل کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔''

تحقیق و تخریج **إسناده ضعيف**: شعب الإيمان، ح: 7674۔ الضعيفة، ح: 3709۔ ابو قحذم نضر بن معبد ضعیف ہے۔ اس کے دیگر طرق وشواہد بھی ضعیف ہیں۔

(151) قَوْلُهُ ﷺ فِي الْأَنْصَارِ

انصار کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

[285]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ، ثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: **((أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''امابعد! بے شک لوگ زیادہ ہو جائیں گے جبکہ انصار کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں میں کھانے میں نمک کے برابر ہوں گے۔''

تحقیق و تخریج صحيح البخاري، ح: 3628۔ المعجم الكبير، ح: 11684۔ المستدرك للحاكم: 78/4.

[286]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ خَارِجَةَ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ عَيْبَةً وَإِنَّ عَيْبَتِي هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہر نبی کا قیمتی چیزیں رکھنے کا ایک صندوق ہوتا ہے اور بے شک میرا قیمتی چیزیں رکھنے کا صندوق (ہم راز) انصار کا یہ گروہ ہے۔''

تحقیق وتخریج إسنادہ ضعیف : اسماعیل بن ابراہیم ضعیف اور عبدالرحمٰن بن خارجہ مجہول ہے۔

شرح الحدیث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اس بیماری میں باہر تشریف لائے جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تھی، آپ ایک لمبی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے سر کو ایک چکنی سیاہ پٹی سے باندھ رکھا تھا۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگ زیادہ ہوجائیں گے، جبکہ انصار کم ہوجائیں گے، یہاں تک کہ وہ لوگوں میں کھانے میں نمک کے برابر ہوں گے۔ لہٰذا تم میں سے جو کوئی امارت پر فائز ہو اور اپنی حکومت کی وجہ سے وہ کسی کو نقصان اور نفع بھی پہنچا سکتا ہو، تو اسے چاہیے کہ انصار کے مخلص لوگوں کی نیکی قبول کرے اور جو برے ہوں ان سے درگزر کرے۔'' یہ نبی ﷺ کی آخری مجلس تھی۔ [صحيح البخاري، ح: 3628]

انصار ان لوگوں کا نام ہے جنہوں نے ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو رہنے کے لیے جگہ دی، اسلام اور اہل اسلام کی نصرت کی تھی۔ یہ دو قبیلے تھے: اوس، جو اوس بن حارثہ کی طرف منسوب تھے، اور خزرج، جو خزرج بن حارثہ کی طرف منسوب تھے۔ اور یہ دونوں (اوس بن حارثہ اور خزرج بن حارثہ) قیلہ بنت ارقم یا قیلہ بنت کاہل کے بیٹے تھے، باپ کا نام حارثہ بن ثعلبہ تھا، وہ یمن کے رہنے والے تھے۔

(1)...... اس حدیث میں غیب کی خبر ہے کہ لوگ بہت ہوں گے لیکن انصار میں بدستور کمی آتی جائے گی کیونکہ انصار وہ ہیں جنھوں نے نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ٹھکانا دیا، تنگی اور ترشی میں دین اسلام کی آبیاری کی، ایسا وقت اب نہیں آئے گا۔ اس بنا پر غیر انصار کی کثرت اور ان کی قلت ہوتی گئی، چنانچہ اوس اور خزرج کے قبائل سے بہت کم نسل آگے چلی۔ ویسے تو بہت سے لوگ انصار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن محض ادعائی کثرت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اسے حقیقی معنی پر ہی محمول کرنا چاہیے۔ کیونکہ مہاجرین کی اولاد تو شہروں میں پھیل گئی اور وہ سلطنتوں اور حکومت کے مالک بھی بنے، لیکن انصار کو یہ کثرت نصیب نہ ہوئی۔

(2)...... اس میں یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ انصار کو خلافت نہیں ملے گی، اس لیے ان کے حق میں حسن سلوک کرنے کی وصیت فرمائی۔ بہرحال رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی، انصار کھانے میں نمک کی طرح بہت کم مقدار میں ہیں۔ واللہ اعلم. [هداية القارى: 764/5]

(152) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا))

آپ ﷺ کا فرمان: ''ایمان مدینہ کی طرف لوٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لوٹ جاتا ہے۔''

[287]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَبَلَةَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدِّينَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ))

ترجمة الحديث سیّدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دین حجاز کی طرف لوٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لوٹ جاتا ہے، اور دین حجاز میں پناہ لے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف جدًا**: سنن الترمذي، ح: 2630 کثیر بن عبداللہ متروک ہے۔ صحیح البخاری (ح: 1876) اور صحیح مسلم (ح: 146) کی حدیث اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(153) قَوْلُهُ ﷺ: ((يَتَهَافَتُونَ فِي الْكَذِبِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''وہ جھوٹ میں اس طرح گریں گے جس طرح پروانے آگ میں گرتے ہیں۔''

[288]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، وَثَنَا غَيْرُهُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَفْصٍ، ثَنَا مَسْلَمَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنِ النَّوَّاسِ، - وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ الزِّبْرِقَانِ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا لِي أَرَاكُمْ تَهَافَتُونَ فِي الْكَذِبِ تَهَافُتَ الْفَرَاشِ فِي النَّارِ، كُلُّ الْكَذِبِ مَكْتُوبٌ لَا مَحَالَةَ، إِلَّا أَنْ يَكْذِبَ الرَّجُلُ فِي الْحَرْبِ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا نواس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کیا ہے کہ میں تمہیں جھوٹ میں اس طرح گرتے ہوئے دیکھتا ہوں جس طرح پروانے آگ میں گرتے ہیں۔ ہر جھوٹ لازماً لکھا جاتا ہے سوائے اس کے، کہ آدمی جنگ میں (کسی جنگی چال کے طور پر) جھوٹ بولے، کیونکہ جنگ چالبازی کا

نام ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن: شعب الإيمان، ح: 4460۔ مساوئ الأخلاق، ح: 156۔ تهذيب الآثار للطبري (مسند علي)، ح: 206۔ مسلمہ بن علقمۃ عن داود کو جمہور نے منکر کہا ہے۔لیکن مسند أحمد (454/6 عن أسماء بنت يزيد، وسنده حسن) میں اس کا حسن شاہد ہے،جس کی وجہ سے یہ ''حسن'' ہے۔

شرح الحديث سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے سنا: ''اے ایمان والو! تمھیں کون سی چیز اس بات پر برانگیختہ کرتی ہے کہ تم جھوٹ میں اتنی تیزی سے گرو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں؟ ہر جھوٹ ابن آدم پر لکھا جاتا ہے سوائے تین کاموں کے۔ وہ آدمی جو اپنی بیوی سے جھوٹ بولے تاکہ اسے راضی رکھے۔ وہ آدمی جو جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے جھوٹ بولے۔ یا وہ آدمی جو دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے۔'' [مسند أحمد: 454/6 وسنده حسن]

جھوٹ بولنا ایک کبیرہ گناہ ہے جس سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ مذکورہ حدیث میں جھوٹ کی سنگینی اور تباہ کاری سے آگاہ کیا گیا ہے اور پھر اس کے جواز کی تین صورتیں بیان فرمائی گئی ہیں۔

مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

رخصت سے مراد، جھوٹ بولنے کی رخصت ہے۔ ینمی خیرا، بھلائی کی چغلی کھاتا یا بھلائی کی بات پہنچاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دولڑے ہوئے شخصوں کو قریب لانے اور ان کے دلوں سے باہمی بغض وعناد دور کرنے کے لیے، اپنی طرف سے ایسی جھوٹی باتیں بنا کر ان کے سامنے پیش کرتا ہے کہ جس سے بغض وعناد کی برف پگھل جائے اور ان کی دوریاں قربت میں بدل جائیں۔ تو عنداللہ یہ شخص جھوٹا یا چغل خور شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح جنگ کے موقعے پر بھی عندالضرورت خلاف واقعہ بات کرنا جائز ہے، ورنہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ سکتا ہے، تیسرا موقعہ میاں بیوی کی باہمی گفتگو کا ہے، معاشرتی زندگی میں بھی بہت سے موڑ ایسے آتے ہیں کہ ازدواجی تعلق کو برقرار رکھنے یا انہیں خوشگوار رکھنے کے لیے خاوند کو بیوی سے یا بیوی کو خاوند سے کچھ باتیں چھپانی پڑ جاتی ہیں۔ ایسے خاص موقعوں اور ضرورتوں پر اخفائے حال کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے۔ تاہم اس رخصت کا مطلب مطلقاً جھوٹ کی اجازت نہیں ہے کہ میاں بیوی آپس میں ہر وقت جھوٹ ہی بولتے رہیں، جھوٹ بہرحال جھوٹ ہے جو کبیرہ گناہ ہے، معاشرتی زندگی بھی سچائی ہی پر مبنی ہونی چاہیے۔ دونوں کا کردار ایک دوسرے کے لیے ایک آئینے کی طرح صاف شفاف ہونا چاہیے، اسی میں مسرت اور خوش گواری کا راز مضمر ہے۔ جھوٹ اور اخفائے حال

ایک کو دوسرے سے متنفر اور دور کر سکتا ہے۔ اس لیے عند الضرورت ہی جھوٹ کا استعمال مفید اور خوش گوار اثرات کا حامل ہو سکتا ہے اور یہ اسلام کے دین فطرت ہونے کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ اس نے اس واقعی ضرورت کا احساس کیا اور اس کے لیے رخصت عنایت فرما دی، اس لیے اس کا فائدہ بھی بقدر ضرورت استعمال میں ہی ہے، بلا ضرورت استعمال میں نقصان ہی نقصان ہے، دین کا بھی اور دنیا کا بھی۔ [ریاض الصالحین: 2/338-339]

(154) نَهْيُ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَعَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ

نبی ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے منع فرمایا ہے

[289]...... حَدَّثَنِي حُبَابٌ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ التُّومَنِيُّ، ثَنَا سَلَّامٌ، ثَنَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ))

ترجمة الحديث عبد الحمید بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف:** مسند أحمد: 5/447- عبد الحمید بن سلمہ مجہول ہے۔ اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔

(155) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَا يُوَطِّنُ عَبْدٌ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''جو شخص مسجد کو نماز کے لیے اپنا وطن بنا لے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے۔''

[290]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثَنَا دُحَيْمٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُوَطِّنُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ، كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ))

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی بندہ مسلم مساجد کو نماز اور ذکر کے لیے اپنا وطن بنا لے، تو جس وقت وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے، اس وقت اللہ عزوجل اس

سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح غائب شخص کے گھر والے اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔“

تحقیق وتخریج: **صحیح**: سنن ابن ماجه، ح: 800۔ مسند أحمد: 328/2۔ مسند ابن الجعد، ح: 2838۔ مسند الطیالسي، ح: 2455۔ صحیح ابن حبان، ح: 1607۔ صحیح ابن خزیمة، ح: 359۔ المستدرك للحاکم: 213/1.

شرح الحدیث: مسجد میں فرائض کی ادائیگی اور ذکر الٰہی کے لیے آنے جانے کی بہت فضیلت ہے۔ جو شخص مسجد کو اپنا وطن بنا لے یعنی مسجد میں پابندی کے ساتھ حاضری دے، مسجد کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط رکھے اور ممکن حد تک زیادہ وقت مسجد میں گزارے، اس کے لیے مذکورہ حدیث میں یہ بشارت سنائی گئی ہے کہ جب وہ اپنے گھر سے مسجد کے لیے نکلتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ با وضو ہو کر نکلتا ہے [صحیح ابن خزیمة، ح: 1491] تو اس کے اس عمل پر اللہ عزوجل اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح اس شخص کے گھر والے جو سفر پر تھا یا جو غائب ہو گیا تھا اس کے آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

⦿...... روزِ قیامت جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ دے گا ان میں ایک وہ بھی ہے جس کا دل مسجد کے ساتھ جڑا رہا۔ [صحیح البخاري، ح: 660]

⦿...... آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو لوگ اندھیروں میں (نماز کی ادائیگی کے لیے) مساجد کی طرف جاتے ہیں ان کو روز قیامت مکمل نور کی بشارت سنا دو۔ [سنن الترمذي، ح: 223 صحیح]

⦿...... آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مسجد کی طرف صبح وشام بار بار آتا جاتا ہے تو اللہ جنت میں اس کی مہمانی تیار کرتا ہے، جب بھی وہ صبح وشام مسجد میں آتا جاتا ہے۔ [صحیح البخاري، ح: 662]

(156) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ فَلَا يُحَدِّثُ إِلَّا بِشَرِّ مَا سَمِعَ))

”اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنتا ہے پھر اپنی سنی ہوئی باتوں میں سے صرف شر والی بات آگے بیان کرتا ہے۔“

[**291**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ فَيَسْمَعُ الْحِكْمَةَ، ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ إِلَّا بِشَرِّ مَا يَسْمَعُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا،**

فَقَالَ: يَا رَاعِي! اجْزِرْنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ، فَقَالَ لَهُ: اذْهَبْ، فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِ شَاةٍ، فَذَهَبَ فَأَخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ.))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو (کسی مجلس میں) بیٹھتا ہے اور حکمت کی بات سنتا ہے پھر اپنی سنی ہوئی باتوں میں سے صرف شر والی بات آگے بیان کرتا ہے، اس شخص کی مانند ہے جو کسی چرواہے کے پاس آیا اور کہا: اے چرواہے! مجھے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری دے دو (جسے ذبح کر کے گوشت کھا سکوں)، تو چرواہے نے اس سے کہا: جا، اور جا کر کسی بہترین بکری کا کان پکڑ لے۔ وہ گیا اور بکریوں کے (رکھوالے) کتے کا کان پکڑ لیا۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: سنن ابن ماجه، ح: 4172۔ مسند أحمد: 353/2۔ مسند أبي يعلى، ح: 6388۔ شعب الإيمان، ح: 1593۔ مسند البزار، ح: 9581۔ الضعيفة، ح: 1761۔ علی بن زید ضعیف ہے۔

(157) قَوْلُهُ ﷺ فِي زَهَرَاتِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمَالِ

دنیا کی چمک دمک اور اس کی زیب وزینت اور صاحب مال کے اچھا ہونے کے سلسلے میں آپ ﷺ کا فرمان۔

(158) قَوْلُهُ ﷺ: ((يَكُونُ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا يَأْكُلُ الْبَقَرُ مِنَ الْأَرْضِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو اپنی زبانوں کے ساتھ اس طرح کھائیں گے جس طرح گائے زمین سے چرتی ہے۔''

[292]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا يَعْلَى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ مُجَمِّعٍ، قَالَ: كَانَ لِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ إِلَى أَبِيهِ حَاجَةٌ، فَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَتِهِ كَلَامًا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ لَهُ أَبُوهُ: فَرَغْتَ يَا بُنَيَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا كُنْتُ فِيكَ أَزْهَدَ مِنِّي، وَلَا كُنْتُ مِنْ حَاجَتِكَ أَبْعَدَ مِنِّي مُنْذُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ هَذَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ الدُّنْيَا بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا يَأْكُلُ الْبَقَرُ مِنَ الْأَرْضِ))

ترجمة الحديث مجمع کہتے ہیں کہ عمر بن سعد کو اپنے والد سے کوئی کام تھا، اس نے اپنے کام سے پہلے کچھ گفتگو کی جس طرح لوگ اس سلسلے میں گفتگو کرتے ہیں (یعنی تمہید باندھی)۔ یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوا تو اس کے والد نے اسے کہا: اے بیٹے! (اپنی گفتگو سے) فارغ ہو گئے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ والد نے کہا: میں تیرے بارے میں اپنے سے زیادہ بے رغبت نہیں ہوں، اور نہ تیرے کام سے اپنی نسبت زیادہ دور ہوں جب سے میں نے تیرا یہ کلام سنا ہے۔ (یعنی تیری لمبی چوڑی گفتگو سن کر تیری ضرورت وحاجت کے حوالہ سے مجھے کوئی رغبت نہیں ہوئی بلکہ میں ذہنی طور پر دور ہوا ہوں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''آخری دور میں ایسے لوگ ہوں گے جو اپنی زبانوں کے ساتھ دنیا ایسے کھائیں گے جیسے گائے زمین سے چرتی ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مسند أحمد: 176/1- شعب الإيمان، ح: 4622- المختارة للضياء، ح: 1025- مجمع الزوائد، ح: 13281- مجمع کا سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے سماع محل نظر ہے۔

(159) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَتُنْتَقُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْحُثَالَةِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''تم ایسے چن لیے جاؤ گے جیسے ردّی کھجوروں میں سے عمدہ کھجوریں چن لی جاتی ہیں۔''

[**293**]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: **((لَتُنْتَقُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْحُثَالَةِ، فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ضرور بالضرور ایسے چن لیے جاؤ گے جیسے ردّی کھجوروں میں سے عمدہ کھجوریں چن لی جاتی ہیں، اور تمہارے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور تمہارے برے لوگ باقی رہ جائیں گے، لہٰذا اگر تم سے ہو سکے تو مر جانا۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: سنن ابن ماجه، ح: 4038- المستدرك للحاكم: 434/4- المعجم الأوسط، ح: 4676- مسند البزار، ح: 7801- زہری مدلس کا عنعنہ ہے۔ صحيح البخاري کی حدیث (6434) اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(160) قَوْلُهُ ﷺ فِي عَيْنَيِّ الدَّجَّالِ

دجال کی دونوں آنکھوں کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان:

[294]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**إِنَّ إِحْدَى عَيْنَيِّ الدَّجَّالِ كَأَنَّهَا زُجَاجَةٌ خَضْرَاءُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دجال کی دو آنکھوں میں سے ایک ایسے ہوگی جیسے سبز شیشہ ہو۔''

تحقیق وتخریج صحيح: مسند أحمد: 123/5- صحيح ابن حبان، ح: 6795- مسند الطيالسي، ح: 546- الصحيحة، ح: 1863.

شرح الحديث قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ''دجال کا ظہور'' ہے۔ یہ فتنہ تاریخ انسانی کا سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کی تخلیق اور قیام قیامت کے درمیان دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔'' [صحيح مسلم، ح: 2946]

اس فتنے کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے۔'' [صحيح البخاري، ح: 3057]

احادیث میں دجال کا حلیہ بھی بیان کیا گیا ہے، مثلاً:

⦿ ......دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی گویا اس کی آنکھ ایسی ہوگی کہ انگور کا اٹھا ہوا دانہ ہو۔''

[صحيح البخاري، ح: 7407]

⦿ ......اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔'' [صحيح البخاري، ح: 7131]

⦿ ...... بے نور آنکھ والا ہوگا اس کے اوپر موٹا ناخونہ (گوشت کا ٹکڑا جو آنکھ میں پیدا ہو جاتا ہے) ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن- پڑھا لکھا یا اَن پڑھ- پڑھ لے گا۔''

[صحيح مسلم، ح: 2934]

⊙......اس کے بال گھنے گچھے دار ہوں گے۔'' [أيضاً]

⊙......اس کے ہمراہ ایک جنت ہوگی اور ایک جہنم ہوگی لیکن اس کی جنت حقیقت میں جہنم اور اس کی جہنم حقیقت میں جنت ہوگی۔ [أيضاً]

⊙......اس کے ہمراہ پانی ہوگا اور آگ ہوگی لیکن اس کی آگ اصل میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور پانی آگ ہوگی۔ [ایضاً]

⊙......دجال مشرق کی طرف واقع خراسان نامی سرزمین سے ظاہر ہوگا، بعض لوگ اس کی پیروی کریں گے جن کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے دوہری تہہ والی ڈھال۔ [سنن ابن ماجه، ح: 4072صحيح]

⊙......اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کی اطاعت کریں گے، ان پر طیلسان کی عبائیں ہوں گی۔ [صحيح مسلم، ح: 2944]

⊙......دجال مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں داخل ہوگا۔ [صحيح مسلم، ح: 2943]

⊙......دجال کو عیسیٰ علیہ السلام مقام لُد پر قتل کریں گے۔ [صحيح مسلم، ح: 2937- سنن أبي داوٗد، ح: 4321]

(161) قَوْلُهُ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان:

[295]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ مَعْنٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُهَيْلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه: **((إِنَّ لَكَ عِنْدِي يَدًا بِمَنْزِلَةِ قَمِيصِي مِنْ جَسَدِي))**

ترجمة الحديث سیّدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بے شک تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہے جو میری قمیص کا میرے جسم کے ساتھ ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الكبير، ح: 5146- عبد المومن بن عباد ضعیف اور رجل من قریش نامعلوم ہے۔

(162) قَوْلُهُ ﷺ: ((لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الشِّرْكِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔''

[296]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ إِذَا حَدَّثَهُمْ بِحَدِيثٍ، لَا يَدْرُونَ مَا هُوَ أَتَوُا الْحَسَنَ فَيُفَسِّرُهُ لَهُمْ. فَحَدَّثَهُمْ يَوْمًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُمْ: ((لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الشِّرْكِ، وَلَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا)) . فَلَمْ يَدْرُوا مَا ذَلِكَ، فَأَتَوُا الْحَسَنَ فَقَالُوا: إِنَّ أَنَسًا حَدَّثَنَا الْيَوْمَ حَدِيثًا لَا نَدْرِي مَا قَالَ، قَالَ: وَمَا حَدَّثَكُمْ؟ قَالُوا: ثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الشِّرْكِ، وَلَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا)) ، فَقَالَ الْحَسَنُ: نَعَمْ، أَمَا قَوْلُهُ ((لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا)) ، يَقُولُ: لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ: مُحَمَّدٌ. وَأَمَّا قَوْلُهُ ((لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الشِّرْكِ)) فَإِنَّهُ يَقُولُ: لَا تَسْتَشِيرُوا الْمُشْرِكِينَ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِكُمْ. قَالَ: وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ﴾ [آل عمران: 118]

ترجمة الحديث ازہر بن راشد کہتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب انھیں کوئی حدیث بیان کرتے (اور) وہ سمجھ نہ پاتے کہ وہ کیا (مطلب رکھتی) ہے۔تو وہ حسن رحمہ اللہ کے پاس آتے، وہ ان کے سامنے اس کی تفسیر بیان کرتے۔ چنانچہ ایک دن سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو، اور نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی عبارت نقش کراؤ۔'' لوگوں کو سمجھ نہ آیا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ چنانچہ وہ حسن رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کہا: بے شک انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں آج ایک حدیث بیان کی ہے، ہم نہیں جانتے کہ انھوں نے کیا فرمایا ہے۔حسن رحمہ اللہ نے کہا: انھوں نے تمھیں کیا بیان کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: انھوں نے ہمیں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو، اور نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی عبارت نقش کراؤ۔تو حسن رحمہ اللہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی عبارت نقش نہ کراؤ۔'' آپ ﷺ یہ کہہ رہے ہیں کہ اپنی انگوٹھیوں پر لفظ ''محمد'' نقش نہ کراؤ۔ اور رہا آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔'' تو اس میں آپ ﷺ یہ فرما رہے ہیں کہ اپنے

معاملات میں سے کسی بھی چیز کے متعلق مشرکین سے مشورہ نہ لو۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ نے (مزید) کہا: اور اس بات کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں بھی ہے، پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ یہ ہے): ''اے ایمان والو! اپنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہ بناؤ، وہ تمہیں کسی طرح نقصان پہنچانے میں کمی نہیں کرتے۔'' [آل عمران: 118]

تحقیق و تخریج: **إسناده ضعیف:** سنن النسائي، ح: 5212۔ شعب الإیمان، ح: 8930۔ الضعیفة، ح: 4781 ۔ازہر بن راشد مجہول ہے۔اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

(163) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''میں اور دنیا ایک سوار کی مانند ہیں۔''

[297]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَا لِي وَلِلدُّنْيَا؟ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ قَالَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي يَوْمٍ حَارٍّ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا))**

ترجمة الحدیث: سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا سروکار، میری اور دنیا کی مثال تو بس ایک سوار کی مانند ہے، جس نے سخت گرم دن میں دوپہر کے وقت کسی درخت کے سائے میں کچھ دیر آرام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا۔''

تحقیق و تخریج: **إسناده ضعیف:** سنن الترمذي، ح: 2377۔ سنن ابن ماجه، ح: 4109۔ مسند أحمد: 391/1۔ المعجم الأوسط، ح: 9307۔ مسند أبي یعلی، ح: 4998۔ مسند الطیالسي، ح: 275۔ مسند الشهاب، ح: 1384۔ ابراہیم نخعی مدلس کا عنعنہ ہے۔

[298]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَحْطَبَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمة الحدیث: اسے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج: **إسناده ضعیف:** صحیح ابن حبان، ح: 6352۔ مسند عبد بن حمید، ح:

599۔ شعب الإیمان، ح: 9932۔ مسند أحمد: 301/1۔ ہلال بن خباب مختلط ہے۔

(164) قَوْلُهُ ﷺ: ((هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي أُمَرَائِي؟))

آپ ﷺ کا فرمان: ''کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑ سکتے ہو؟''

[299]...... رُوِيَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي أُمَرَائِي؟ فَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ. . .))

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑ سکتے ہو؟ درحقیقت تمہاری اور ان کی مثال ....۔''

تحقیق و تخریج صحیح مسلم، ح: 1753۔ سنن أبي داوٗد، ح: 2719۔ مسند أحمد: 26/6.

شرح الحدیث اصل میں یہ ایک واقعہ ہے۔ سیّدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حمیر کے ایک آدمی نے دشمن کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور اس کا سلب (مقتول کا ساز وسامان) لینا چاہا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انھیں منع کر دیا اور وہ ان پر امیر تھے، چنانچہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ (اپنے حمیری ساتھی کی حمایت کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا تو آپ نے خالد رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تمھیں اس کے مقتول کا سامان اسے دینے سے کیا امر مانع ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! میں نے اسے زیادہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''وہ (سامان) ان کے حوالے کر دو۔'' اس کے بعد خالد رضی اللہ عنہ عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انھوں نے ان کی چادر کھینچی اور کہا: کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ بات پوری کرا دی جو میں نے تم سے کہی تھی؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات سن لی تو آپ ﷺ کو غصہ آ گیا اور فرمایا: ''خالد! اسے مت دو، خالد! اسے مت دو۔ کیا تم میرے (مقرر کیے ہوئے) امیروں کو میرے لیے چھوڑ سکتے ہو؟ تمہاری اور ان کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جسے اونٹوں یا بکریوں کا چرواہا بنایا گیا، اس نے انھیں چرایا، پھر ان کو پانی پلانے کے وقت کا انتظار کیا اور انھیں حوض پر لے گیا، انھوں نے اس میں سے پینا شروع کیا تو انھوں نے اس کا صاف پانی پی لیا اور گدلا چھوڑ دیا تو صاف پانی تمہارے لیے ہے اور گدلا ان کا!۔''

(1)......عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے حمیری رفیق سفر کی حمایت کی۔ خالد رضی اللہ عنہ سے یہ بھی کہا کہ اگر انھوں نے ان کے ہاتھ سے لیا ہوا سامان واپس نہ کیا تو وہ اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ کے پاس کریں گے۔ انھوں

نے آ کر شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اس شکایت کا ازالہ فرما دیا، بعد میں عوف نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر طعن کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو احساس اہانت سے بچانے کے لیے شکایت کرنے والوں پر غصے کا اظہار فرمایا۔ آپ ﷺ کے فرمان: ''خالد! اسے مت دو'' کا ایک مفہوم یہ ہے کہ جس نے طعن کیا اسے نہ دو۔ مقصود زجر و توبیخ تھی، ورنہ وہ سامان عوف رضی اللہ عنہ کو مل بھی نہیں رہا تھا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حمیری شخص بھی طعن میں شریک ہو، اس لیے بطور سزا اس کو سامان واپس نہ کرنے کا حکم دیا ہو۔ خالد رضی اللہ عنہ نے سامان کا کچھ حصہ واپس لیا تھا، سارا نہیں۔

(2)...... رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ امیر مہمات کی پریشانیوں، زحمتوں اور تکلیفوں کا بڑا حصہ خود سہتے اور اپنے ساتھیوں کو ان زحمتوں سے دور رکھنے کی کوشش کرتے۔ ان کی ذمہ داری صرف یہ نہ تھی کہ دشمن کا مقابلہ کریں، یہ بھی تھی کہ اپنی افواج کا زیادہ سے زیادہ تحفظ کریں اور آرام پہنچائیں۔ ان کے حقوق دوسروں کے برابر، سہولتیں دوسروں سے کم اور فرائض بہت زیادہ تھے۔ ان کے کسی کام کی اصلاح کا دروازہ تو کھلا تھا لیکن طعن و تشنیع کی نہ ضرورت تھی نہ اجازت۔ [صحیح مسلم مترجم: 582,581/3 طبع دارالسلام]

(165) قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے۔''

[300]...... أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ بَشِيرٍ الْقَطَّانُ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا))

ترجمة الحديث: سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن مومن کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔''

تحقيق و تخريج: صحيح البخاري، ح: 481۔ صحيح مسلم، ح: 2585۔ سنن الترمذي، ح: 1928۔ مسند الحميدي، ح: 772۔ مسند الطيالسي، ح: 505۔ مسند أحمد: 409/4۔ مسند الشهاب، ح: 134۔ مسند عبد بن حميد، ح: 556۔ المصنف لابن ابي شيبة، ح: 30985.

شرح الحديث: اس حدیث مبارک میں مسلمانوں کو ایک عمارت کے ساتھ تشبیہ دے کر اجتماعیت کا درس دیا گیا ہے کہ جس طرح عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے اور پھر ساری اینٹیں ایک

دوسری کے ساتھ جڑ کر عمارت کو پختہ اور مضبوط بناتی ہیں، اسی طرح مسلمان ہیں جو ایک دوسرے کے معاون اور دست وبازو ہوتے ہیں۔

(166) قَوْلُهُ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: ((مَثَلُهُمَا كَمَثَلِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ))

آپ ﷺ کا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمان کہ ان دونوں کی مثال سماعت اور بصارت کی سی ہے۔"

[301]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ- يَعْنِي عَبْدَ الْمُنْعِمِ- عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْإِسْلَامِ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الْإِنْسَانِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا اسلام میں وہی مقام ہے جو انسان میں سماعت اور بصارت کا ہے۔"

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف جدًا: حلية الأولياء: 213/3- الضعيفة، ح: 3269- ولید بن فضل متہم بالوضع ہے اس کے شواہد بھی ضعیف ہیں۔

(167) قَوْلُهُ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ))

آپ ﷺ کا فرمان: "بے شک اللہ تعالیٰ مردوں میں سے ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کو چلاتا ہے۔"

[302]...... ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَوَّمٍ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْأَبَاقِرُ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ

تعالیٰ مردوں میں سے حد سے زیادہ فصاحت و بلاغت دکھانے والے اس شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کو اس طرح چلاتا ہے جس طرح گائیں چلاتی ہیں۔"

تحقیق وتخریج حسن: سنن أبي داوٗد، ح: 5005- سنن الترمذي، ح: 2853- المعجم الأوسط، ح: 5091- مسند أحمد: 165/2- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 26822- مسند البزار، ح: 2452- الصحيحة، ح: 880.

شرح الحدیث اس حدیث میں ایسے شخص کی مذمت فرمائی گئی ہے جو گفتگو میں تصنع اور تکلف سے کام لیتا ہے۔ تاکہ دوسروں پر اپنی فصاحت و بلاغت کا سکہ بٹھا سکے۔ فصاحت و بلاغت کوئی بری چیز نہیں مگر اس میں تصنع و تکلف سے کام لینا شرعاً اور اخلاقاً جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو گفتگو میں اس طرح کا انداز اختیار کرے۔ ایسے شخص کی جانور کے ساتھ مثال دی گئی ہے کہ جس طرح گائے اپنی زبان سے گھاس لپیٹتی ہے، اسی طرح یہ شخص منہ بھر کر بتکلف باتیں کرتا ہے۔ عمدہ کلام وہی ہے جو ضرورت کے موافق ہو، سیدھا سادہ ہو، متکلم کی باطنی کیفیت سے ہم آہنگ ہو اور شریعت کے مطابق ہو۔

(168) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الرَّجُلِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى سُنَّةٍ ثُمَّ يُفَارِقُهُ ثُمَّ يَعُودُ))

آپ ﷺ کا فرمان: "اس شخص کی مثال جو کسی مسنون عمل پر کاربند ہو، پھر اسے چھوڑ دے، پھر دوبارہ کرنے لگ جائے۔"

[303]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ عُبَادَةَ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الرَّجُلِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى سُنَّةٍ مِنَ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ يُفَارِقُهُ، ثُمَّ يَنْدَمُ فَيَتُوبُ كَبَعِيرٍ كَانَ يَعْقِلُهُ أَهْلُهُ فَيَنْفِرُ مِنْهُمْ مَرَّةً، ثُمَّ عَقَلُوهُ وَأَحْسَنُوا إِلَيْهِ كَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ))**

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کی مثال جو اسلام کے کسی مسنون عمل پر کاربند ہو، پھر اسے چھوڑ دے، پھر شرمندہ ہو کر توبہ کر لے (اور دوبارہ کرنے لگ جائے)، اس اونٹ کی طرح ہے جسے اس کے گھر والے باندھے رکھتے تھے لیکن ایک دفعہ وہ ان سے بھاگ جاتا

ہے، پھر انھوں نے (اسے پکڑ کر) باندھ لیا اس کے ساتھ اسی طرح اچھا سلوک کرنے لگے جس طرح پہلے اس کے ساتھ کیا کرتے تھے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: نصر بن خزیمہ بن عبادہ اور اس کے والد کی توثیق نہیں ملی۔

(169) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْكُفَّارِ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''کافروں میں مسلمانوں کی مثال۔''

[304]...... حَدَّثَنَا بَنَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَطَّانُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُون، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْكُفَّارِ، كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوِ الشَّعَرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ))**

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کافروں میں مسلمانوں کی مثال اس طرح ہے جس طرح سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہو، یا سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: بهذا السياق: صحيح ابن حبان، ح: 7458۔ابو اسحاق مختلط ہے۔ حدیث نمبر 272 اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(170) قَوْلُهُ ﷺ: ((مِنَ الْقَرَفِ تَلَفٌ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''وبا والی جگہ میں رہنا ہلاکت ہے۔''

[305]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مِسِّيكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: أَبْيَنُ، هِيَ أَرْضُ رِيفِنَا، وَالْأَرْضُ مِيرَتُنَا، وَهِيَ شَدِيدَةُ الْوَبَاءِ، فَقَالَ **((دَعْهَا، فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ تَلَفًا))**

ترجمة الحديث سیّدنا فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک ہماری کچھ زمین ہے جسے ''ابین'' کہا جاتا ہے، وہ ہماری زرعی زمین ہے اور ہماری غلہ اگانے کی زمین ہے اور

(لیکن) وہ شدید وبا زدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ وبا والی جگہ میں رہنا ہلاکت ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: سنن أبي داوٗد، ح: 3923۔ مسند أحمد: 451/3۔ المصنف لعبد الرزاق، ح: 20162۔ شعب الإيمان، ح: 1302۔ الضعيفة، ح: 1720۔ یحییٰ بن عبداللہ مجہول ہے اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

(171) قَوْلُهُ ﷺ فِي مَحَبَّةِ اللّٰهِ عَبْدَهُ

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندہ سے محبت کے سلسلے میں آپ ﷺ کا فرمان:

[**306**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ نَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا،حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي أَحَدُكُمْ مَرِيضَهُ الْمَاءَ لِيُشْفَى**))

ترجمة الحديث عقبہ بن رافع سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے تاکہ وہ شفایاب ہو۔''

تحقيق وتخريج **صحيح**: سنن الترمذي، ح: 2036 عن قتادة بن النعمان۔ وقال: هذا حديث حسن غريب۔ شعب الإيمان، ح: 9964۔ ابن حبان، ح: 669 وصححه۔ مسند أبي يعلى، ح: 6865۔ مسند الشهاب، ح: 1397۔ المستدرك للحاكم: 309/4، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، وافقه الذهبي۔ مجمع الزوائد، ح: 18054 وقال: رواه ابويعلى وإسناده حسن.

شرح الحديث مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو دنیا اتنی زیادہ نہیں دیتا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے، کیونکہ دنیا کا مال ودولت وبال ہے، تو ایسے وبال سے اور نقصان دہ چیز سے اپنے محبوب بندے کو دور رکھتا ہے جس طرح بیمار آدمی کو نقصان پہنچانے والی چیز سے پرہیز کرایا جاتا ہے۔

[انوار المصابیح: 526/4]

(172) تَمْثِيلُهُ ﷺ فِى الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْعَمَلِ

اہل خانہ، مال اور عمل کے بارے میں آپ ﷺ کی بیان کردہ مثال:

[307]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا الْحَوْطِيُّ، ثَنَا أَبُو عُمَرَ، وَعُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا مَثَلُ أَحَدِكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَعَمَلِهِ، كَرَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ إِخْوَةٍ، فَقَالَ لِأَخِيهِ الَّذِي هُوَ مَالُهُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، وَنَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ: مَاذَا عِنْدَكَ؟ فَقَدْ نَزَلَ بِي مَا تَرَى. فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ الَّذِي هُوَ مَالُهُ: مَالَكَ عِنْدِي غَنَاءٌ، مَالَكَ عِنْدِي إِلَّا مَا دُمْتَ حَيًّا، فَخُذْ مِنِّي الْآنَ مَا أَرَدْتَ، فَإِنِّي لَوْ فَارَقْتُكَ سَيُذْهَبُ بِي إِلَى كُلِّ مَذْهَبٍ غَيْرِ مَذْهَبِكَ، وَسَيَأْخُذُنِي غَيْرُكَ)) فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: ((هَذَا أَخُوهُ الَّذِي هُوَ مَالُهُ. فَأَيُّ أَخٍ تَرَوْنَهُ؟)) قَالُوا: لَا نَسْمَعُ طَائِلًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ((ثُمَّ قَالَ لِأَخِيهِ الَّذِي هُوَ أَهْلُهُ: قَدْ نَزَلَ بِيَ الْمَوْتُ وَحَضَرَ مَا تَرَى، فَمَاذَا عِنْدَكَ مِنَ الْغَنَاءِ؟ قَالَ: غِنَايَ عَنْكَ أَنْ أُمَرِّضَكَ وَأَقُومَ عَلَيْكَ وَأُعِينَكَ. فَإِذَا مِتَّ غَسَّلْتُكَ وَحَنَّطْتُكَ وَكَفَّنْتُكَ ثُمَّ حَمَلْتُكَ فِي الْحَامِلِينَ وَشَيَّعْتُكَ، أَحْمِلُكَ مَرَّةً وَأُمِيطُ أُخْرَى، ثُمَّ أَرْجِعُ عَنْكَ وَأُثْنِي بِخَيْرٍ عِنْدَ مَنْ سَأَلَنِي)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلَّذِى هُوَ أَهْلُهُ((أَيُّ أَخٍ تَرَوْنَ هَذَا؟)) قَالُوا: لَا نَسْمَعُ طَائِلًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ((ثُمَّ قَالَ لِأَخِيهِ الَّذِي هُوَ عَمَلُهُ: مَاذَا عِنْدَكَ وَمَاذَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: أُشَيِّعُكَ إِلَى قَبْرِكَ، فَأُونِسُ وَحْشَتَكَ، وَأَكُونُ مَعَكَ، وَأُجَادِلُ عَنْكَ، وَأَقْعُدُ فِي كَنَفِكَ، وَأَنْتَقِلُ بِخَطَايَاكَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّ أَخٍ تَرَوْنَ الَّذِي هُوَ عَمَلُهُ؟)) فَقَالُوا: خَيْرُ أَخٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَالْأَمْرُ هَكَذَا))

ترجمة الحديث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے کسی کی اس کے اہل خانہ، مال اور عمل کی مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی کے تین بھائی ہوں۔ جب اس کی وفات کا وقت قریب آئے اور موت اس کے پاس اتر آئے تو وہ اپنے اس بھائی سے۔ جو کہ اس کا مال ہے۔ یہ کہے کہ تیرے پاس کیا ہے؟ مجھے جو صورت حال لاحق ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ تو اس کا وہ بھائی جو کہ مال ہے، یہ کہے: اب میں تیرے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ ہاں! جب تک تو زندہ ہے، مجھ سے جس قدر چاہے لے لے، مگر جب میں تجھ سے جدا

ہوجاؤں گا تو مجھے تیرے بجائے کسی اور کے راستے پر لے جایا جائے گا اور مجھے تیرے بجائے کوئی اور حاصل کرلے گا۔'' پھر نبی ﷺ (لوگوں کی طرف) متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''یہ اس شخص کا وہ بھائی ہے جس کا نام مال ہے، سوتم اس بھائی کو کیا سمجھتے ہو؟۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تو اس طرح کا بے فائدہ بھائی کسی کا نہیں سنا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) ''پھر وہ اپنے اس بھائی سے۔ جو کہ اس کے اہل خانہ ہیں، یہ کہے: میرے پاس موت ڈیرہ ڈال چکی ہے اور جو صورت حال مجھے لاحق ہے وہ تم دیکھ رہے ہو، کیا تم میرے کسی کام آ سکتے ہو؟ وہ یہ جواب دے کہ میں تمہارے صرف اتنا کام آ سکتا ہوں کہ تیری تیمارداری کروں، تیری دیکھ بھال کروں اور تیری خدمت کروں، پھر جب تو مر جائے تو تجھے غسل دوں، خوشبو لگاؤں اور کفن پہناؤں، پھر اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھاؤں اور تیرے ساتھ جاؤں۔ ایک بار تجھے کندھا دوں اور دوسری بار تجھ سے تکلیف دور کروں، پھر واپس آ جاؤں اور جو شخص مجھ سے (تیرے متعلق) پوچھے تو میں تمہاری تعریف کروں۔'' نبی ﷺ نے (لوگوں سے) اس بھائی کے متعلق، جو کہ اس کے اہل خانہ ہیں، یہ دریافت فرمایا کہ تم اسے کیسا بھائی سمجھتے ہو؟۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تو اس طرح کا بے فائدہ بھائی کسی کا نہیں سنا۔ (آپ نے فرمایا): ''پھر وہ اپنے اس بھائی سے، جو کہ اس کا عمل ہے، کہے: تیرے پاس کیا ہے، اور تم کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے کہ میں قبر تک تیرے ساتھ جاؤں گا، وحشت میں تیرا دل بہلاؤں گا اور میں تیرے ساتھ رہوں گا، تیری طرف سے بحث کروں گا۔ تیری حفاظت کے لیے بیٹھوں گا اور تیرے گناہ دور کروں گا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تم کیسا بھائی سمجھتے ہو، جو کہ اس کا عمل ہے؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بہترین بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی کیفیت پیش آنے والی ہے۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** العلل المتناهية، ح: 1484۔ العلل لابن أبي حاتم، ح: 1848۔ الضعيفة، ح: 6846۔ عبداللہ بن عبدالعزیز ضعیف الحدیث ہے، اس میں اور بھی علت ہے۔

[**308**]...... حَدَّثَنَا الْبَزَّارُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الرَّجُلِ وَالْمَوْتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ أَخِلَّاءَ))

ترجمة الحديث سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور موت کی مثال اس آدمی کی مثال جیسی ہے جس کے تین دوست ہوں ....''۔

تحقیق وتخریج حسن: المعجم الأوسط، ح: 7396۔ المستدرك للحاكم: 372/1۔ الزهد لأبي داؤد، ح: 397.

شرح الحدیث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے اور موت کی مثال اس آدمی کی مثال جیسی ہے جس کے تین دوست ہوں۔ ان میں سے ایک کہے: یہ میرا مال ہے، اس میں سے تو جتنا چاہے لے لے۔ دوسرا کہے: میں ساری زندگی تیرے ساتھ رہوں گا لیکن جب تو مر جائے گا تو میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ اور تیسرا کہے: تو اندر داخل ہو یا باہر نکلے، زندہ رہے یا مرے، میں (ہر حال میں) تیرے ساتھ ہوں۔ ان میں سے جس نے یہ کہا کہ اس میں سے جو چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے، یہ اس کا مال ہے۔ اور دوسرا اس کا خاندان ہے، اور تیسرا اس کا عمل ہے۔'' [المستدرك للحاكم: 372/1 وصححه ووافقه الذهبی]

مطلب یہ ہے کہ مال و دولت اور عزیز و اقارب میں سے کسی نے بھی انسان کے ساتھ نہیں جانا۔ مرنے کے بعد سب چھوڑ جائیں گے، انسان کے ساتھ جائے گا تو وہ اس کا عمل ہے۔ اس لیے عمل کی طرف توجہ دینی چاہیے جو ہمیشہ کا ساتھی ہے۔ اچھا عمل اچھا ساتھی ہے اور برا عمل برا ساتھی ہے۔

[309]...... وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ الْخَيَّاطُ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَثَلُ الرَّجُلِ وَمَالِهِ وَأَهْلِهِ وَعَمَلِهِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ أَصْحَابٌ ثَلَاثَةٌ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَنَا مَعَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا حَتّٰى أَبْلُغَ بِكَ الشَّجَرَةَ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا مَعَكَ مَا دُمْتَ حَيًّا، فَإِذَا مُتَّ فَارَقْتُكَ، وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا مَعَكَ حَيًّا وَمَيِّتًا لَا أُفَارِقُكَ، فَأَمَّا الَّذِي مَعَهُ مَا دَامَ حَيًّا فَهُوَ مَالُهُ، وَأَمَّا الَّذِي مَعَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ الشَّجَرَةَ فَهُوَ أَهْلُهُ، هُمْ مَعَهُ حَتّٰى يُبْلَغَ بِهِ الشَّجَرَةَ وَالْقَبْرَ، وَأَمَّا الَّذِي مَعَهُ حَيًّا وَمَيِّتًا لَا يُفَارِقُهُ فَهُوَ عَمَلُهُ.**))

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے، اس کے مال، اس کے اہل خانہ اور اس کے عمل کی مثال اس آدمی کی مثال جیسی ہے جس کے تین دوست ہوں۔ ان میں سے ایک کہے: میں زندگی اور موت میں اس وقت تک تیرے ساتھ ہوں جب تک تمہارے ساتھ اس درخت تک نہ پہنچ جاؤں۔ اور دوسرا کہے: جب تک تو زندہ ہے میں تیرے ساتھ ہوں لیکن جب تو مر جائے گا تو میں تجھ سے جدا ہو جاؤں گا۔ اور تیسرا کہے: میں زندگی اور موت (ہر حال میں) تیرے ساتھ ہوں، تجھ سے جدا نہیں ہوں گا۔ ان میں سے جو زندگی بھر اس کے ساتھ رہا تو وہ اس کا مال ہے۔ اور وہ جو درخت تک پہنچنے تک اس کے ساتھ رہا

وہ اس کے اہل خانہ ہیں، وہ اس کے ساتھی ہیں یہاں تک کہ اسے درخت اور قبر تک پہنچا دیں۔ اور وہ جو زندگی اور موت (ہر حال) میں اس کا ساتھی ہے، اس سے جدا نہیں ہوتا، تو وہ اس کا عمل ہے۔"

تحقیق وتخریج: **إسناده ضعيف:** شعب الإيمان، ح: 9993۔ مسند البزار، ح: 8356۔ ابن عجلان مدلس کا عنعنہ ہے۔ سابقہ روایت اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(173) قَوْلُهُ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: ((مَثَلُهُمَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان: "فرشتوں میں ان دونوں کی مثال۔"

[310]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما: ((أَلَا أُخْبِرُكُمَا بِمَثَلِكُمَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمَثَلِكُمَا فِي الْأَنْبِيَاءِ، أَمَّا مَثَلُكَ، يَا أَبَا بَكْرٍ! فِي الْمَلَائِكَةِ، مَثَلُ مِيكَائِيلَ يَنْزِلُ بِالرَّحْمَةِ، وَمَثَلُكَ فِي الْأَنْبِيَاءِ مَثَلُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ كَذَّبَهُ قَوْمُهُ وَصَنَعُوا بِهِ مَا صَنَعُوا، فَقَالَ ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [إبراهيم: 36] . وَمَثَلُكَ، يَا عُمَرُ! فِي الْمَلَائِكَةِ، مَثَلُ جِبْرِيلَ يَنْزِلُ بِالشِّدَّةِ وَالْبَأْسِ وَالنِّقْمَةِ، وَمَثَلُكَ فِي الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ نُوحٍ، قَالَ: ﴿رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾ [نوح: 26].))

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے لیے فرمایا: "کیا میں تمھیں فرشتوں میں تمہاری مثال اور نبیوں میں تمہاری مثال سے آگاہ نہ کروں؟ اے ابوبکر! فرشتوں میں تمھاری مثال میکائیل جیسی ہے، وہ رحمت کے ساتھ اترتا ہے اور نبیوں میں تمھاری مثال ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے، جب قوم نے ان کی تکذیب کی اور ان کے ساتھ جو انھوں نے کرنا تھا، کیا تو انھوں (ابراہیم) نے فرمایا: (ترجمہ) "پس جس نے میری پیروی کی تو یقیناً وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔" [ابراہیم: 36] اور اے عمر! فرشتوں میں تمھاری مثال جبریل جیسی ہے، وہ سختی، جنگ اور عذاب لے کر اترتا ہے۔ اور نبیوں میں تمھاری مثال نوح علیہ السلام کی طرح ہے، انھوں نے فرمایا تھا: (ترجمہ): اے میرے رب! زمین پر ان کافروں میں سے کوئی رہنے والا نہ چھوڑ۔" [نوح: 26]

تحقیق وتخریج: **إسناده ضعيف**: حلية الأولياء: 445/3ـ السنة لابن أبي عاصم، ح: 1424ـ تاريخ دمش: 121/30ـ سعید بن عجلان کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے، اور ساتھ ہی یخطی و یخالف بھی کہا ہے۔

(174) قَوْلُهُ ﷺ فِي النَّاسِ

لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان:

[**311**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَسْبَاطٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**النَّاسُ كَشَجَرَةٍ ذَاتِ جَنًى وَيُوشِكُ أَنْ تَعُودَ كَشَجَرَةٍ ذَاتِ شَوْكٍ، إِنْ نَاقَدْتَهُمْ نَاقَدُوكَ، وَإِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوكَ، وَإِنْ هَرَبْتَ مِنْهُمْ طَلَبُوكَ**)) . ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ الْمَخْرَجُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: ((**تُقْرِضُهُمْ مِنْ عَرَضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ.**))

ترجمة الحديث: سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ پھل دار درخت کی مانند ہیں اور عنقریب وہ کانٹے دار درخت کی مانند ہو جائیں گے، اگر تو ان پر تنقید کرے گا تو وہ تجھ پر تنقید کریں گے اور اگر تو انھیں چھوڑے گا تو وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے اور اگر تو ان سے بھاگے گا تو وہ تجھے تلاش کرلیں گے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس سے بچ نکلنے کی کوئی راہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے فاقہ کے دن کے لیے اپنی عزت انھیں قرض دے دینا۔''

تحقیق وتخریج: **إسناده ضعيف**: المعجم الكبير، ح: 7575ـ العلل لابن أبي حاتم، ح: 2768ـ تاريخ دمشق: 398/16ـ الضعيفة، ح: 5637ـ صدقہ بن عبداللہ ضعیف ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

[**312**]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، وَيُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَثَلُ الَّذِي يُعَجِّلُ بِالرَّوَاحِ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ، وَالَّذِي يَلِيهِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ، ثُمَّ كَالْبَيْضَةِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو جمعہ کے لیے جلدی آتا ہے، اس شخص کی مانند ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے۔ اور وہ جو اس کے بعد آتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو گائے قربان کرتا ہے۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ اس کی مانند ہے جو مینڈھا قربان کرتا ہے۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ اس کی مانند ہے جو مرغی صدقہ کرتا ہے۔ پھر (اس کے بعد آنے والا) انڈہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 929- صحيح مسلم، ح: 850- سنن أبي داوٗد، ح: 351- سنن الترمذي، ح: 499- سنن النسائي، ح: 865- سنن ابن ماجه، ح: 1092- مسند البزار، ح: 8294- مسند احمد: 280/2.

شرح الحديث نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلدی آنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملنے والے اجر وثواب کا ذکر ہو رہا ہے۔ جو جتنی جلدی آئے گا اتنا ہی زیادہ اجر وثواب حاصل کرے گا۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خاص ثواب ان لوگوں کے لیے ہے جو خطبہ شروع ہونے سے پہلے پہلے مسجد میں آتے ہیں۔ دوران خطبہ آنے والوں کو خطبہ سننے اور نماز جمعہ پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ وہ اس خاص ثواب سے محروم ہیں جو خطبہ شروع ہونے سے پہلے آنے والوں کے لیے ہے۔

[**313**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَثَلُ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ، قَدْ خَنَقَتْهُ، فَكُلَّمَا عَمِلَ حَسَنَةً انفَكَّتْ حَلْقَةٌ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ**)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَثَنَاهُ أَبُو مَسْعُودٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ.

ترجمة الحديث سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو برے عمل کرتا ہے پھر نیک عمل کرنے لگ جاتا ہے، اس آدمی کی مانند ہے جس پر ایک تنگ زرہ ہو اور اس نے اس کا گلہ گھونٹ رکھا ہو۔ وہ جب بھی کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کا ایک کڑا کھل جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ (زرہ) زمین پر آ گرتی ہے۔''

تحقیق وتخریج حسن: مسند أحمد: 145/4- مسند الرؤياني، ح: 165- الزهد لابن المبارك،

(زيادات)، ح: 170- التوبة لابن أبى الدنيا، ح: 137- المعجم الكبير، ح: 783، جز: 17- الصحيحة، ح: 2854.

شرح الحديث نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ اس مثال سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ برے اعمال کے نتیجے میں انسان پر سختی اور تنگی آتی ہے جبکہ نیک اعمال کے نتیجے میں آسانی اور فراخی ہوتی ہے۔ انسان برے اعمال کرتا ہے تو اس کا سینہ تنگ وتاریک ہوجاتا ہے، اور زندگی میں صحیح راہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے گھبراہٹ اور اضطراب کا شکار ہوجاتا ہے۔ مخالفوں اور دشمنوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ رزق میں تنگی آجاتی ہے یوں زندگی اجیرن ہوجاتی ہے۔ لیکن یہی شخص جب اپنی زندگی میں تبدیلی لے آتا ہے، برے اعمال چھوڑ کر نیک اعمال کرنے لگتا ہے تو نیک اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کا سینہ فراخ کر دیتا ہے، اس کے امور زندگی آسان ہوجاتے ہیں، لوگوں کی نظروں میں محبوب بن جاتا ہے، پریشانیوں سے رہائی مل جاتی ہے۔ یوں زندگی آسان ہوجاتی ہے۔ اس چیز کو تنگ زرہ سے مشابہت دی گئی ہے کہ تنگ زرہ پہننے سے جسم تنگی اور بے چینی میں مبتلا ہوجاتا ہے، اور اس زرہ کا بدن پر سے کھلنا فراخی اور خوش دلی کا سبب ہوتا ہے۔

[314]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُهَيْلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا شَيْخٌ مِنَ السَّكُونِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَدَّى، يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مِثْلُ الذُّبَابِ يَمُرُّ فِي جَوِّهَا، فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي إِخْوَانِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ، فَإِنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ))**

ترجمة الحديث سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں سے کچھ باقی نہیں رہا مگر ایک مکھی کی مثل، جو فضا میں گردش کرتی رہتی ہے، لہٰذا تم اپنے قبر والے بھائیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، کیونکہ تمہارے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: المستدرك للحاكم: 307/4- شعب الإيمان، ح: 9761- الضعيفة، ح: 443- شیخ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(175) ذِكْرُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ

مومن کی مثال کا ذکر

[315]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ يُفِيؤُهَا الرِّيَاحُ وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً، حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصْلِهَا، لَا يُقِلُّهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))**

ترجمة الحديث سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کے ننھے پودے کی مانند ہے جسے ہوا موڑ دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس (کے پک کر کٹنے) کا وقت آ جاتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو اپنی جڑوں پر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ اسے کوئی چیز نہیں موڑتی یہاں تک کہ اس کا جڑ سے اکھڑ کر گرنا ایک ہی بار ہوتا ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 5643- صحيح مسلم، ح: 2810- مسند أحمد: 454/3- مسند عبد بن حميد، ح: 373- مسند الشهاب، ح: 1364- المصنف لابن ابي شيبة، ح: 30982- شعب الإيمان، ح: 9322.

شرح الحديث مومن اور منافق دونوں کے حق میں ہواؤں کی طرح آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن ان سے متاثر ہونے والا صرف مومن ہوتا ہے۔ جب بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بلا آ پڑتی ہے تو وہ اپنے طرز حیات کا جائزہ لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی تو نہیں ہوگئی کہ وہ مجھے سزا دے رہا ہو؟ ہر جسمانی ذہنی اور مالی آزمائش اس کے لیے یہی پیغام لاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو اور اس سے دور نہ ہو۔ لیکن منافق مضبوط تنے والے درخت کی طرح ان آزمائشوں سے متاثر نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی پروا کرتا ہے اور نہ ہی اس کے عذابوں کی، حتیٰ کہ ایک دن اچانک کوئی بڑی آفت آتی ہے اور اس کی زندگی کی شام ہو جاتی ہے۔

یہ یک لخت گرا اور جڑیں تک نکل آئیں
وہ پیڑ جسے آندھی میں ملتے نہیں دیکھا

(176) ذِكْرُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

نماز پنجگانہ کا ذکر

[316]...... حَدَّثَنَا ابْنُ رُسْتَةَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ النَّرْسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ،**

كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَمَاذَا يُبْقِينَ مِنْ دَرَنِهِ؟))

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز پنجگانہ کی مثال اس جاری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو، جس سے وہ ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو، تو یہ (روزانہ پانچ مرتبہ غسل اس کے بدن پر) کیا میل کچیل باقی رہنے دے گا؟''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 528- صحيح مسلم، ح: 667- سنن الترمذي، ح: 2868- سنن النسائي، ح: 463- مسند أحمد: 441/2- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 7733.

شرح الحديث معلوم ہوا کہ نماز پنجگانہ کی ادائیگی سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ جس طرح روزانہ پانچ بار نہانے سے بدن پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہتا، اسی طرح پابندی کے ساتھ نماز پنجگانہ کی ادائیگی انسان پر گناہوں کی میل کچیل باقی نہیں چھوڑتی۔

[**317**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((**مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللّٰهِ وَالْمُدَاهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ، مِثْلُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ جَلَسُوا فِي سَفِينَةٍ: أَحَدُهُمْ فِي صَدْرِهَا، وَالْآخَرُ فِي أَسْفَلِهَا، وَالْآخَرُ فِي وَسَطِهَا، فَجَعَلَ يَحْفِرُهَا بِفَأْسٍ مَعَهُ، فَقَالَ الَّذِي يَلِيهِ: لَا تَحْفِرْ فَتُغْرِقَنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: دَعْهُ فَإِنَّمَا غَرَّقَ نَفْسَهُ.**))

ترجمة الحديث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور اللہ کی حدوں میں سستی کرنے والے کی مثال ان تین آدمیوں جیسی ہے جو کسی بحری جہاز میں بیٹھے۔ ان میں سے ایک اس کے اوپر والے حصے میں، دوسرا اس کے نچلے میں اور تیسرا اس کے درمیان میں ہے۔ وہ (نیچے والا) اپنی کلہاڑی کے ساتھ اس میں سوراخ کرنے لگا تو اس کے ساتھ والے نے کہا: سوراخ نہ کر، ورنہ ہم سب ڈوب جائیں گے۔ اور دوسرے نے کہا: اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو، یہ خود ہی ڈوبے گا۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 2493- سنن الترمذي، ح: 2173- صحيح ابن حبان، ح: 297- المعجم الأوسط، ح: 9310- مسند أحمد: 268/4.

شرح الحديث اس حدیث میں اچھے اور برے لوگوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ اللہ کی حدود پر

قائم رہنے والوں سے مراد نیک لوگ ہیں اور حدود اللہ میں سستی اور غفلت کرنے والوں سے مراد برے لوگ ہیں۔ اگر نیک لوگ برے لوگوں کو برائی سے روکیں گے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے تو تباہی سے بچ جائیں گے ورنہ برے لوگوں کے ساتھ وہ خود بھی ہلاک ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [الانفال: 25]

''اور اس فتنہ (عذاب) سے ڈرتے رہو جو تم میں سے صرف ظالموں پر نہیں پڑے گا، اور جان لو کہ بے شک اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔'' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دینا عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

کر امر بھلی بات کا مت ہو جاہل
لوگوں کو برے کاموں سے روک اے غافل
اللہ کا حکم ہے: وامر بالعرف
پڑھ وانہ عن المنکر اگر ہے عاقل

[**318**]...... حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سیّدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے، کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، نارنگی کی مانند ہے، جس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے، جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ پھول کی مانند ہے، جس کی خوشبو تو عمدہ ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، اندرائن کی مانند ہے، جس کا ذائقہ بھی تلخ ہوتا ہے اور خوشبو بھی اس میں نہیں ہوتی۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 5020- صحيح مسلم، ح: 797- سنن أبي داوٗد، ح: 4829- سنن الترمذي، ح: 2865- سنن النسائي، ح: 5041- سنن ابن ماجه، ح: 214.

شرح الحديث اس حدیث میں چار افراد کا ذکر ہے: (1) مومن جو قرآن پڑھتا ہے۔ (2) مومن جو قران نہیں پڑھتا۔ (3) منافق جو قرآن پڑھتا ہے۔ (4) منافق جو قرآن نہیں پڑھتا۔

(1)......مومن جو قرآن پڑھتا ہے: اسے نارنگی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ نارنگی میں دو خوبیاں ہیں: (1) اس کا ذائقہ بھی عمدہ (2) اس کی خوشبو بھی عمدہ۔ اسی طرح قرآن پڑھنے والے مومن میں بھی دو صفات ہیں، ایک باطنی یعنی دلی اعتقاد، جو کہ ایمان ہے، یہ گویا میٹھا ذائقہ ہے، اور دوسرا ظاہری جس کا اثر لوگوں کو پہنچتا ہے، اسے خوشبو کے ساتھ تشبیہ دی۔ گویا قاری قرآن ظاہر و باطن ہر دو لحاظ سے بہتر ہے۔

(2)......مومن جو قرآن نہیں پڑھتا، اسے کھجور کے ساتھ تشبیہ دی۔ کھجور میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہوتا ہے، تاہم اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اسی طرح قرآن نہ پڑھنے والا مومن ہے کہ ایمان کی بدولت اس کا باطن اچھا ہے، لیکن ظاہر میں اثر نہیں ہے۔

(3)...... فاجر یعنی منافق جو قرآن پڑھتا ہے، اسے گل ریحانہ کے ساتھ تشبیہ دی۔ گل ریحانہ کی اگرچہ خوشبو تو ہوتی ہے مگر اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ قرآن پڑھنے والے منافق میں ظاہری اثر تو ہے لیکن باطن یعنی ایمان سے وہ خالی ہے۔ دیکھنے میں وہ مسلمان نظر آتا ہے مگر اندر سے مسلمان نہیں ہے۔

(4)......منافق جو قرآن نہیں پڑھتا، اسے اندرائن کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ جس کا ذائقہ بھی تلخ اور خوشبو نام کی بھی کوئی چیز نہیں۔ جو منافق قرآن نہیں پڑھتا، نہ اس کا ظاہر اچھا ہوتا ہے اور نہ باطن۔

[**319**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا أَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ، ح وَثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يُهْلِكْنَهُ**)) . وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ لَهُنَّ مَثَلًا كَمَثَلِ قَوْمٍ نَزَلُوا بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَحَضَرَ صَنِيعُ الْقَوْمِ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْعُودِ، وَالرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْعُوَيْدِ، حَتَّى جَمَعُوا مِنْ ذَلِكَ سَوَادًا، ثُمَّ اَجَّجُوا نَارًا، فَأَنْضَجَتْ مَا قُذِفَ فِيهَا.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’حقیر اور

معمولی گناہوں سے بھی بچو۔ کیونکہ یہ اکٹھے ہو کر بندے کو ہلاک کر دیتے ہیں۔" اور بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان کی ایک مثال بیان فرمائی ہے، جیسے کچھ لوگ کسی صحرا بیابان میں پڑاؤ ڈالیں، قوم کا کھانا تیار کرنے والا حاضر ہوا، تو ایک شخص جا کر لکڑی لے آئے، پھر ایک شخص جا کر چھوٹی سی لکڑی لے آئے، یہاں تک کہ وہ بہت سی لکڑیاں اکٹھی کر لیں، پھر آگ جلا لیں اور جو انھوں نے پکانا تھا، پکا لیں۔"

تحقیق وتخریج: صحيح: مسند أحمد: 403,402/1- المعجم الكبير، ح: 10500- عمران القطان ضعیف اور قتادہ مدلس کا عنعنہ ہے۔ لیکن اس کا صحیح شاہد موجود ہے جس کی وجہ سے حدیث صحیح ہے۔ دیکھیں مسند أحمد (331/5)- المعجم الكبير (ح: 5872)، شعب الإيمان (ح: 6881 عن سهل بن سعد، وسنده صحيح)

شرح الحدیث: نبی کریم ﷺ نے بڑی خوبصورت مثال کے ذریعے سے یہ بات سمجھائی ہے کہ معمولی اور حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بھی اپنا دامن بچاؤ، کیونکہ یہ سب مل کر انسان کی ہلاکت کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایک ایک لکڑی نے جمع ہو کر اپنا کام کر دیا جو انھوں نے کرنا تھا، اسی طرح زندگی کے معمولی معمولی اور صغیرہ گناہ جمع ہو کر اپنا اثر دکھا سکتے ہیں اور انسان کی ہلاکت کا سبب بن سکتے ہیں۔

بعض اہل علم کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ صغیرہ گناہوں پر اصرار انھیں کبیرہ بنا دیتا ہے لہٰذا ان سے بھی بچنا چاہیے۔ علاوہ ازیں تقویٰ کا بھی یہ تقاضا ہے کہ کبائر کے ساتھ ساتھ صغائر سے بھی بچنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

خلّ الذنوبَ صغيرَها وكبيرها فهو التُقى
واصنع كماشٍ فوقَ أرض الشوك يَحْذُرُ مَا يَرٰى
لا تَحْقِرَنَّ صغيرة إن الجبال من الحصى

ہر چھوٹے بڑے گناہ کو چھوڑ دے کہ یہی تقویٰ ہے۔ کانٹوں والی زمین پر چلنے والے کی طرح کر، جو کانٹوں سے ڈرتا ہے۔ کسی چھوٹے گناہ کو حقیر مت سمجھ، بے شک پہاڑ کنکریوں ہی سے بنتے ہیں۔

[**320**]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، ثَنَا عَبْدَةُ، ح: وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ، تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً، لَا تَدْرِي أَهَذِهِ تَتْبَعُ أَمْ هَذِهِ؟))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان سرگرداں پھرنے والی بکری کی مانند ہے۔ جو کبھی ایک ریوڑ کی طرف جاتی ہے اور کبھی دوسرے ریوڑ کی طرف (بھاگ کر جاتی ہے)، وہ نہیں جانتی کہ اس ریوڑ کے پیچھے چلے یا اس کے۔''

تحقیق وتخریج صحيح مسلم، ح: 2784- سنن النسائي، ح: 5040- مسند أحمد: 47/2- مسند الشهاب، ح: 1374- مسند البزار، ح: 5615.

شرح الحديث اس حدیث میں منافق کو ''شاۃ عائرۃ'' کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ ''عائرۃ'' اس مادہ کو کہتے ہیں جو نر کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھرتی ہے تاکہ وہ اس پر جفتی کرے۔ منافق شخص کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہوتا ہے وہ چونکہ اپنی خواہش کا غلام ہوتا ہے، جدھر خواہش پوری ہوتی نظر آئے ادھر کا رخ کر لیا، کبھی مسلمانوں میں تو کبھی کافروں میں جا کر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ منافق کے لیے اس سے زیادہ موزوں مثال ممکن نہیں کہ مادہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ گویا وہ مردانہ صفات سے بالکل عاری ہیں۔ نفاق نے انھیں جانور سے بھی بدتر بنا دیا ہے۔ اللهم طهر قلوبنا من النفاق.

[321]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْخَطَّابِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبِيضَيْنِ، إِنْ جَاءَتْ إِلَى هَذِهِ الْغَنَمِ نَطَحَتْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ إِلَى هَذِهِ الْغَنَمِ نَطَحَتْهَا))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی مثال دو ریوڑوں کے درمیان (پھرنے والی) بکری جیسی ہے، اگر وہ اس بکری کی طرف آتی ہے تو وہ اسے ٹکر مارتی ہے، اور اگر اس بکری کی طرف جاتی ہے تو وہ اسے ٹکر مارتی ہے۔

تحقیق وتخریج **صحيح**: مسند أحمد: 82/2- شعب الإيمان، ح: 8079.

[322]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّكُونِيُّ، ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَثَلُ الَّذِي يَجْلِسُ عَلَى فِرَاشِ الْمُغِيبَةِ، كَمَثَلِ الَّذِي يَنْهَشُهُ الْأَسَاوِدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))**
أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا شَرِيكٌ مِثْلَهُ.

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھتا ہے جس کا شوہر موجود نہ ہو، اس شخص کی مانند ہے جسے قیامت کے دن سانپ نوچیں گے۔'' یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی شریک سے مروی ہے۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: مساوى الأخلاق للخرائطي، ح: 457- المصنف لعبدالرزاق، ح: 12547- اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[323]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، ثَنَا أَحْمَدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَثَلُ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا بِعُقُلِهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ، وَإِنْ أَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی مثال ان اونٹوں کی مانند ہے جن کے گھٹنے بندھے ہوئے ہوں، اگر ان کا مالک ان کے بندھنوں کے ذریعے سے ان کی حفاظت کرے گا تو ان کو اپنے پاس روکے رکھے گا اور اگر ان کے بندھنوں کو کھول دے گا تو وہ (بھاگ کر) چلے جائیں گے۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 5031- صحيح مسلم، ح: 789- سنن النسائي، ح: 943- سنن ابن ماجه ح: 3783- مسند أحمد: 30/2- مسند الشهاب، ح: 1370.

شرح الحديث صحیح البخاری کی روایت یوں ہے: ''قرآن پڑھنے والے کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس کے اونٹ بندھے ہوئے ہوں، اگر وہ ان کا خیال رکھے گا تو انہیں روکے رکھے گا اور اگر انہیں (کھلا) چھوڑ دے گا تو وہ (بھاگ کر) چلے جائیں گے۔''

مطلب یہ ہے کہ جب تک قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی رہے گی وہ یاد رہے گا اور جب اس کی تلاوت چھوڑ دی جائے گی تو وہ بھول جائے گا۔ اس لیے قرآن مجید کو مسلسل پڑھتے رہنا چاہیے، بالخصوص حفاظ کرام کو چاہیے کہ حفظ کرنے کے بعد روزانہ باقاعدگی کے ساتھ اسے پڑھا کریں کیونکہ اگر منزل باقاعدگی سے نہ پڑھی جائے تو قرآن مجید بھول جاتا ہے۔

[324]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا**

يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر ہو اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو، زندہ اور مردہ جیسی ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 6407- صحيح مسلم، ح: 779- صحيح ابن حبان، ح: 854- مسند أبي يعلى، ح: 7306- شعب الإيمان، ح: 532.

شرح الحديث اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا گویا نمود و زندگی ہے اور اللہ کو بھول جانا گویا ظلم و موت ہے۔ اللہ کو یاد نہ کرنے والے مردوں کی طرح ہیں جو کسی کو نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کیا کرو۔'' [الأحزاب: 41]

[هداية القاري: 382/9]

[**325**]...... حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عِيسَى الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ، إِنْ لَا يُحْذِكَ يَعْبَقْ بِكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ الْجَلِيسِ السُّوءِ مَثَلُ الْقَيْنِ إِنْ لَا يُحْرِقْ ثِيَابَكَ يَعْبَقْ بِكَ مِنْ رِيحِهِ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اچھے دوست کی مثال عطر فروش کی سی ہے، اگر وہ تجھے عطیہ نہ بھی دے تو اس کی خوشبو تجھے (ضرور) پہنچے گی۔ اور برے دوست کی مثال لوہار کی سی ہے، اگر وہ تیرے کپڑے نہ بھی جلائے تو اس کی بو (دھواں وغیرہ) تجھے (ضرور) پہنچے گی۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 5534- صحيح مسلم، ح: 2628- سنن أبي داود، ح: 4829- مسند أبي يعلى، ح: 4295- مسند أحمد: 405,404/4- مسند الشهاب، ح: 1380- صحيح ابن حبان، ح: 561.

شرح الحديث اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اور برے دوست کی مثال بیان فرمائی ہے۔ اچھے دوست کو ''عطر فروش'' اور برے دوست کو ''لوہار'' کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ عطر فروش کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا تو وہ از خود خوشبو کا تحفہ پیش کر دے گا۔ یا انسان بذات خود اس سے خوشبو خرید لے گا، اگر یہ دونوں چیزیں نہ بھی ہوں تو اس کے پاس سے خوشبو ضرور آتی رہے گی، یہی مثال اچھے دوست کی ہے کہ اس کے پاس سے اچھی باتیں سننے

اور کرنے کو ملیں گی، انسان کو خیر ہی حاصل ہوگی۔ جب تک اس کی صحبت میں رہے گا، گناہ سے محفوظ رہے گا۔ جبکہ لوہار کے پاس بیٹھنے سے وہ بھٹی جلائے گا، چنگاریاں اڑیں گی تو کپڑے جلیں گے، یا کم از کم بدبو اور دھواں آتا رہے گا۔ یہی مثال برے دوست کی ہے کہ وہاں سے خیر نہیں ملے گی۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ دوست اچھا ہو تو خیر ہی خیر ہے اور اگر دوست برا ہو تو شر ہی شر ہے۔ لہٰذا دوست اسے بنانا چاہیے جو نیک ہو، جس کا دین کفر و شرک اور ہر طرح کی بدعات و خرافات سے پاک ہو۔ کافر و مشرک، بدعتی، فاسق و فاجر انسان کو دوست نہیں بنانا چاہیے۔

[326]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ بَشِيرٍ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ الْأَرْضَ، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ قَدْ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهِ النَّاسَ، فَشَرِبُوا مِنْهَا وَرَعَوْا وَسَقَوْا، وَأَصَابَتْ طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ فَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، كَذٰلِكَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ، فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ**))

ترجمة الحديث سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم دے کر مجھے بھیجا ہے، اس کی مثال زوردار بارش کی سی ہے جو زمین پر برسی۔ اس زمین کا ایک قطعہ ایسا تھا جس نے پانی قبول کرلیا اور اس نے گھاس اور خوب سبزہ اُگایا، اور کچھ زمین سخت (پتھریلی) تھی، اس نے پانی تھام لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے لوگوں کو فائدہ دیا، چنانچہ انھوں نے اس سے خود بھی پیا، جانوروں کو چرایا اور پلایا، اور اس زمین کے ایک اور قطعے پر بھی وہ برسی جو کہ صاف چٹیل میدان ہے تو وہ کوئی گھاس نہیں اگاتی۔ اسی طرح اس شخص کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین میں تفقہ حاصل کیا اور اللہ نے جو مجھے دے کر بھیجا ہے اس سے اس کو فائدہ پہنچایا، چنانچہ اس نے خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے اس کی طرف سر اٹھا کر توجہ تک نہ کی اور نہ اللہ کی اس ہدایات کو قبول کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاري، ح: 79۔ صحيح مسلم، ح: 2282۔ صحيح ابن حبان، ح: 3۔ مسند أبي يعلى، ح: 7310۔ مسند أحمد: 399/4۔ مسند البزار، ح: 3169۔ السنة لابن أبي عاصم، ح: 903.

شرح الحديث دین اور شریعت زور دار مینہ ہے، جیسے مینہ سے مُردہ زمین زندہ ہوتی ہے ویسے ہی دین سے مُردہ دل زندہ ہوتے ہیں۔ اب جس نے دین کو قبول کیا، آپ سیکھا، دوسروں کو سکھایا وہ زرخیز زمین کی طرح ہے خود بھی سرسبز ہوتی ہے اور دوسروں کو اناج، گھاس، چارہ اور میوہ دیتی ہے۔ بعض نے دین کا علم سیکھا مگر خود اس پر پورا عمل نہ کیا، دوسروں کو سکھایا وہ اس سخت زمین کی طرح ہیں جس میں کچھ اُگا تو نہیں مگر اللہ کے دوسروں بندوں نے اس کے جمع کیے ہوئے پانی سے فائدہ اٹھایا، سب کو پلایا، کھیتوں کو دیا۔ جس شخص نے خود سیکھا نہ کسی کو سکھایا اس کی مثال چٹیل صاف میدان کی ہے جہاں پانی برسا، بہہ کر نکل گیا، نہ تو اس میں کچھ اُگا نہ وہاں پانی جمع ہوا کہ دوسروں کو ہی کچھ فائدہ ہوتا۔'' (تیسیر الباری بتصرف)

یہاں ایک سوال ہے کہ حدیث میں زمین کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں، جب کہ ان کے مصداق دو ہی بیان کیے گئے ہیں۔ علامہ سندھی نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی جلی اور وحی خفی کے ذریعے اترنے والے علوم کو آسمان سے اترنے والے پانی کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ اس پانی کے اعتبار سے زمین کی دو قسمیں بنائیں، ایک قسم وہ جس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور ایک وہ جس سے فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح لوگوں کی بھی دو قسمیں بنائیں، ایک وہ جن سے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور ایک وہ جن سے فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ پھر پہلی قسم کی دو قسمیں بنا دیں، ایک وہ زمین جو پانی جذب کر کے خود بھی فائدہ اٹھاتی ہے، سرسبز ہوتی ہے اور لوگوں کو بھی اناج، گھاس، چارے اور میوے وغیرہ کا فائدہ دیتی ہے اور ایک وہ جو صرف دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح جن لوگوں سے فائدہ حاصل ہوتا ہے ان کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جو خود فائدہ اٹھاتے ہیں اور لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں اور دوسرے وہ جو علم جمع کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ حدیث میں دونوں کو ایک قسم بنا کر ان کو اکٹھا ذکر فرما دیا ہے۔ اور دوسری قسم وہ زمین جو نہ خود فائدہ اٹھاتی ہے نہ کسی کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جنھوں نے وحی الٰہی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا، نہ ہی تکبر کی وجہ سے سر اٹھا کر اس کی طرف کوئی توجہ کی۔ مرعاۃ المفاتیح۔ (دیکھئے فتح السلام: 281/1)

[327]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَمَا يَشْبَعُ))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو

موت کے وقت (غلام) آزاد کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جو سَیر ہو جانے کے بعد (کسی کو) ہدیہ دے۔''

تحقیق وتخریج **حسن:** سنن أبي داوٗد، ح: 3968۔ سنن الترمذي، ح: 2123 وقال: هذا حديث حسن صحيح۔ سنن النسائي، ح: 3644۔ المعجم الأوسط، ح: 5497۔ مسند عبد بن حميد، ح: 202۔ المستدرك للحاكم: 213/2 وصححه، ووافقه الذهبي۔ مسند أحمد: 197/5.

شرح الحديث جناب ابوحبیبہ الطائی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مرتے وقت چند دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وصیت کی تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''اس شخص کی مثال جو اپنی موت کے وقت (غلام) آزاد کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جو سیر ہو جانے کے بعد ہدیہ دے۔'' (سنن النسائي، ح: 3644)

اس حدیث میں موت کے وقت صدقہ کرنے والے کو اس شخص کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو پیٹ بھر کر کھا لینے کے بعد دوسرے کی طرف ہدیہ بھیجتا ہے، اس سے اس کا ہدیہ تو ہو جائے گا مگر اس کی وہ اہمیت نہیں ہوگی جو اس وقت تھی جب ہر شخص اس کا محتاج تھا۔ موت کے وقت ایک تہائی مال صدقہ کرنے کی وصیت کا جواز ہے مگر افضل صدقہ وہی ہے جو تندرستی کی حالت میں کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ صدقہ جو تندرستی کی حالت میں کیا جائے، اس کا تمھیں لالچ بھی ہو نیز اس کی وجہ سے مالدار ہونے کی امید اور خرچ کرنے سے تنگ دستی کا بھی ڈر ہو۔ صدقہ کرنے میں اس قدر تاخیر نہ کی جائے کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے لگے: فلاں کے لیے اتنا مال اور فلاں کے لیے اتنا مال ہے۔ حالانکہ اب تو وہ فلاں کے لیے ہو چکا ہے۔'' (صحيح البخاري، ح: 2748)

[**328**]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَهْلٌ، ح: وَحَدَّثَنَا الْوَشَّاءُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، ثَنَا طَاوُسٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ))**

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو (کسی کو) عطیہ دیتا ہے پھر اسے واپس لے لیتا ہے کتے جیسی ہے جو کھاتا ہے یہاں تک کہ جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے پھر اپنی قے کو چاٹنے لگتا ہے۔''

تحقيق وتخريج **صحيح**: سنن أبي داوٗد، ح: 3539۔ سنن الترمذي، ح: 2132۔ سنن النسائي، ح: 3720۔ المعجم الكبير، ح: 13462۔ المصنف لابن أبي شيبة، ح: 22131۔ المستدرك للحاكم: 46/2.

شرح الحديث دیکھئے حدیث نمبر 211۔

[329]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا غِيَاثُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، - وَأُثْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ الرَّجُلِ الَّذِي يُصِيبُ الْمَالَ مِنَ الْحَرَامِ، ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهِ، لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنْهُ إِلَّا كَمَا يُتَقَبَّلُ مِنَ الزَّانِيَةِ الَّتِي تَزْنِي، ثُمَّ تَتَصَدَّقُ بِهِ عَلَى الْمَرِيضِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس آدمی کی مثال جسے حرام کا مال حاصل ہوتا ہے پھر وہ اس کا صدقہ کرتا ہے، اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا، مگر اس طرح جیسے اس زانیہ کا قبول ہوتا ہے جو زنا کرتی ہے پھر اس سے مریض پر صدقہ کرتی ہے۔'' (جیسے زانیہ کا صدقہ قبول نہیں ہوتا اسی طرح حرام مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا)

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: تاريخ أصبهان: 216/2، ت: 1499۔ محمد بن حمید کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔ غیاث بن مسیّب مجہول جبکہ ابو اسحاق مدلس و مختلط ہے۔

[330]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبَحُّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ الْمَطَرِ، لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ**))

ترجمة الحديث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے ابتدا میں خیر و بھلائی ہے یا انتہا میں۔''

تحقيق وتخريج **حسن**: سنن الترمذي، ح: 2869۔ مسند الطيالسي، ح: 2135۔ مسند أحمد: 130/3۔ مسند الشهاب، ح: 1352۔ الصحيحة، ح: 2286۔ حماد بن یحییٰ الابح کو جمہور نے ثقہ کہا ہے۔

[331]...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى الْمُقْرِىءُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ بِلَالٍ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ترجمة الحديث یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے

اسے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

تحقیق و تخریج حسن: زہری مدلس کا عنعنہ ہے۔ اس میں ایک اور علت بھی ہے۔ تاہم سابقہ روایت اس کا شاہد ہے۔

شرح الحدیث ان احادیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پوری امت محمدیہ دوسروں کے مقابلے میں اچھی ہے اور اس میں خیر و بھلائی ہے۔ جس طرح ضرورت کے وقت اور ضرورت کے مطابق ہونے والی بارش کے متعلق یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ کون سی مفید اور کون سی بے کار تھی، اس کا ابتدائی حصہ مفید تھا یا انتہائی؟ پوری بارش ہی نافع مانی جاتی ہے اسی طرح پوری امت میں خیر و بھلائی ہے۔ حضرات صحابہ میں بھی اور ان کے بعد تا قیامت آنے والے سچے مسلمانوں میں بھی۔ ہر ایک نے مختلف انداز میں دین کی خدمت کی ہے اور اپنی اپنی طاقت کے مطابق اس کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باقی لوگوں سے افضل ہونے میں کوئی شک نہیں مگر کوئی مومن بے کار اور خیر و بھلائی سے خالی بھی نہیں ہے۔

[332]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ، صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَوِيِّ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ))

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقت ور مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مانند ہے، اور کمزور مومن کی مثال نوخیز پودے جیسی ہے۔''

تحقیق و تخریج حسن: مسند الشهاب، ح: 1357۔ أمثال الحديث للرامهرمزي، ح: 36.

شرح الحدیث مطلب یہ ہے کہ طاقت ور مومن اپنے ایمان میں کھجور کے درخت کی طرح مضبوط ہوتا ہے، ہوائیں اور آندھیاں چلتی رہیں، طوفان آتے رہیں لیکن کھجور کا درخت جھکتا نہیں۔ یہی حال طاقت ور مومن کا ہوتا ہے، آزمائشیں جیسی بھی ہوں وہ اپنے ایمان میں مضبوط رہتا ہے۔ اور پھر جس طرح کھجور کے درخت کی ہر چیز استعمال میں آتی ہے، کوئی بھی چیز ضائع نہیں جاتی، اسی طرح یہ مومن بھی دوسروں کے لیے ہر حال میں نافع ہی رہتا ہے۔ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس سرسبز درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔'' میرے دل میں خیال آیا کہ کہوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ میں نوجوان تھا اس لیے مجھے بولتے ہوئے شرم آئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر بعد میں میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انھوں نے کہا کہ اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی حاصل ہوتی۔(صحيح البخاري : 6122)

کمزور مومن اس ننھے پودے کی مانند ہے جو کھیت میں اگا ہو، جو ہواؤں سے جھک جاتا ہے لیکن پھر سیدھا ہو جاتا ہے، اپنی نرمی وملائمت کی وجہ سے ٹوٹتا نہیں۔ اسی طرح کمزور مومن پر آفتیں آتی ہیں، وہ وقتی طور پر پریشان تو ہوتا ہے لیکن صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی امید نہیں توڑتا، یہاں تک کہ آفتیں دور ہو جاتی ہیں اور وہ پھر سے خوش وخرم ہوکر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے۔

[**333**]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَان، ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ هِلَالٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْلَمُ الْمَكِّيُّ، ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ، أَنَّهُ رَأَى أَبَا ذَرٍّ قَائِمًا عَلَى هَذَا الْبَابِ وَهُوَ يُنَادِي: أَلَا! مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ، أَلَا! وَأَنَا أَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: **((مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو اس دروازے پر کھڑے دیکھا اور وہ بلند آواز میں کہہ رہے تھے: سن لو! جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا تو وہ جان لے کہ میں جندب ہوں۔ سن لو! میں ابوذر ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے، جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا۔''

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: عبدالکریم بن ہلال مجہول ہے، اس کے دیگر طرق وشواہد بھی ضعیف ہیں، دیکھئے الضعيفة، ح: 4503.

[**334**]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ كُرْدِيٍّ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ، كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ۔ يَعْنِي: مِسْكًا۔ يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ وَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ، كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ.))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قران سیکھا پھر اسے پڑھا اور اس کے ذریعے قیام کیا، اس کی مثال کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کی مانند ہے، جس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو۔ اور جس نے اسے سیکھا اور سوتا رہا حالانکہ وہ (قرآن) اس کے سینے میں موجود تھا، اس کی مثال کستوری سے بھری چمڑے کی اس تھیلی کی مانند ہے جس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔''

تحقیق و تخریج **حسن**: سنن الترمذي، ح: 2876ـ سنن ابن ماجه، ح: 217ـ صحيح ابن حبان، ح: 2126ـ صحيح ابن خزيمه، ح: 1509ـ شعب الإيمان، ح: 2442ـ مسند البزار، ح: 8402.

شرح الحديث اس حدیث مبارک میں دو طرح کے قاریوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے:

(1)...... وہ قاری جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ اسے کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ تھیلی کا منہ کھلا ہے اس وجہ سے کستوری کی مہک ہر سو پھیل رہی ہے۔ قاری قرآن کا سینہ گویا تھیلی ہے جس میں قرآنِ مجید کستوری کی مانند ہے۔ جب وہ اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے تو اس کی برکت ہر طرف پھیلتی ہے اور اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

(2)...... وہ قاری جو غفلت کی نیند سویا ہوا ہے۔ اسے کستوری سے بھری اس تھیلی کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جس کا منہ اچھی طرح باندھ دیا گیا ہو۔ تھیلی میں کستوری تو ہے مگر منہ بند ہونے کی وجہ سے کسی کو خوشبو نہیں پہنچ رہی۔ ایسے ہی یہ شخص ہے کہ اس کے سینے میں اگرچہ قرآن موجود ہے، لیکن اسے نہ پڑھنے اور عمل نہ کرنے کی وجہ سے قرآن کی برکت سے خود بھی محروم ہے اور گھر کے دوسرے افراد بھی محروم ہیں۔ جس طرح بند تھیلے میں کستوری کی خوشبو حاصل کرنے سے لوگ محروم ہو رہے ہیں، اسی طرح بے عمل قاری سے کسی کو فائدہ حاصل نہیں ہو رہا بلکہ وہ خود بھی فائدہ نہیں اٹھا رہا۔

[335]...... حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّازِيُّ، ثَنَا سُهَيْلٌ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: **((مَثَلُ الَّذِى يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اپنا صدقہ واپس لے لیتا ہے اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کی طرف پلٹتا ہے اور اسے کھاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: صحیح مسلم، ح: 1622۔ سنن النسائی، ح: 3723۔ المعجم الأوسط، ح: 392.

شرح الحدیث: دیکھئے حدیث نمبر 211.

[336]...... أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ: أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ: أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ، فَقَالَ: هَذِهِ دَارِي وَهَذَا عَمَلِي، فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ، فَجَعَلَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ، فَأَيُّكُمْ يَسُرُّهُ أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ؟ وَأَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَأَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ، وَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ، كَانَتْ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ، وَمَعَهُ عِصَابَةٌ كُلُّهُمْ يُعْجِبُهُ أَنْ يَجِدَ رِيحَهَا، وَإِنَّ الصِّيَامَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَأَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، وَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ وَقَامُوا إِلَيْهِ، فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَنْ أَفْدِيَ نَفْسِي مِنْكُمْ؟ قَالَ: فَجَعَلَ يُعْطِيهِمُ الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ لِيَفُكَّ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، وَأَمَرَكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرًا، وَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِي أَثَرِهِ، حَتَّى أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ، فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيهِ، كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ.))

ترجمة الحدیث: سیّدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ان کی تعلیم حاصل کرو: ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور بے شک اس شخص کی مثال جو اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک بناتا ہے، اس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے ذاتی سونے چاندی کے مال سے ایک غلام خریدا، اور (اسے) کہا: یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے (جو تم نے کرنا ہے)۔تو کام کر اور کمائی لا کر مجھے دے۔لیکن وہ غلام کام کرتا ہے مگر (کمائی) اپنے مالک کے سوا غیروں کو دیتا ہے۔اب تم میں سے کون چاہے گا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟ اور اس (اللہ) نے تمہیں نماز کا اور روزے کا حکم دیا ہے۔اور بے شک اس کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جس کے پاس ایک تھیلی ہو جس میں کستوری ہو اور اس کے ہمراہ لوگوں کی ایک جماعت ہو اور ہر ایک یہی چاہتا ہو کہ اسے اس کی خوشبو آئے۔ بے شک روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری

کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ اور اس نے تمھیں صدقہ کا حکم دیا ہے۔ اور بے شک اس کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جسے دشمن نے قیدی بنا لیا ہو اور وہ اس کی طرف کھڑے ہوں اور اس کے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ دیں تو وہ کہے: کیا تم میں ایسا ہوسکتا ہے کہ میں تمھیں اپنی جان کا فدیہ دے دوں؟ پھر وہ انھیں تھوڑا بہت دینا شروع کر دے تا کہ ان سے اپنی جان چھڑا لے۔ اور اس نے تمھیں اللہ عزوجل کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور بے شک اس کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جس کی طلب میں دشمن تیزی سے اس کے پیچھے دوڑ رہا ہو یہاں تک کہ وہ ایک مضبوط قلعے کے پاس آ جائے اور اس میں اپنے آپ کو محفوظ کر لے۔ اسی طرح بندہ اپنے آپ کو اللہ کے ذکر کے بغیر شیطان سے محفوظ نہیں کرسکتا۔''

تحقیق وتخریج: **صحیح:** سنن الترمذي، ح: 2863۔ صحیح ابن خزیمة، ح: 1895۔ صحیح ابن حبان، ح: 6233۔ المعجم الکبیر، ح: 3427۔ مسند أبي یعلی، ح: 1571۔ مسند أحمد: 130/4۔ مسند الطیالسي، ح: 1257.

شرح الحدیث: توحید وشرک، نماز، روزہ، صدقہ اور ذکر الٰہی کی اہمیت سمجھنے کے لیے یہ بڑی زبردست اور بڑی واضح امثلہ ہیں۔ مکمل حدیث یوں ہے:

سیّدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ اور قریب تھا کہ وہ (یحییٰ) ان باتوں کے پہنچانے میں تاخیر کرتے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا ہے کہ آپ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، کیا ان باتوں کا (بنی اسرائیل کو) آپ حکم فرماتے ہیں یا پھر میں ان کو حکم دوں؟ یہ سن کر یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر آپ (حکم کرنے میں) مجھ سے پہل کر گئے تو مجھے ڈر ہے کہ مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے یا عذاب میں مبتلا کر دیا جائے۔ پھر انھوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا، مسجد لوگوں سے بھر گئی اور کچھ لوگ بالائی منزل پر جا کر بیٹھ گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم فرمایا ہے کہ میں خود بھی ان پر عمل کروں اور تمھیں بھی عمل کرنے کا حکم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے اپنے ذاتی مال سے ایک غلام خریدا اور اسے کہا: یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے۔ تو کام کر اور کمائی لا کر مجھے دے، وہ کام کرتا

ہے مگر کمائی اپنے مالک کے سوا غیروں کو دیتا ہے، تم میں سے کون ہے جو ایسے غلام پر راضی ہو؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے، جب تم نماز پڑھو تو اِدھر اُدھر نہ جھانکو، بندہ جب تک نماز میں اِدھر اُدھر نہیں جھانکتا تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کو بندے کے چہرے کی طرف متوجہ رکھتا ہے، اللہ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ایک جماعت میں بیٹھتا ہے اور اس کے پاس ایک تھیلی ہو جس میں مشک اور کستوری ہو، تمام مجلس والے اس کی خوشبو سے محظوظ ہو رہے ہوں یا خوشبو انہیں تعجب میں مبتلا کر رہی ہو، بلاشبہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی اور عمدہ ہے۔ اور اس نے تمہیں صدقہ کا حکم کیا ہے، اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کو دشمن نے قیدی بنایا ہو اور اس کے ہاتھوں کو اس کی گردن کے ساتھ باندھ کر اس کی گردن زنی کے لیے اسے (جلاد) کے سامنے پیش کر دیں، تو وہ کہے: میرا جتنا مال ہے، تھوڑا ہے یا زیادہ، میں اپنی جان کے فدیہ میں تمہیں دیتا ہوں، تو وہ فدیہ دے کر اپنی جان بچا لیتا ہے۔ اس نے تم کو اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کے پیچھے دشمن دوڑ رہے ہوں تو اس نے ایک مضبوط قلعے میں داخل ہو کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیا، اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف اللہ کے ذکر سے بچا سکتا ہے۔''

یحییٰ علیہ السلام کا خطبہ بیان کرنے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی تمہیں پانچ باتوں کا حکم کرتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے، بات کا سننا اور قبول کرنا، جہاد اور ہجرت کرنا (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑنا، جو جماعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا اس نے اسلام کے کڑے کو اپنی گردن سے اتار پھینکا مگر یہ کہ وہ دوبارہ اس میں لوٹ آئے، اور جو شخص جاہلیت جیسی پکار کرتا ہے وہ جہنم کے گروہ میں سے ہے۔'' ایک آدمی کہنے لگا: خواہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، خواہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، تم اپنا نام اسی نام سے پکارو جو اللہ نے تمہارا نام مسلمان، ایماندار اللہ کے بندے رکھا ہے۔'' [سنن الترمذي، ح:2863 وسنده حسن]

(177) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنَةِ كَمَثَلِ غُرَابٍ أَبْقَعَ فِي غِرْبَانٍ كَثِيرَةٍ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''مومن عورت کی مثال بہت زیادہ کوّوں میں ایک سفید داغوں والے کوے کی سی ہے۔''

[337]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَزَّارُ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ، ثَنَا بَقِيَّةُ، ثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ:

ترجمة الحدیث اسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

تحقیق وتخریج حسن: مسند عبد بن حمید، ح: 1528۔ مسند الشامیین، ح: 1171 .

شرح الحدیث سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سیّدنا ابوبکر کے ہمراہ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ۔'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے ہاں (اس وقت) کھانا موجود نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: ''ہمیں کھانا کھلاؤ۔'' انھوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کھانا موجود نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ہمیں کھانا دو۔'' تو انھوں نے پھر وہی عرض کیا کہ اللہ کی قسم! ہمارے پاس کھانا نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر ابوبکر نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک مومن عورت اللہ کی قسم اٹھا کر یہ نہیں کہہ سکتی کہ ہمارے پاس کھانا نہیں ہے درآں حال یہ کہ اس کے پاس وہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ مومنہ ہے یا نہیں؟ بے شک عورتوں میں مومن عورت کی مثال کوّوں میں سفید داغوں والے کوے کی سی ہے۔ اور بے شک دوزخ احمقوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اور بے شک عورتیں بھی احمقوں میں سے ہیں سوائے وضو کے برتن اور چراغ والی کے۔'' [مسند عبد بن حمید، ح: 1528]

یعنی وہ عورت جو اپنے خاوند کے لیے وضو کا برتن اور چراغ لیے رہتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورت خاوند کی اطاعت اور خدمت گزاری کرتی ہے، وہی عقلمند ہے کیونکہ اس کو آخرت کی بہبود کا خیال ہے جو خاوند کی اطاعت اور تابعداری پر منحصر ہے۔

[338]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَرْبِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَيْمُونَةَ، مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ الْمُؤْمِنَةِ كَمَثَلِ غُرَابٍ أَبْقَعَ فِي غِرْبَانٍ كَثِيرَةٍ۔ أَوْ قَالَ: الْغُرَابُ الْأَعْصَمِ**)) ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَفْتِنَا فِيهِنَّ، قَالَ: ((**إِنَّ مِنْهُنَّ مَا إِنْ أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَيْنَ اشْتَكَيْنَ**)) .

ترجمة الحدیث سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا جو کہ نبی ﷺ کی کنیز ہیں، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن عورت کی مثال بہت زیادہ کوّوں میں ایک سفید داغوں والے کوّے کی سی ہے۔'' ہم نے عرض کیا: اے

اللہ کے رسول! ہمیں اس بارے میں وضاحت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک ان میں سے بعض ایسی ہیں کہ اگر انھیں دیا جائے تو شکر نہیں کرتیں اور اگر نہ دیا جائے تو شکایت کرتی ہیں۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف: سعید بن زربی ضعیف ہے، اور حسن مدلس کا عنعنہ ہے۔ دیکھئے الضعيفة، تحت ح: 2802.

(178) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي لَا يُحْسِنُ الْغُسْلَ))

آپ ﷺ کا فرمان: ''اس شخص کی مثال جو غسل اچھی طرح نہیں کرتا۔''

[339]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَرْبِيٍّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَيْمُونَةَ، مَوْلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفْتِنَا فِي طُهُورِ الْجَنَابَةِ، قَالَ: **((رَوُّوا أُصُولَ الشَّعْرِ، وَمَثَلُ الَّذِي لَا يُحْسِنُ الْغُسْلَ مِنْهَا، كَشَجَرَةٍ أَصَابَهَا الْمَاءُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ، فَلَا وَرَقُهَا نَبَتَ، وَلَا هِيَ رُوِيَتْ))**

ترجمة الحديث سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا، جو کہ نبی ﷺ کی کنیز ہیں، کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں غسل جنابت کے بارے میں وضاحت فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بالوں کی جڑوں کو تر کرو۔ اور اس شخص کی مثال جو اچھی طرح غسل نہیں کرتا، اس درخت جیسی ہے جسے دور دراز جگہ سے پانی ملتا ہے لیکن نہ اس کا کوئی پتہ پھوٹتا ہے اور نہ وہ (جڑ) سیراب ہوتی ہے۔''

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف: سعید بن زربی ضعیف جبکہ حسن مدلس کا عنعنہ ہے۔ المعجم الكبير (ح: 64، جز: 25) میں اس کا ایک دوسرا طریق ہے اور وہ بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے: مجمع الزوائد، ح: 1474.

[340]...... أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ الْأَسَدِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ السُّنْبُلَةِ تُحَرِّكُهَا الرِّيَاحُ بِأَرْضٍ، فَيَقَعُ مَرَّةً وَيَقُومُ أُخْرَى، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرُزَّةِ، أَوِ الْأَرْزَةِ، لَا تَزَالُ قَائِمَةً حَتَّى تَنْقَعِرَ))**

ترجمة الحديث سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس نرم و نازک بالی کی مانند ہے جسے ہوا زمین پر الٹ پلٹ کرتی رہتی ہے، کبھی وہ گر پڑتی ہے اور کبھی کھڑی ہو جاتی ہے۔

اور کافر کی مثال چاول کے پودے یا صنوبر کی مانند ہے جو ہمیشہ سیدھا کھڑا رہتا ہے یہاں تک کہ (یکبارگی) جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج: **صحیح:** مسند عبد بن حمید، ح: 1010- كشف الأستار، ح: 46,45- مسند الشهاب، ح: 1360- اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔لیکن شواہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔دیکھیں حديث نمبر 315.

[**341**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَمِّيُّ، ثَنَا هُدْبَةُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، صَاحِبُ السَّابِرِيِّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((**مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ السُّنْبُلَةِ تَمِيلُ أَحْيَانًا وَتَقُومُ أَحْيَانًا**))

ترجمة الحديث: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس نرم ونازک بالی کی مانند ہے جو کبھی جھک جاتی ہے اور کبھی کھڑی ہوجاتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: **صحیح:** مسند أبي يعلى، ح: 3286- مسند البزار، ح: 6893- التاريخ الكبير للبخاري، ح: 4/6- عبید بن مسلم کو صرف ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔شواہد کے ساتھ یہ صحیح ہے۔دیکھئے سابقہ روایت۔

[**342**]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ قِطْعَةِ الذَّهَبِ الْجَيِّدِ، فَأُوقِدَ عَلَيْهَا فَخَلُصَتْ وَوُزِنَتْ فَلَمْ يَنْقُصْ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ أَكَلَتْ طَيِّبًا وَوَضَعَتْ طَيِّبًا**))

ترجمة الحديث: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی مثال عمدہ سونے کے ٹکڑے کی مانند ہے کہ (اگر) اسے آگ میں جلایا جائے تو وہ اور خالص اور وزنی ہوجاتا ہے، اس میں کمی نہیں آتی۔ اور مومن کی مثال شہد کی مکھی کی مانند ہے جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے۔''

تحقیق وتخریج: **إسناده ضعيف:** مساوئ الأخلاق، ح: 275- عبدالسلام بن مسلم بن سعید کے حالات نہیں ملے۔

[**343**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْقِطْعَةِ مِنَ الذَّهَبِ، نَفَخَ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا، فَلَمْ يَتَغَيَّرْ وَلَمْ يَنْقُصْ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنَّ مَثَلَ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ، أَكَلَتْ طَيِّبًا وَوَضَعَتْ طَيِّبًا، وَوَقَعَتْ فَلَمْ تَكْسِرْ وَلَمْ تُفْسِدْ))

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک مومن کی مثال سونے کے اس ٹکڑے کی مانند ہے جس پر اس کا مالک پھونک مارتا ہے لیکن نہ وہ بدلتا ہے اور نہ اس میں کمی آتی ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، بے شک مومن کی مثال شہد کی مکھی جیسی ہے جو پاکیزہ چیز کھاتی ہے اور پاکیزہ چیز نکالتی ہے اور وہ (جہاں بھی) بیٹھتی ہے تو نہ (اسے) توڑتی ہے اور نہ خراب کرتی ہے۔''

تحقيق وتخريج حسن: مسند أحمد: 199/2- المستدرك للحاكم: 75/1- المصنف لعبدالرزاق، ح: 20852- الزهد لابن المبارك، ح: 1610- مسند البزار، ح: 2435- ابوسبرہ کو ابن حبان، حاکم اور بوصیری وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔

شرح الحديث اس حدیث میں بندہ مومن کی مثالیں بیان کی گئی ہے:

(1)...... ''مومن کی مثال سونے کے ٹکڑے جیسی ہے۔'' جس طرح سونے کو آگ میں جلانے سے اس میں کوئی تغیر وتبدل اور کوئی کمی نہیں آتی اسی طرح مومن ہے کہ اس پر کتنی ہی آزمائشیں آجائیں اس کا ایمان متزلزل نہیں ہوتا ایمان میں کمی نہیں آتی، اضافہ ہی ہوتا ہے۔

(2)...... ''مومن کی مثال شہد کی مکھی جیسی ہے۔'' شہد کی مکھی بطور خوراک زمین سے پاکیزہ چیزیں ہی استعمال میں لاتی ہے اور اپنے وجود سے پاکیزہ چیز یعنی شہد ہی نکالتی ہے جو دوسروں کے لیے باعث شفا ہے۔ یہی حال مومن کا ہے۔ ایک سچے مومن کی خوراک بھی پاکیزہ اور اس سے اعمال بھی نیک اور پاکیزہ ہی سرزد ہوتے ہیں۔ اس کی زبان سے پاک اور اچھے کلمات ہی نکلتے ہیں۔ گندی باتیں اور برے الفاظ مومن کی زبان پر نہیں آتے۔

[**344**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَاوُدَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَسْعُودِيُّ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَلِيمٍ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

يَقُولُ: ((مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الدَّابَّةِ حِينَ يَخْرُجُ، كَمَثَلِ حَيِّزٍ حِينَ بُنِيَ، فَرُفِعَتْ حِيطَانُهُ، وَسُدَّتْ أَبْوَابُهُ، وَطُرِحَ فِيهِ مِنَ الْوَحْشِ كُلِّهَا، ثُمَّ جِيءَ بِالْأَسَدِ فَطُرِحَ وَسَطَهَا، فَانْذَعَرَتْ فَشَمِلَتْ إِلَى النَّفَقِ تَلْحَسُهُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، كَذَاكَ أُمَّتِي عِنْدَ خُرُوجِ الدَّابَّةِ، لَا يَفِرُّ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا مُثِّلَتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، إِنَّهَا سُلْطَانٌ مِنْ رَبِّهَا عَظِيمٌ))

ترجمة الحديث سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ''میری امت کی مثال اور دابۃ الارض (قربِ قیامت ظاہر ہونے والا ایک جانور) کی مثال، جس وقت وہ نکلے گا، اس مکان کی مانند ہے، جس وقت وہ تعمیر کیا گیا ہو تو اس کی دیواریں بلند کر دی گئی ہوں، دروازے بند کر دیے گئے ہوں، اور اس میں ہر قسم کے وحشی جانور ڈال دیے گئے ہوں۔ تو وہ (وحشی جانور) گھبرا کر اور خوف زدہ ہو کر سرنگ (بل) کی طرف جائیں اور ہر جانب سے اس کی طرف لپکیں، اسی طرح دابۃ الارض کے خروج کے وقت میری امت ہوگی ان میں سے کوئی بھی بھاگ نہ سکے گا، وہ جانور ہر ایک کی آنکھوں کے سامنے کر دیا جائے گا۔ بے شک وہ اپنے ربّ کی طرف سے ایک بہت بڑی حجت و دلیل ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: حنش بن معتمر کو جمہور نے ضعیف کہا ہے جبکہ علیم مجہول ہے۔

(179) قَوْلُهُ ﷺ فِي الرُّؤْيَةِ

رؤیت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

[**345**]...... أَخْبَرَنَا بَهْلُولُ الْأَنْبَارِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَيَّاشٍ السَّمَعِيُّ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ لَقِيطٍ، أَنَّ لَقِيطَ بْنَ عَامِرٍ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَقُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ: كَيْفَ يَجْمَعُنَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعْدَمَا تُفَرِّقُنَا الرِّيَاحُ وَالْبِلَى؟ قَالَ: ((أُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ فِي آلَاءِ اللَّهِ، أَرْضًا أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَهِيَ مَدَرَةٌ بَالِيَةٌ، فَقُلْتَ: لَا تَحْيَا أَبَدًا، ثُمَّ أَرْسَلَ رَبُّكَ عَلَيْهَا السَّمَاءَ، فَلَمْ يُلْبِثْ عَلَيْكَ حَتَّى أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرَبَّةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَعَمْرُ إِلَهِكَ لَهُوَ أَقْدَرُ عَلَى أَنْ يَجْمَعَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عَلَى أَنْ يَجْمَعَ نَبَاتَ الْأَرْضِ، فَتَخْرُجُونَ مِنَ الْأَصْوَاتِ مِنْ مَصَارِعِكُمْ، فَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْكُمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ مِلْءُ الْأَرْضِ وَهُوَ شَخْصٌ وَاحِدٌ

يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَنَنْظُرُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((أُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذَلِكَ فِي آلَاءِ اللّٰهِ، الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَةٌ مِنْهُ صَغِيرَةٌ، تَرَوْنَهُمَا وَتَرَيَانِكُمْ وَلَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا، فَلَعَمْرُ إِلَهِكَ لَهُوَ أَقْدَرُ عَلَى أَنْ يَرَاكُمْ وَتَرَوْهُ مِنْهُمَا، وَتَرَوْنَهُمَا وَيَرَيَانِكُمْ، وَلَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا.))

ترجمة الحديث دلہم بن اسود عقیلی اپنے والد سے، وہ اپنے چچا لقیط سے روایت کرتے ہیں کہ لقیط بن عامر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کے لیے ایک وفد کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ہمارے مرنے کے بعد جب کہ ہوائیں اور بوسیدگی ہمیں ریزہ ریزہ کر دے گی، اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے دوبارہ جمع کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک مثال بیان کرتا ہوں، تم زمین کو دیکھتے ہو جو سخت اور بنجر ہوتی ہے، پھر تم کہتے ہو کہ یہ کبھی آباد نہیں ہوگی، پھر تیرا ربّ اس پر آسمان سے بارش بھیجتا ہے، پھر تجھ پر زیادہ وقت نہیں گزرتا کہ تو اسے دیکھتا ہے کہ وہ پودوں کے اُگنے سے سرسبز ہوجاتی ہے۔ تمہارے ربّ کی قسم! تمھیں پانی سے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے زمین سے جڑی بوٹیوں کے نکالنے سے زیادہ آسان ہے۔ چنانچہ (روز قیامت) تم آوازوں کے ذریعے اپنے پچھاڑے جانے والی جگہوں سے نکلو گے، پھر تم اس کی طرف دیکھو گے اور وہ تمہاری طرف دیکھے گا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پوری زمین (مخلوقات سے) بھری ہوئی ہوگی جبکہ وہ ایک وجود ہوگا، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ہم سب کی طرف دیکھے اور ہم اس کی طرف دیکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک مثال بیان کرتا ہوں، سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی چھوٹی سی نشانیاں ہیں، تم انھیں دیکھتے ہو اور وہ تمھیں دیکھتے ہیں۔ انھیں دیکھنے میں تمھیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ تمہارے رب کی قسم! اس کا تمھیں دیکھنا اور تمہارا اسے دیکھنا اس کے لیے تمہارے ان دونوں (سورج چاند) کو دیکھنے اور ان دونوں کا تمھیں دیکھنے سے زیادہ آسان ہے۔ اور تمھیں ان دونوں کے دیکھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔''

تحقيق وتخريج حسن: مسند أحمد: 4/13، 14۔ المستدرك للحاكم: 4/561-562 وصححه، السنة لابن أبي عاصم، ح: 636۔ التوحيد لابن خزيمة، ح: 271۔ وقال الهيثمي في المجمع (ح: 18351): رواه عبد الله والطبراني بنحوه واحد طريقي عبد الله إسناده متصل ورجالها ثقات.

شرح الحديث روزِ قیامت دوبارہ جی اٹھنا برحق ہے اور رویت باری تعالیٰ بھی برحق ہے۔ اس حدیث میں اسی کو مثالوں کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔ جس طرح بنجر اور بے آباد زمین پر جب اللہ تعالیٰ کی رحمت

کی بارش پڑتی ہے تو وہ آباد ہونے لگتی ہے، مختلف قسم کی جڑی بوٹیاں اور پودے اگنے لگتے ہیں اسی طرح روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوبارہ اٹھائے جانے کا اعلان ہوگا تو سب اپنی اپنی قبروں سے زندہ ہوکر نکلیں گے قرآنِ مجید میں یہ مضمون کئی مقامات پر بیان فرمایا گیا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کو دیکھ رہا ہے ہر کوئی اس کی نظر میں ہے۔ وہ قیامت کے دن بھی سب کو دیکھے گا اور اس کے بندے اسے دیکھیں گے اس چیز کو سورج اور چاند کی مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

(180) قَوْلُهُ ﷺ فِي الْمَرِيضِ إِذَا بَرَأَ

مریض کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان جب وہ تندرست ہو جاتا ہے۔

[346]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مَثَلُ الْمَرِيضِ إِذَا بَرَأَ وَصَحَّ مَثَلُ الْبُرْدَةِ إِذَا نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَيَاضِهَا وَصَفَائِهَا))**

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مریض کی مثال جب وہ تندرست ہو جائے اور صحت مند ہو جائے اولوں جیسی ہے جو آسمان سے گرتے وقت سفید اور صاف ستھرے ہوتے ہیں۔“

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف جدًا**: سنن الترمذي، ح: 2086۔ شعب الإيمان، ح: 9381۔ المعجم الأوسط، ح: 5166۔ مسند البزار، ح:6355۔ الترغيب لابن شاهين، ح:398۔ المخلصيات، ح: 1109۔ مجمع الزوائد، ح: 3809۔ الضعيفة، ح: 6437۔ ولید بن محمد الموقری متروک ہے۔

(181) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ))

آپ ﷺ کا فرمان: ”میری اور قیامت کی مثال مقابلہ کرنے والے دو گھوڑوں جیسی ہے۔“

[347]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: **((مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَفَرَسَيْ رِهَانٍ، وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ طَلِيعَةً، فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُسْبَقَ أَلَاحَ بِثَوْبِهِ: أُتِيتُمْ أُتِيتُمْ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا ذَلِكَ.))**

ترجمة الحديث سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اور قیامت کی مثال مقابلہ کرنے والے دو گھوڑوں جیسی ہے۔ اور قیامت کی مثال اس آدمی کی مانند ہے جسے اس کی قوم نے دشمن کی خبر لانے کے لیے بھیجا، جب اسے اس بات کا اندیشہ لگا کہ دشمن اس سے آگے نکل جائے گا تو وہ اپنا کپڑا لہرا لہرا کر کہنے لگا: دشمن تم پر چڑھ آیا، دشمن تم پر چڑھ آیا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں وہ ہی ہوں۔''

تحقیق وتخریج حسن: مسند أحمد: 331/5۔ شعب الإیمان، ح: 9756۔ نیز دیکھیں حدیث نمبر 253.

(182) قَوْلُهُ ﷺ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأُمَرَاءِ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ''میری اور امراء کی مثال۔''

[348]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّاسِبِيُّ، ثَنَا مُهَلَّبُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ بَيَانٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَخْطُبُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: **((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأُمَرَاءِ كَمَثَلِ قَوْمٍ رَكِبُوا سَفِينَةً، فَأَصَابَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَكَانًا، فَقَالَ: يَا هَؤُلَاءِ! طَرِيقُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَيَّ، وَإِنِّي ثَاقِبٌ هَهُنَا ثُقْبًا، فَأَسْتَقِي وَأَتَوَضَّأُ وَأَقْضِي فِيهِ حَاجَتِي، فَإِنْ هُمْ تَرَكُوهُ هَلَكَ وَأَهْلَكَهُمْ، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ نَجَا وَنَجَوْا.))**

ترجمة الحديث جناب سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری اور امراء کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو کسی کشتی میں سوار ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی کو جگہ مل گئی، لہٰذا وہ کہنے لگا: اے لوگو! تمہارا راستہ اور تمہاری گزرگاہ میرے ذمہ ہے۔ میں اس جگہ ایک سوراخ کرنے والا ہوں، پھر (یہاں سے) پانی حاصل کرلوں گا، وضو کرلوں گا اور اپنی ضرورت پوری کرلوں گا۔ اب اگر انھوں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ خود بھی ہلاک ہوگا اور انھیں بھی ہلاک کردے گا، اور اگر انھوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ بھی بچ جائے گا اور باقی سب بھی بچ جائیں گے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المعجم الصغیر، ح: 849۔ مہلب بن علاء کے حالات مفقود ہیں۔ مجمع الزوائد، ح: 6707۔ حدیث نمبر 317 اس سے بے نیاز کردیتی ہے۔

[349]...... حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بِشْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ أَسْنَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ وَالنَّاسِ كَمَثَلِ الْأَرْضِ وَالْغَيْثِ، بَيْنَمَا الْأَرْضُ مَيْتَةٌ هَامِدَةٌ إِذْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَتَهْتَزُّ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ الرِّيَاحَ فَتَرْبُو، ثُمَّ لَا يَزَالُ اللّٰهُ يُرْسِلُ حَتَّى تَبْذُرَ ثُمَّ تَنْبُتَ وَيَتِمَّ نَبَاتُهَا، فَيُخْرِجَ اللّٰهُ مَا فِيهَا مِنْ زَهَرَاتِهَا وَمَعَايِشِ النَّاسِ فِيهَا، كَذَلِكَ فَعَلَ اللّٰهُ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَالنَّاسِ))

ترجمة الحديث جناب ابونضرہ رحمہ اللہ سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ میری اس کے بارے میں یہی معلومات ہیں کہ انھوں نے اسے نبی ﷺ سے مسند روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قرآن اور لوگوں کی مثال زمین اور بارش کی سی ہے، زمین مردہ اور بنجر ہوتی ہے کہ اچانک اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے تو وہ لہلا اٹھتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ ابھرتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ مسلسل بارش برساتا ہے یہاں تک وہ پھیل جاتی ہے، پھر سرسبز ہوجاتی ہے اور اس کی نباتات مکمل ہوجاتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس میں سے اس کی زیب وزینت اور لوگوں کا رزق نکالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن اور لوگوں کے ساتھ بھی اسی طرح کیا ہے۔''

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: یحییٰ بن ابی الحجاج لین الحدیث ہے، دیکھئے التقریب، ت: 7527۔ اسے ابن معین، ابوحاتم، عقیلی، ذہبی، ابن جوزی اور ابن حجر وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

[350]...... حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ وَتَوَاصُلِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ مِنَ الْبَرَكَةِ، كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا وَجَعَ تَدَاعَى سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى))

ترجمة الحديث سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں کی مثال باہمی تعلقات قائم رکھنے، رحمت ومہربانی کرنے، اور اس میں جو اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت رکھی ہے، جسم کی مانند ہے جب (کوئی حصہ) تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج صحيح البخاري، ح: 6011۔ صحيح مسلم، ح: 2586۔ مسند أحمد:

270/4۔ مسند الشهاب ، ح: 1366۔ مسند ابن الجعد ، ح: 605۔ مسند الحميدي ، ح: 919۔ مسند الطيالسي ، ح: 827 .

شرح الحديث مطلب یہ ہے کہ جس طرح جسم کا جب کوئی حصہ دکھتا ہے تو اس دکھ سے سارا جسم متاثر ہوتا ہے، جسم کے محض ایک حصہ میں تکلیف ہونے کی وجہ سے پورا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے، اسی طرح دنیا بھر کے مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ رنگ و نسل کے امتیاز، زبان و کلچر کے اختلاف و تفاوت اور ذات، قبائل، علاقہ اور اپنے ہر طرح کے اختلافات مٹا کر ایک جسم کی مانند ہو جائیں کہ اگر کسی مسلمان کو کوئی گزند پہنچے تو سارے مسلمان اس کے دکھ درد میں شریک ہوں اور سب مل کر اس کی تکلیف و مصیبت کو دور کرنے کی تدبیر کریں۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

[351]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الْفَاخُورِيُّ ، ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلَ الَّذِي يَنْخَلِعُ مِنْ مَالِهِ ، يَقْعُدُ كَأَنَّهُ وَارِثُ كَلَالَةٍ .

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی مثال بیان فرمائی جو اپنے مال سے باہر ہو جاتا ہے (یعنی سب خیرات کر دیتا ہے) وہ بیٹھ جاتا ہے گویا کہ کلالہ کا وارث ہو۔“

تحقيق وتخريج إسناده ضعيف: ابن عیینہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[352]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ ، وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَا: ثَنَا الْمُقْرِئُ ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ ، كَمَثَلِ فَرَسٍ عَلَى آخِيَّتِهِ ، يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ**))

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال اور ایمان کی مثال اپنے کھونٹے پر بندھے گھوڑے کی مانند ہے۔ وہ اچھلتا کودتا ہے پھر اپنے کھونٹے کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اور بے شک مومن بھول جاتا ہے پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔“

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: مسند أحمد: 38/3- مسند أبي يعلى، ح: 1106- صحيح ابن حبان، ح: 616- مسند الشهاب، ح: 1355- شعب الإيمان، ح: 10460- الزهد لابن المبارك، ح: 73- الضعيفة، ح: 6637- عبداللہ بن ولید ضعیف اور ابوسلیمان مجہول ہے۔

[**353**]...... حَدَّثَنَا الْحَذَّاءُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: صَاحَبْتُ ابْنَ عُمَرَ، ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَنَانٍ الْأَنْمَاطِيُّ، ثَنَا أَبُو عَامِرِ بْنُ شُجَاعٍ، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَحَدَّثَنِي بِأَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، مِنْهَا: **((إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِثْلُ النَّخْلَةِ، إِنْ شَاوَرْتَهُ نَفَعَكَ، وَإِنْ صَاحَبْتَهُ نَفَعَكَ، وَإِنْ شَارَكْتَهُ نَفَعَكَ، وَإِنْ جَالَسْتَهُ نَفَعَكَ، وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمُؤْمِنِ مَنَافِعُ، وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلَةِ مَنَافِعُ))**

ترجمة الحديث امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ سے مکہ تک ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی۔ انھوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ سے کچھ احادیث بیان کیں، جن میں سے ایک یہ ہے: ''بے شک مومن کھجور کے درخت کی مانند ہے۔ اگر تو اس سے مشورہ کرے گا تو وہ تجھے نفع دے گا، اگر اس کی صحبت اختیار کرے گا وہ تجھے نفع دے گا، اگر اس کے ساتھ شراکت کرے گا وہ تجھے نفع دے گا، اور اگر اس کے ساتھ بیٹھے گا تو وہ تجھے نفع ہی دے گا۔ اور مومن کی ہر چیز ہی نفع مند ہے اور کھجور کے درخت کی بھی ہر چیز نفع مند ہے۔''

تحقيق وتخريج **إسناده ضعيف**: شعب الإيمان، ح: 8653- الضعيفة، ح: 4670- امثال الحديث للرامهرمزي، ح: 30- لیث بن ابی سلیم ضعیف مدلس ہے اور دوسری روایت میں بقیہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[**354**]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ النَّخْلَةِ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ، كُلُّ مَا أَتَاكَ مِنْهَا نَفَعَكَ))**

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کی مثال مومن کی مثال ہے، اس کی جو چیز بھی تیرے پاس آئے گی تجھے نفع دے گی۔''

تحقيق وتخريج **صحيح**: المعجم الكبير، ح: 13514- الصحيحة، ح: 2285.

[355]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثَنَا أَبُوعَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارَ نَخْلٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: **((إِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً تُشْبِهُ الْمُسْلِمَ))** فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَنَظَرْتُ، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَحْدَثَ سِنًّا مِنِّي فَسَكَتُّ، فَقَالَ: **((هِيَ النَّخْلَةُ))**

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کھجور کا گودا کھا رہے تھے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''بے شک درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان سے مشابہت رکھتا ہے۔'' میں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے ارادہ کیا کہ کہوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں نے دیکھا تو مجھے اپنے سے کم عمر کوئی نظر نہ آیا، اس لیے میں خاموش رہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

تحقيق وتخريج صحيح البخاری، ح: 72,61۔ صحيح مسلم، ح: 2811۔ سنن الترمذي، ح: 2867۔ المعجم الكبير، ح: 13508۔ صحيح ابن حبان، ح: 244۔ مسند أحمد: 61/2.

[356]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا))** قَالَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ: وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنَ الْعَرَبِ، فَذَكَرُوا الشَّجَرَ فَمَا أَصَابُوا حَتَّى قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: **((هِيَ النَّخْلَةُ))**. فَلَمَّا قَالَهَا قُلْتُ لِأَبِي: لَقَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ: يَا بُنَيَّ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكَلَّمَ بِهَا؟ قُلْتُ: الْحَيَاءُ، وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، قَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال ایک ایسے درخت کی سی ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ اس وقت آپ کے پاس عربوں میں سے عظیم آدمی تشریف رکھتے تھے۔ انھوں نے کئی درختوں کا ذکر کیا لیکن وہ درست جواب نہ دے سکے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' جب آپ ﷺ نے اس کا بتا دیا تو میں نے اپنے والد سے کہا: میرے دل میں بھی یہی خیال آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ انھوں نے کہا: اے میرے بیٹے! تجھے جواب دینے سے کس چیز نے روکا تھا؟ میں نے کہا: شرم وحیا

نے، کیونکہ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا۔ انھوں نے کہا: اگر تم بتا دیتے تو یہ مجھے اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ محبوب تھا۔

تحقیق و تخریج أيضاً.

شرح الحدیث ان احادیث میں بندہ مسلم کو کھجور کے درخت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ کھجور کی برکت اور فائدہ اس کے تمام حصوں اور اس کی تمام حالتوں میں ہے، حتی کہ اس کے پتے چٹائیوں وغیرہ کے کام آتے ہیں، چھال کے ریشے، رسیوں کے، گھٹلیاں چوپایوں کی خوراک میں کام آتی ہیں۔ پھل نمودار ہونے سے لے کر پختہ ہونے تک ہر حالت میں کھایا جاتا ہے، پھر محفوظ کر کے سارا سال کھایا جاتا ہے۔ اس کا سایہ اور لکڑی اس کے علاوہ ہے۔ اسی طرح مومن کی برکت اس کے تمام احوال میں ہوتی ہے اور اس کا نفع خود اسے اور دوسروں کے لیے ہمیشہ جاری رہتا ہے حتی کہ موت کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔ [دیکھئے فتح السلام: 244/1]

[**357**]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ بُسْرٌ، فَقَالَ: ((**مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ، هِيَ النَّخْلَةُ، وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ، هِيَ الْحَنْظَلُ**)) قَالَ شُعَيْبٌ: فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ: هَكَذَا كُنَّا نَسْمَعُ.

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک تھالی لائی گئی جس میں گدر کھجوریں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزہ کلمہ کی مثال پاکیزہ درخت جیسی ہے، یہ کھجور کا درخت ہے۔ گندی بات کی مثال گندے پودے جیسی ہے، یہ اندرائن ہے۔''

شعیب (راوی حدیث) کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کا ذکر ابوالعالیہ سے کیا، تو انھوں نے کہا: ہم اسی طرح سنا کرتے تھے۔

تحقیق و تخریج **صحیح**: سنن الترمذي، ح: 3119- مسند أبي يعلى، ح: 4165- المستدرك للحاكم: 352/2 وصححه، وافقه الذهبي- الطب النبوي لأبي نعيم، ح: 634- السنن الكبرى للنسائي، ح: 11198.

شرح الحدیث کلمہ طیبہ کو شجرہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کو شجرہ خبیثہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ کلمہ طیبہ سے

مراد کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔ [دیکھئے مختصر تفسیر البغوی، ص: 484] جو کہ تمام شرائع الٰہیہ کی بنیاد اور ہر عبادت کا خلاصہ ہے، جبکہ شجرہ طیبہ سے مراد کھجور کا درخت ہے جو اپنے اندر بے شمار خوبیاں لیے ہوئے ہے۔ مثلاً اس کی جڑ بہت مضبوط اور زمین کے اندر دور دور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ تنا بڑا مضبوط ہوتا ہے، اس کا اکھڑنا مشکل ہوتا ہے، آندھیاں طوفان آئیں وہ ڈٹ کر کھڑا رہتا ہے۔ اس کی چوٹی بہت اونچی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کے پھل کو نقصان پہنچانا مشکل ہوتا ہے۔ اپنے ربّ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے جس طرح شجرہ طیبہ یعنی کھجور کے درخت کی بے شمار خصوصیات اور خوبیاں ہیں اسی طرح کلمہ طیبہ کی بھی بے شمار خصوصیات اور خوبیاں ہیں، اس کے لیے تصدیق قلبی کا ہونا ضروری ہے، یہ تصدیق درخت کی جڑ کی مثل ہے، جس طرح جڑ کے بغیر درخت قائم نہیں رہ سکتا اسی طرح تصدیق قلبی کے بغیر کلمہ طیبہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ کلمہ طیبہ کی برکات وثمرات انسان کو ہر وقت پہنچتی رہتی ہیں، جس طرح شجرہ طیبہ کا پھل ہر وقت ملتا ہے۔

کلمہ خبیثہ سے مراد کفر اور شرک ہے۔ [مختصر تفسير البغوی، ص: 484] جبکہ شجرہ خبیثہ سے مراد اندرائن کا درخت ہے۔ اس درخت کی بیل زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے، جڑ بالکل کمزور جو ذرا سا کھینچنے سے اکھڑ جاتی ہے، اور یہ بدبودار اور کڑوا ہوتا ہے۔ کفریہ اور شرکیہ کلمہ بھی اس بودے، بدبودار اور بدذائقہ پودے کی طرح ہے۔ نہ دنیا میں کسی کام کا اور نہ آخرت میں کچھ فائدہ دے۔

[**358**]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فِي قَوْلِهِ ﴿مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ [إبراهيم: 24] قَالَ: كُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّهَا النَّخْلَةُ تُؤْتِي أُكُلُهَا كُلَّ حِينٍ، وَالْحِينُ مَا بَيْنَ السَّبْعَةِ وَالسِّتَّةِ، وَهِيَ النَّخْلَةُ تُؤْتِي شِتَاءً وَصَيْفًا ﴿وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ﴾ [إبراهيم: 26] قَالَ قَتَادَةُ: لَقِيَ رَجُلٌ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، قَالَ: مَا تَقُولُ فِي الْكَلِمَةِ الْخَبِيثَةِ؟ قَالَ: مَا أَعْلَمُ لَهَا فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرًّا، وَلَا فِي السَّمَاءِ مَصْعَدًا، وَلَكِنْ تَلْزَمُ عُنُقَ صَاحِبِهَا حَتَّى يُوَافِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث جناب قتادہ رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ [إبراهيم: 24] ''پاکیزہ کلمہ کی مثال پاکیزہ درخت جیسی ہے'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حِیْنَ سے مراد چھ اور سات (ماہ) کے درمیان کا عرصہ ہے، اور وہ کھجور کا درخت ہے جو سردی اور گرمی (دونوں موسموں) میں (پھل)

دیتا ہے۔ ﴿وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ﴾ [إبراهيم: 26] ''اور گندی بات کی مثال گندے پودے جیسی ہے جو زمین کے اوپر سے اکھاڑ لیا گیا اس کے لیے کچھ بھی قرار نہیں۔'' قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اہل علم میں سے ایک شخص سے ملا، اس نے کہا: تم کلمہ خبیثہ (گندی بات) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اس کا زمین میں قرار نہیں جانتا اور نہ آسمان میں اس کا بلند ہونا جانتا ہوں، ہاں! یہ بات ہے کہ وہ اپنے مالک کی گردن سے چمٹا رہے گا حتی کہ وہ قیامت کے دن اس کا پورا پورا بدلہ پالے۔

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف:** جامع البيان للطبري، ح: 20714, 20743- سعید بن ابی عروبہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[**359**]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَمِيلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: **((مَثَلُ بِلَالٍ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ تَأْكُلُ مِنَ الْحُلْوِ وَالْمُرِّ، ثُمَّ تُمْسِي حُلْوًا كُلَّهُ))**

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے جو میٹھا اور کڑوا کھاتا ہے پھر شام تک وہ سارے کا سارا میٹھا بن جاتا ہے۔''

تحقیق وتخریج **حسن:** المعجم الأوسط، ح: 179- نوادر الأصول لحكيم الترمذي، ح: 1004- تاريخ دمشق: 465/10-وقال الهيثمي فى المجمع (ح: 15639): رواه الطبراني في الأوسط وإسناده حسن- یحییٰ بن ایوب الغافقی کو جمہور نے ثقہ کہا ہے جبکہ دراج ابوالسمح بھی صدوق عند الجمہور ہے۔

نوٹ: ......المعجم الاوسط وغیرہ میں ''نحلة'' کے الفاظ ہیں اور یہی درست معلوم ہوتے ہیں، نحلة کو کسی راوی نے یا کسی کاتب نے سہواً نخلة بنا دیا ہے۔ واللہ اعلم

[**360**]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَاصِمٍ: إِنَّ لِي بَنِي عَمٍّ إِذَا كَلَّمْتُهُمْ أَثِمْتُ، وَإِذَا تَرَكْتُهُمُ اسْتَرَحْتُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: **((وَفِي الْأَرْضِ مَنْجَاةٌ وَفِي الصَّوْمِ رَاحَةٌ، وَفِي الْأَرْضِ أَنْدَادٌ سِوَاكَ كَثِيرٌ))** ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحُصَيْنِ عَنِ الصَّحِيحَةِ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: إِنَّ لِي جِيرَانًا يُكْرِمُونَنِي، وَجِيرَانًا يُهِينُونَنِي،

فَقَالَتْ: أَكْرِمِي مَنْ أَكْرَمَكِ وَأَهِينِي مَنْ أَهَانَكِ.

ترجمة الحديث جناب عمرو بن علی کہتے ہیں کہ میں نے ابوعاصم سے کہا: بے شک میرے کچھ چچا زاد ہیں، جب میں ان سے ہم کلام ہوتا ہوں تو گناہ گار ہوتا ہوں اور جب (ہم کلامی) ترک کرتا ہوں تو راحت پاتا ہوں۔ یہ سن کر انھوں نے کہنا شروع کر دیا: اور زمین میں چھٹکارہ ہے، روزہ میں راحت ہے، اور زمین میں تیرے علاوہ بھی بہت سے گھٹیا لوگ ہیں۔ پھر انھوں نے کہا: مجھے ام الحصین نے الصحیحہ سے بیان کیا کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اور کہا: بے شک میرے کچھ پڑوسی ہیں جو میری تعظیم کرتے ہیں اور کچھ پڑوسی ہیں جو اہانت کرتے ہیں۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''جو تیری عزت کرے تو اس کی عزت کر اور جو تیری اہانت کرے تو اس کی اہانت کر۔''

تحقیق وتخریج **إسناده ضعيف**: المشيخة البغدادية لأبي طاهر السلفي، ح: 41 (الشامله)۔ ام الحصین اور الصحیحۃ نامعلوم ہیں۔

[**361**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا مَرْوَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، أَخْبَرَنِي الشَّعْبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي وَاللّٰهِ، مَا وَجَدْتُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا الضَّبُعَ وَالثَّعْلَبَ، أَتَيَا الضَّبَّ فِي جُحْرِهِ، وَقَالَا: أَبَا حِسْلٍ قَالَ: أَجَبْتُكُمَا، قَالَا: جِئْنَاكَ نَخْتَصِمُ، قَالَ: فِي بَيْتِهِ يُؤْتَى الْحَكَمُ، فَقَالَتِ الضَّبُعُ: فَتَحْتُ عَيْبَتِي، قَالَ: فِعْلَ النِّسَاءِ فَعَلْتِ، قَالَتْ: وَجَدْتُ تَمْرَةً قَالَ: حُلْوًا جَنَيْتِ، قَالَ: الْتَقَمَتْهَا ثُعَالَةُ، قَالَ: لِنَفْسِهِ بَغَى، قَالَ: لَطَمْتُهَا لَطْمَةً، قَالَ: حَنَقًا قَضَيْتِ، قَالَ: فَلَطَمَنِي أُخْرَى، قَالَ: كَانَ حُرًّا فَانْتَصَرَ، قَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا، قَالَ: حَدِّثْ حَدِيثَيْنِ امْرَأَةً فَإِنْ أَبَتْ فَأَرْبَعْ.

ترجمة الحديث امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ فرماتے سنا: ''لوگو! اللہ کی قسم! میں تو اپنے اور تمہارے لیے بجو اور لومڑی کی مثال ہی پاتا ہوں، وہ دونوں سانڈا کے پاس اس کی بل میں آئے اور کہا: اے سانڈے! اس نے کہا: حاضر ہوں۔ انھوں نے کہا: ہم تیرے پاس ایک مقدمہ لے کر آئے ہیں۔ اس نے کہا: فیصلہ کروانے والے خود ثالث کے گھر میں آئے ہیں۔ تو بجو نے کہا: میں نے اپنی زنبیل کھولی۔ سانڈا نے کہا: تو نے عورتوں کا کام کیا ہے۔ بجو نے کہا: میں نے ایک کھجور پائی۔ سانڈا نے کہا: تو نے

میٹھی کھجور چنی ہے۔ بجو نے کہا: اسے لومڑی نے نگل لیا۔ سانڈا نے کہا: اس نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے۔ بجو نے کہا: میں نے اسے ایک طمانچہ مار دیا۔ سانڈا نے کہا: تو نے غصہ میں فیصلہ کیا۔ بجو نے کہا: تو دوسرا طمانچہ اس نے مجھے دے مارا۔ سانڈا نے کہا: آزاد نے اپنا بدلہ لے لیا۔ بجو نے کہا: تو ہمارے درمیان فیصلہ کر دے۔ سانڈا نے کہا: عورت سے دو بار بات کہہ، اگر نہ مانے (نہ سمجھے) تو چار بار کہہ (یعنی بار بار بات کرلو)

تحقيق وتخريج: إسناده ضعيف: مروان بن معاویہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[362]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا شَيْءٌ أَحَقَّ بِطُولِ سِجْنٍ مِنْ لِسَانٍ.

ترجمة الحديث: سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زبان سے بڑھ کر لمبی قید کی مستحق کوئی چیز نہیں۔

تحقيق وتخريج: حسن: المصنف لابن أبي شيبة، ح: 27030- المعجم الكبير، ح: 8747- الزهد لأبي داوٗد، ح: 159.

شرح الحديث: زبان قلوب واذہان کی ترجمان ہے۔ یہ بظاہر تو گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے لیکن اس کے کرشمے بہت بڑے بڑے ہیں۔ اس کی خوبیاں بھی بہت ہیں اور خامیاں بھی بہت ہیں۔ اس کا غلط استعمال اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا باعث ہے اور لوگوں کے دل بھی اس سے زخمی ہوتے ہیں، اس لیے اعضاء میں سزا کی سب سے زیادہ مستحق یہی ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ اسے منہ کے اندر قید و بند رکھو اور ضرورت کے بغیر اسے آزاد یعنی استعمال نہ کرو۔

[363]...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ هَارُونَ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: طُرِحَ لِعَلِيٍّ وِسَادَةٌ، فَجَلَسَ عَلَيْهَا، وَقَالَ: لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا حِمَارٌ.

ترجمة الحديث: ابوجعفر کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ کے لیے ایک تکیہ رکھا گیا تو وہ اس پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: عزت وشرف سے انکار کوئی گدھا ہی کرتا ہے۔''

تحقيق وتخريج: إسناده ضعيف: شعب الإيمان، ح: 5894- تاريخ دمشق: 517/42- المصنف لابن أبي شيبة، ح: 26100- ابوجعفر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

[364]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ فُضَيْلٍ، يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ شُبْرُمَةَ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مَدَنِيٌّ، فَجَعَلَ يَقُولُ: الْعِلْمُ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ، وَعَلَيْنَا أُنْزِلَ، قَالَ: وَأَكْثَرَ كَلَامَهُ، فَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: يَا مَدَنِيُّ! إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُنَا كَمَثَلِ بَيْتٍ فِيهِ سِرَاجٌ، فَجِيءَ إِلَى السِّرَّاجِ فَأُخْرِجَ.

ترجمة الحديث علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ابن فضیل کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں ابن شبرمہ کے پاس تھا اور اس کے پاس ایک مدنی آدمی تھا۔ وہ (مدنی) کہنے لگا: علم ہمارے ہاں سے ہی نکلا ہے اور ہم پر ہی اترا ہے، اور اس نے (اپنی تعریف کرتے ہوئے) بہت باتیں کیں۔ تب ابن شبرمہ نے کہا: اے مدنی! بے شک تمہاری اور ہماری مثال ایسے گھر کی ہے جس میں چراغ ہو، اس چراغ کی طرف آیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔ (یعنی علم دراصل ہمارے اندر ہی تھا، ہماری ہی کمزوریوں کی وجہ سے وہ ہم سے رخصت ہوا اور دیگر لوگ اس کے دلدادہ بن گئے)

تحقیق و تخریج صحيح.

[365]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ سُنْبُلِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: ((أَرْبَعٌ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ: لَا يَدْخُلُ رَحْلَكَ مَنْ لَيْسَ مَعَكَ، وَإِنَّ أَخَاكَ مَنْ صَدَقَكَ، وَأَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا إِذَا كَانَ ظَالِمًا فَازْجُرْهُ، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَانْصُرْهُ، وَإِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

ترجمة الحديث سنبل بن عباد کہتے ہیں: چار باتیں انبیاء اور رسولوں کے کلام میں سے ہیں۔ جو شخص آپ کا تعلق دار نہیں وہ آپ کے گھر میں داخل نہ ہو۔ اور آپ کا بھائی وہ ہے جو آپ سے بات سچی کرے۔ اور اپنے بھائی کی مدد کر۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ جب وہ ظالم ہو تو اسے ڈانٹ اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کر۔ اور جب تجھ میں شرم و حیا نہ رہے تو جو جی میں آئے کر۔

تحقیق و تخریج إسناده ضعيف: سنبل بن عباد نامعلوم ہے۔

[366]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا الْحَوْطِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ عَمْرٍو الْأَحْمُوسِيُّ، ثَنَا أَبُو سَبَاءٍ عُتْبَةُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا، قَالَ: ((مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ سَقَطُهُ، وَمَنْ كَثُرَ سَقَطُهُ قَلَّ وَرَعُهُ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ، وَمَنْ مَاتَ قَلْبُهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ))

ترجمة الحديث عبداللہ بن ابی زکریا کہتے ہیں: جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی۔جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کا تقویٰ کم ہوگا۔جس کا تقویٰ کم ہوگا اس کا دل مردہ ہوگا۔اور جس کا دل مردہ ہوگیا اللہ تعالیٰ نے جنت اس پر حرام کر دی ہے۔

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: دیکھئے حدیث نمبر 251۔

[**367**]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّالُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ زَوْذِيٍّ، قَالَ: خَطَبَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَطَعْتُ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ، فَقَالَ: أَلَا إِنِّي وَهَنْتُ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَضَرَبَ لِذَلِكَ مَثَلًا مِثْلَ أَثْوَارٍ وَأَسَدٍ اجْتَمَعْنَ فِي أَجَمَةٍ - أَسْوَدُ وَأَحْمَرُ وَأَبْيَضُ- وَكَانَ الْأَسَدُ إِذَا أَرَادَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ، اجْتَمَعْنَ عَلَيْهِ فَامْتَنَعْنَ مِنْهُ، فَقَالَ لِلْأَسْوَدِ وَالْأَحْمَرِ: إِنَّمَا يَفْضَحُنَا فِي أَجَمَتِنَا، وَيُشَهِّرُنَا هَذَا الْأَبْيَضُ، فَدَعُونِي حَتَّى آكُلَهُ، فَإِنَّ أَلْوَانَكُمَا عَلَى لَوْنِي وَلَوْنِي عَلَى لَوْنِكُمَا، فَحَمَلَ الْأَسَدُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ عَلَيْهِ أَنْ قَتَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلْأَسْوَدِ: إِنَّمَا يَفْضَحُنَا هَذَا فِي أَجَمَتِنَا، وَيُشَهِّرُنَا هَذَا الْأَحْمَرُ، فَدَعْنِي آكُلُهُ، فَإِنَّ لَوْنِي عَلَى لَوْنِكَ وَلَوْنُكَ عَلَى لَوْنِي، فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لِلْأَسْوَدِ: إِنِّي آكُلُكَ، فَقَالَ: دَعْنِي حَتَّى أُصَوِّتَ ثَلَاثَةَ أَصْوَاتٍ، فَقَالَ: أَلَا إِنِّي أُكِلْتُ يَوْمَ أُكِلَ الْأَبْيَضُ- ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- وَكُلْنِي، أَ لَا إِنِّي وَهَنْتُ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

ترجمة الحديث عمیر بن زَوذِیّ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انھیں خطبہ دیا،لیکن میں نے ان کا خطبہ روک دیا،تو انھوں نے فرمایا: سنو! جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کوشہید کیا گیا،میں تو اسی دن کمزور ہوگیا تھا۔پھر انھوں (علی رضی اللہ عنہ) نے ایک مثال بیان کی جیسے کچھ بیل ہوں اور ایک شیر ہو۔وہ سب درختوں کے ایک جھنڈ میں اکٹھے ہوجائیں،ایک (بیل) سیاہ تھا۔ایک سرخ تھا اور ایک سفید تھا۔شیر جب ان میں سے کسی پر حملہ کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ اکٹھے ہوجاتے اور اسے روک دیتے۔یہ دیکھ کر شیر نے سیاہ اور سرخ بیل سے کہا: دراصل یہ سفید بیل ہمارے ہی جھنڈ میں ہمیں ذلیل ورسوا کر رہا ہے اور ہماری بدنامی کا سبب بن رہا ہے۔تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اسے کھالوں کیونکہ تم دونوں کا رنگ تو میرے رنگ جیسا ہے اور میرا رنگ تمہارے رنگ جیسا ہے،یوں شیر نے اس پر حملہ کر دیا اور آناً فاناً اسے مار ڈالا۔پھر اس نے سیاہ بیل سے کہا: درحقیقت یہ سرخ بیل ہمارے جھنڈ میں ہمیں

ذلیل ورسوا کر رہا ہے اور ہماری بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔ تو مجھے موقع دے تاکہ میں اسے کھا لوں، کیونکہ میرا رنگ تیرے رنگ جیسا ہے اور تیرا رنگ میرے رنگ جیسا ہے۔ یوں اس نے اس بیل پر بھی حملہ کیا اور اسے مار ڈالا۔ پھر اس نے سیاہ بیل سے کہا: میں تجھے بھی کھانے والا ہوں۔ تو اس نے کہا: تو مجھے موقع دے کہ میں تین آوازیں لگا دوں۔ پھر اس نے تین بار کہا: سن لو! میں تو اسی دن کھایا جا چکا تھا جس دن سفید بیل کھایا گیا تھا۔ اور مجھے کھا لو۔ خبردار! جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں تو اسی دن کمزور ہو گیا تھا۔

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: المصنف لابن أبي شيبة، ح: 39088- المعجم الكبير، ح: 113- تاريخ دمشق: 473,472/39- مجالد بن سعید ضعیف اور عمیر نامعلوم ہے۔

[**368**]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّالُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا الطَّالَقَانِيُّ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: قَالَ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ: إِنَّ مَثَلَ قُرَّاءِ هَذَا الزَّمَانِ كَمَثَلِ رَجُلٍ نَصَبَ فَخًّا، فَجَاءَ تْ عُصْفُورٌ فَوَقَعَتْ قَرِيبًا مِنَ الْفَخِّ، فَقَالَتْ: مَا غَيَّبَكَ فِي التُّرَابِ؟ قَالَ: الْوَاضِعُ، قَالَ: فَمِمَّا انْحَنَيْتَ؟ قَالَ: مِنَ الْعِبَادَةِ، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْبَرَّةُ الْمَنْصُوبَةُ فِيكَ، قَالَ: أَعْدَدْتُهَا لِلصَّائِمِينَ، قَالَ: نِعْمَ الْجَارُ أَنْتَ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ أُخِذَتِ الْبَرَّةُ فَخَنَقَهُ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ كُلُّ الْعِبَادِ يَخْنُقُونَ خَنْقَكَ، فَلَا خَيْرَ فِي الْعِبَادِ الْيَوْمَ.

ترجمة الحديث مالک بن دینار کہتے ہیں: بے شک اس دور کے قراء حضرات کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے شکار کے لیے ایک جال بچھایا۔ ایک چڑیا آ کر جال کے قریب گر پڑی اور کہنے لگی: تجھے مٹی میں کس نے چھپایا ہے؟ جال نے کہا: عاجزی نے۔ چڑیا نے کہا: تو کس چیز کی وجہ سے جھکا ہوا ہے؟ اس نے کہا: عبادت کی وجہ سے۔ چڑیا نے کہا: یہ تیرے اندر رکھے ہوئے دانے کیسے ہیں؟ اس نے کہا: میں نے یہ روزہ داروں کے لیے تیار کیے ہیں، چڑیا نے کہا: تو تو بہت اچھا ہمسایہ ہے۔ جب سورج غائب ہو گیا وہ دانہ چگنے لگی تو جال نے اسے گردن سے دبوچ لیا، تب اس نے کہا: اگر سبھی عبادت گزار تیری طرح دبوچتے ہیں تو آج ان عبادت گزاروں میں کوئی بھلائی نہیں۔

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: شعب الإيمان، ح: 6556- العزلة للخطابي، ح: 213 (الشامله) ابوحفص العبدی ضعیف ہے۔

[**369**]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا الْحَسَنُ، ثَنَا الطَّالَقَانِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ

مَعْمَرٍ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ: مَثَلُ قُرَّاءِ هَذَا الزَّمَانِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ غَنَمٌ ، ضَوَائِنُ ، ذَاتُ صُوفٍ ، عِجَافٌ ، أَكَلَتْ حَمْضًا ، وَشَرِبَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى انْتَفَخَتْ خَوَاصِرُهَا ، فَمَرَّتْ بِرَجُلٍ فَأَعْجَبَتْهُ ، فَقَامَ عَلَيْهَا فَغَبَطَ مِنْهَا شَاةً ، فَإِذَا هِيَ لَا تَنْقِى ، ثُمَّ غَبَطَ أُخْرَى ، فَإِذَا هِيَ كَذَلِكَ ، فَقَالَ: أُفٍّ لَكِ سَائِرَ الْيَوْمِ .

ترجمة الحديث جناب شقیق بن سلمہ کہتے ہیں: اس دور کے قراء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے پاس اون والی کمزور اور لاغر بھیڑیں ہوں۔ انھوں نے حمض پودا (جو کڑوا اور نمکین ہوتا ہے) کھایا اور اوپر سے پانی پیا۔ یہاں تک کہ ان کی کوکھیں پھول گئیں۔ (پاس سے) کوئی آدمی گزرا، اسے انھوں نے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا، وہ ان کے پاس کھڑا ہو گیا اور ان میں سے ایک بکری کی کمر ٹٹولنے لگا، پتا چلا کہ اس میں تو گودا ہی نہیں، پھر اس نے دوسری کی کمر ٹٹولی، پتا چلا کہ وہ بھی اسی جیسی ہے۔ یہ دیکھ کر اس نے کہا: آج سارا دن تجھ پر اف (افسوس) ہے۔

تحقیق وتخریج الزهد لابن المبارك، ح: 198- حلية الأولياء: 245/3- الزهد الكبير للبيهقي، ح: 211- تاريخ دمشق: 179/23- اعمش مدلس کا عنعنہ ہے۔

[370]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دَاوُدَ ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، ثَنَا صَالِحٌ الْجَوْزِيُّ ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ أَبِي جَعْفَرٍ يَأْمُرُ وَيَنْهَى ، قَالَ: قَالَ جَاءَ نِي أَبُوالْمُهَاجِرِ الْعَلَائِيُّ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِي وَقَالَ: يَا عَبْدُ -وَكَانَتْ كَلِمَتُهُ مِدْرَى- مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُ صَاحِبِ الْكِتَابِ إِلَّا مَثَلُ ذِئْبٍ خَرَجَ يَعُسُّ بِاللَّيْلِ ، فَأَتَى قَرْيَةً فَإِذَا صَبِيٌّ يَبْكِي وَإِذَا أُمُّهُ تَقُولُ: لَئِنْ لَمْ تَسْكُتْ أَلْقَيْتُكَ إِلَى الذِّئْبِ ، وَالصَّبِيُّ يَتَمَادَى فِي الْبُكَاءِ وَالذِّئْبُ يَنْتَظِرُ ، حَتَّى فَضَحَ الصُّبْحُ ، فَوَلَّى رَاجِعًا ، وَلَقِيَهُ ذِئْبٌ ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: إِلَى هَذِهِ الْقَرْيَةِ ، قَالَ: لَا تَأْتِهِمْ ، فَإِنَّهُمْ أَكْذَبُ قَوْمٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ .

ترجمة الحديث صالح جوزی کہتے ہیں: ہمارے پاس ابوجعفر کا خط پہنچا ، وہ (کچھ باتوں کا) حکم دے رہے تھے اور (کچھ سے) منع کر رہے تھے۔ صالح کہتے ہیں کہ (اس خط میں) ابوجعفر نے کہا: میرے پاس ابومہاجر علائی آیا۔ جب وہ اس خط کو پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ میری ران پر مارا اور کہا: اے عبد۔

اس بات کا مقصد تسلی دلانا تھا۔ ہماری اور اس صاحب کتاب کی مثال اس بھیڑیے جیسی ہی ہے جو رات کے وقت باہر نکل کر گھومنے پھرنے لگا۔ وہ ایک بستی میں آیا، اس نے دیکھا کہ ایک بچہ رو رہا ہے اور اس کی ماں اسے کہہ رہی ہے: اگر تو چپ نہ ہوا تو میں تجھے بھیڑیے کے آگے پھینک دوں گی۔ بچہ رونے پر ڈٹا رہا۔ اور بھیڑیا انتظار کرتا رہا، حتی کہ صبح ہوگئی۔ (جب صبح ہوگئی) تو بھیڑیا واپس پلٹا (راستے میں) اسے ایک اور بھیڑیا ملا، تو اس نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی کی طرف۔ اس نے کہا: وہاں نہ جاؤ، کیونکہ وہ روئے زمین پر سب سے جھوٹے لوگ ہیں۔

تحقيق وتخريج: **إسناده ضعيف**: تاريخ الرقة لأبي علي القشيري الحراني، ح: 156 (الشامله)۔

عمرو بن عثمان الکلابی ضعیف ہے۔

[**371**]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ((مَثَلُ الَّذِي يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ وَيَقَعُ فِي الْمُحَقَّرَاتِ، كَرَجُلٍ لَقِيَ سَبُعًا فَأَلْقَاهُ حَتَّى نُحِيَ مِنْهُ ثُمَّ فَحْلَ إِبِلٍ، فَكَذَلِكَ، ثُمَّ فَحْلَ جَمَلٍ، فَكَذَلِكَ، حَتَّى نَجَا مِمَّا يَتَخَوَّفُ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَوْجَعَتْهُ، ثُمَّ أُخْرَى، حَتَّى اجْتَمَعْنَ عَلَيْهِ فَصَرَعْنَهُ، فَكَذَلِكَ الَّذِي يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ وَيَقَعُ فِي الْمُحَقَّرَاتِ))

ترجمة الحديث: ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس شخص کی مثال جو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اور صغیرہ کا مرتکب ہوتا ہے، اس آدمی جیسی ہے جو ایک درندے سے ملا تو اس نے اسے پھینکا حتیٰ کہ وہ اس سے الگ کر دیا گیا۔ پھر ایک سانڈ اونٹ کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا۔ پھر ایک خوبصورت سانڈ اونٹ کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا حتی کہ جن چیزوں سے وہ خوف زدہ تھا ان سب سے بچ گیا۔ پھر اسے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا اور اس کو درد پہنچا پھر دوسری حتی کہ کئی چیونٹیاں اس پر جمع ہوگئیں اور اسے بے ہوش کر دیا، اسی طرح وہ شخص ہے جو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اور صغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

تحقيق وتخريج: **إسناده ضعيف**: ابن لہیعہ مدلس کا عنعنہ ہے۔

[**372**]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: ((إِنَّمَا مَثَلُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ الْيَوْمَ، كَمَثَلِ رَجُلٍ نَزَلَ بِهِ أَضْيَافٌ، فَجَعَلَ يُقَدِّمُ إِلَيْهِمُ الطَّعَامَ، فَيَأْخُذُونَهُ بِأَيْدِيهِمْ فَيَرْمُونَهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ،

وَإِنَّ صَاحِبَ الطَّعَامِ انْتَبَهَ فِي آخِرِ ذَلِكَ، فَرَأَى مَا يَصْنَعُونَ فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَؤُلَاءِ كَانُوا يَأْكُلُونَ مُنْذُ الْيَوْمَ لَقَدْ شَبِعُوا.))

ترجمة الحديث امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض اہل علم نے فرمایا ہے: آج علم کے طلبہ کی مثال اس آدمی جیسی ہے، جس کے ہاں کچھ مہمان آئے وہ ان کے آگے کھانا پیش کرنے لگا جبکہ وہ اپنے ہاتھوں سے اسے پکڑنے لگے اور اپنی پیٹھوں پیچھے پھینکنے لگے۔ آخر میں صاحب طعام نے غور کیا اور جو وہ کر رہے تھے اسے دیکھا تو اس نے کہا: بلاشبہ میں جانتا ہوں کہ وہ سب آج سارا دن کھاتے رہے ہیں، بلاشبہ وہ سیر ہو چکے ہیں۔

تحقیق وتخریج إسناده ضعيف: بعض اہل علم نامعلوم ہیں، عبداللہ بن عبدالسلام کی توثیق نہیں ملی۔

[**373**]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: كَتَبَ النُّعْمَانُ بْنُ خَمِيصَةَ الْبَارِقِيُّ إِلَى أَكْثَمَ بْنِ صَيْفِيٍّ: مَثِّلْ لَنَا مِثَالًا نَأْخُذْ بِهِ، فَقَالَ: قَدْ حَلَبْتُ الدَّهْرَ أَشْطُرَهُ، عَيْنٌ عَرَفَتْ فَذَرَفَتْ. إِنَّ أَمَامِي مَا لَا أُسَامِي. رُبَّ سَامِعٍ بِخَبَرِي لَمْ يَسْمَعْ عُذْرِي. كُلُّ زَمَانٍ لِمَنْ فِيهِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ مَا يُكْرَهُ. وَكُلُّ ذِي نُصْرَةٍ سَيُخْذَلُ. تَبَارُّوا فَإِنَّ الْبِرَّ يَنْمُو عَلَيْهِ الْعَدَدُ. وَكُفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ فَإِنَّ مَقْتَلَ الرَّجُلِ بَيْنَ فَكَّيْهِ. إِنَّ قَوْلِي بِالْحَقِّ لَمْ يَدَعْ لِي صَدِيقًا. الصِّدْقُ مَنْجَاةٌ. إِنَّهُ لَا يَنْفَعُ مَعَ الْجُوعِ السَّقْيُ. وَلَا يَنْفَعُ مِمَّا هُوَ أَوْقَعُ التَّوَقِّي. وَفِي طَلَبِ الْمَعَالِي يَكُونُ الْعِزُّ. وَالِاقْتِصَادُ فِي السَّعْيِ أَبْقَى لِلْجِمَامِ. مَنْ لَمْ يَأْسَ عَلَى مَا فَاتَهُ وَدَعَ بَدَنَهُ. مَنْ قَنِعَ بِمَا هُوَ فِيهِ قَرَّتْ عَيْنُهُ. التَّقَدُّمُ قَبْلَ التَّنَدُّمِ. أَنْ أُصْبِحَ عِنْدَ رَأْسِ الْأَمْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ عِنْدَ ذَنَبِهِ. لَمْ يَهْلِكْ مِنْ مَالِكَ مَا وَعَظَكَ. وَيْلُ عَالِمٍ أَمَرٌّ مِنْ جَاهِلِهِ. الْوَحْشَةُ ذَهَابُ الْإِعْلَامِ. يَشْتَبِهُ الْأَمْرُ إِذَا أَقْبَلَ فَإِذَا أَدْبَرَ عَرَفَهُ الْأَحْمَقُ وَالْكَيِّسُ. الْبَطَرُ عِنْدَ الرَّخَاءِ حُمْقٌ، وَالضَّجَرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ آفَةُ التَّجَمُّلِ. لَا تَغْضَبُوا مِنَ الْيَسِيرِ فَإِنَّهُ يَجْنِي الْكَثِيرَ. لَا تَضْحَكُوا مِنْ مَا لَا يُضْحَكُ مِنْهُ. تَنَاءَوْا فِي الدُّنْيَا وَلَا تَبَاغَضُوا فِي الْآخِرَةِ. أَلْزِمُوا النِّسَاءَ الْمَهَابَةَ. نِعْمَ لَهْوُ الْحُرَّةِ الْمِغْزَلُ. حِيلَةُ مَنْ لَا حِيلَةَ لَهُ الصَّغِيرُ. أَقِلُّوا الْخِلَافَ عَلَى أُمَرَائِكُمْ. وَكَثْرَةُ الصِّيَاحِ

مِنْ فَشَلٍ. كُونُوا جَمِيعًا فَإِنَّ الْجَمِيعَ غَالِبٌ. تَثَبَّتُوا وَلَا تَسَارَعُوا، فَإِنَّ أَحْزَمَ الْفَرِيقَيْنِ الْمُتَثَبِّتُ الرَّكِينُ. رُبَّ عَجَلَةٍ تَهَبُ رَيْثًا. شَمِّرُوا لِلْحَرْبِ. ادَّرِعُوا اللَّيْلَ وَاتَّخِذُوهُ جَمَلًا. إِنَّ اللَّيْلَ أَخْفَى لِلْوَيْلِ. لَا جَمَاعَةَ لِمَنِ اخْتَلَفَ. إِنْ كُنْتَ نَافِعِي فَوَازِ عَنِّي عَيْنَكَ. إِنْ تَعِشْ تَرَ مَا لَمْ تَرَ. قَدْ أَقَرَّ صَامِتٌ. الْمِكْثَارُ كَحَاطِبِ لَيْلٍ. مَنْ أَكْثَرَ أَسْقَطَ. الشَّرَفُ الظَّاهِرُ الرِّيَاسَةُ. لَا تَبُولَنَّ عَلَى أَكَمَةٍ، وَلَا تَحْمِلْ سِرَّكَ إِلَى أَمَةٍ. لَا تَفَرَّقُوا فِي الْقَبَائِلِ، فَإِنَّ الْغَرِيبَ بِكُلِّ مَكَانٍ مَظْلُومٌ. عَاقِدُوا الثَّرْوَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالْوَشَائِظَ فَإِنَّ الذِّلَّةَ مَعَ الْقِلَّةِ. جَازُوا حُلَفَاءَكُمْ بِالْبَذْلِ وَالنَّجْدَةِ، فَإِنَّ الْعَارِيَةَ لَوْ سُئِلَتْ لَقَالَتْ: أَبْغِي لِأَهْلِي حَقًّا. مَنْ تَتَبَّعَ كُلَّ عَوْرَةٍ يَرَى الْحَيْنَ كُلَّ حِينٍ. الرَّسُولُ مُبَلِّغٌ غَيْرُ مَلُومٍ. مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُهُ كَانَ كَمَنْ غُصَّ بِالْمَاءِ، وَمَنْ غُصَّ بِغَيْرِهِ اَجَارَتْهُ غُصَّتُهُ. أَشْرَافُ الْقَوْمِ كَالْمُخِّ مِنَ الدَّابَّةِ، وَإِنَّمَا تَنُوءُ الدَّابَّةُ بِمُخِّهَا؛ فَلَا تُفْسِدُوا أَشْرَافَكُمْ فَإِنَّ الْبَغْيَ يُذْهِبُ الشَّرَفَ. مَنْ أَسَاءَ سَمْعًا فَأَسَاءَ جَابَةً. الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ. الْجَزَاءُ بِالْجَزَاءِ وَالْبَادِي أَظْلَمُ. وَالشَّرُّ يَبْدُو صِغَارُهُ. وَإِنَّ الْمَسْأَلَةَ مِنْ أَضْعَفِ الْمَسْكَنَةِ. قَدْ تَجُوعُ الْحُرَّةُ وَلَا تَأْكُلُ بِثَدْيَيْهَا. إِنَّ مَنْ سَلَكَ الْجُدُدَ أَمِنَ الْعِثَارَ. وَلَمْ يَجُرْ سَالِكُ الْقَصْدِ، وَلَمْ يَعَمْ قَاصِدُ الْحَقِّ. مَنْ شَدَّدَ نَفَرَ، وَمَنْ تَرَاخَى تَأَلَّفَ. الشَّرَفُ التَّغَافُلُ. أَزْهَرُ الْقَوْلِ أَوْجَزُهُ. خَيْرُ الْفِقْهِ مَا حَاضَرْتَ بِهِ. فِي طُولِ النَّوَى زَاجِرٌ. كُنْ مَعَنَا. إِنَّ أَضْوَأَ الْأُمُورِ تَرْكُ الْفُضُولِ. وَقِلَّةُ السَّقَطِ لُزُومُ الصَّوَابِ. وَالْمَعِيشَةُ أَنْ لَا تَنِيَ فِي اسْتِصْلَاحِ. الْمَالِ وَالتَّقْدِيرِ. وَإِنَّ التَّغْرِيرَ مِفْتَاحُ الْبُؤْسِ. وَالتَّوَانِي وَالْعَجْزُ يُنْتِجَانِ الْهَلَكَةَ. وَلِكُلِّ شَيْءٍ ضَرَاوَةٌ. وَأَحْوَجُ النَّاسِ إِلَى الْغِنَى، مَنْ لَمْ يُصْلِحْهُ إِلَّا الْغِنَى، وَكَذَلِكَ الْمُلُوكُ. حُبُّ الْمَدْحِ رَأْسُ الضَّيَاعِ. فِي الْمَشُورَةِ صَلَاحُ الرَّعِيَّةِ وَمَادَّةُ النَّاسِ. رِضَا النَّاسِ غَايَةٌ لَا تُدْرَكُ. فَتَحَرَّ الْحِينَ بِجُهْدِكَ. وَلَا تَكْرَهُ سَخَطَ مَنْ رِضَاهُ الْجَوْرُ. مُعَالَجَةُ الْعَفَافِ مَشَقَّةٌ، فَتَعَوَّدِ الصَّبْرَ. لِكُلِّ شَيْءٍ ضَرَاوَةٌ. قَصِّرْ لِسَانَكَ بِالْخَيْرِ. وَأَخِّرِ الْغَضَبَ، فَإِنَّ الْقُدْرَةَ مِنْ وَرَائِكَ. وَأَقَلُّ النَّاسِ فِي الْبُخْلِ عُذْرًا أَقَلُّهُمْ فِي تَخَوُّفِ الْفَقْرِ صَبْرًا. وَمَنْ قَدَرَ أَزْمَعَ. وَأَقْدَرُ أَعْمَالِ الْمُعَذِّرِينَ الِانْتِقَامُ. جَازِ بِالْحَسَنَةِ وَلَا تُكَافِ بِالسَّيِّئَةِ. وَإِنَّ أَغْنَى النَّاسِ

عَنِ الْحِقْدِ. مَنْ كَظَمَ عَنِ الْمُجَازَاةِ. وَالْكَرِيمُ الْمُدَافِعُ إِذَا صَالَ بِمَنْزِلَةِ اللَّئِيمِ البطر. وَمَنْ حَسَدَ مَنْ دُونَهُ قَلَّ عُذْرُهُ. وَمَنْ جَعَلَ لِحُسْنِ الظَّنِّ نَصِيبًا، رَوَّحَ عَنْ قَلْبِهِ وَأَضَرَّ بِهِ أَمْرُهُ. النَّاسُ رَجُلَان: مُحْتَرِسٌ وَمُحْتَرَسٌ مِنْهُ. عَيِيُّ الصَّمْتِ أَحْسَنُ مِنْ عَيِيِّ النُّطْقِ. وَالْحَزْمُ حِفْظُ مَا كُلِّفْتَ وَتَرْكُ مَا كُفِيتَ. إِنَّ كَثِيرًا مِنَ النُّصْحِ يَهْجُمُ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الظِّنَّةِ. وَمَنْ أَلَحَّ فِي مَسْأَلَةٍ أَبْرَمَ وَثَقُلَ. الرِّفْقُ يُمْنٌ، وَمَنْ سَأَلَ فَوْقَ قَدْرِهِ اسْتَحَقَّ الْحِرْمَانَ. خَيْرُ السَّخَاءِ مَا وَافَقَ الْحَاجَةَ. خَيْرُ الْعَفْوِ مَا كَانَ مَعَ الْقُدْرَةِ. إِنَّ الْكَمَالَ خَيْرٌ. التُّؤَدَةُ أَنْ تَكُونَ عَالِمًا كَجَاهِلٍ وَنَاطِقًا كَعَيِيٍّ. وَالْعِلْمُ مُرْشِدٌ. وَتَرْكُ ادِّعَائِهِ يَنْفِي الْحَسَدَ. وَالصَّمْتُ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ. وَفَضْلُ الْقَوْلِ عَلَى الْفِعْلِ عِلَّةٌ. وَفَضْلُ الْفِعْلِ عَلَى الْقَوْلِ مَكْرُمَةٌ. وَلَنْ يَلْزَمَ الْكَذِبُ شَيْئًا إِلَّا غُلِبَ عَلَيْهِ. وَشَرُّ الْخِصَالِ الْكَذِبُ. وَالصَّدِيقُ مِنَ الصِّدْقِ. وَالْقَلْبُ قَدْ يُتَّهَمُ وَإِنْ صَدَقَ اللِّسَانُ. اِلانْقِبَاضُ مِنَ النَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ، وَتَقْرِيبُهُمْ مَكْسَبَةٌ لِقَرِينِ السُّوءِ. وَفُسُولَةُ الْوُزَرَاءِ أَضَرُّ مِنْ بَعْضِ الْأَعْدَاءِ، فَكُنْ لِلنَّاسِ بَيْنَ الْمُبْغِضِ وَالْمُقَارِبِ. فَإِنَّ خَيْرَ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا. وَخَيْرُ الْقُرَنَاءِ فِى الْمَكْسَبَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ. وَعِنْدَ الْخَوْفِ يَحْسُنُ الْعَمَلُ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ نَفْسِهِ زَاجِرٌ، لَمْ يَكُنْ لَهُ وَاعِظٌ. وَتَمَكَّنَ لَهُ مِنْهُ عَدُوُّهُ عَلَى أَسْوَأَ عَمَلِهِ. لَنْ يَهْلِكَ امْرُؤٌ حَتَّى يُضَيِّعَ النَّاسَ. عَتِيدٌ فِعْلُهُ، وَيَشْتَدُّ عَلَى قَوْمِهِ بِأُمُورِهِمْ. وَيَعْجَبُ بِمَا ظَهَرَ مِنْ مُرُوءَتِهِ وَيَغْتَرُّ بِقُوَّتِهِ. وَالْأَمْرُ يَأْتِيهِ مِنْ فَوْقِهِ. وَلَيْسَ لِلْمُخْتَالِ فِي حَسَنِ الثَّنَاءِ نَصِيبٌ. وَلَا لِلْوَالِي الْمُعْجَبِ بَقَاءٌ فِي سُلْطَانِهِ. إِنَّهُ لَا تَمَامَ لِشَيْءٍ مَعَ الْعُجْبِ. الْجَهْلُ قُوَّةٌ لِلْخَرْقِ، وَالْخَرْقُ قُوَّةٌ لِلْغَضَبِ، وَكُلُّ ذَلِكَ عَلَى نَفْسِهِ يَجْنِيهِ. وَمَنْ أَتَى الْمَكْرُوهَ إِلَى أَحَدٍ فَبِنَفْسِهِ بَدَأَ. وَلِقَاءُ الْأَحِبَّةِ مَسْلَاةٌ لِلْهَمِّ. وَمَنْ أَلْحَفَ فِى مَسْأَلَتِهِ أَبْرَمَ وَثَقُلَ. وَمَنْ أَسَرَهُ مَا لَا يَشْتَبِهُ إِعْلَانُهُ وَلَمْ يُعْلِنْ لِلْأَعْدَاءِ سَرِيرَتَهُ سَلَّمَ النَّاسُ عَلَيْهِ. وَالْعَيُّ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِفَوْقِ مَا تَسُدُّ بِهِ حَاجَتَكَ. وَلَا يَنْبَغِي لِمَنْ عَقَلَ أَنْ يَثِقَ بِإِخَاءِ مَنْ لَمْ يَضْطَرُّهُ إِلَى إِخَائِهِ حَاجَةٌ. وَأَقَلُّ النَّاسِ رَاحَةً الْحَقُودُ. وَمَنْ أُوتِيَ عَلَى يَدَيْهِ غَيْرُ مَا عَهِدَ فَاعْفِهِ مِنَ اللَّائِمَةِ. وَلَا يُعَاقَبُ عَلَى الذُّنُوبِ إِلَّا عُقُوبَةُ الذَّنْبِ. وَمَنْ تَعَمَّدَ الذَّنْبَ، فَلَا تَحِلُّ

رَحْمَتُهُ دُونَ عُقُوبَتِهِ. فَإِنَّ الْأَدَبَ رِفْقٌ وَالرِّفْقُ يُمْنٌ.

قَالَ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هَذَا آخِرُ كَلَامِ أَكْثَمَ بْنِ صَيْفِيٍّ.

وَقَالَ جَدُّ أَكْثَمَ بْنِ صَيْفِيٍّ عِنْدَ مَوْتِهِ أَمِّرُوا . . . . أَعْقَلَكُمْ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْقَوْمِ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَاقِلًا، كَانَ آفَةً لِمَنْ دُونَهُ. جُودُوا لِقَوْمِكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَالْبُخْلَ، فَإِنَّ الْبُخْلَ دَاءٌ. وَنِعْمَ الدَّوَاءُ السَّخَاءُ. وَالتَّغَافُلُ مِنْ فِعْلِ الْكِرَامِ. وَالصَّمْتُ جِمَاعُ الْحِكَمِ. وَالصِّدْقُ فِي بَعْضِ الْمَوَاطِنِ عَجْزٌ. وَاسْتَعِينُوا عَلَى مَنْ لَا يُقْدَرُ لَهُ بِالْخُضُوعِ. وَإِيَّاكُمْ وَالْمَنَّ، فَإِنَّهُ مَذْهَبَةُ الصَّنِيعَةِ، مَنْبَتَةُ الضَّغِينَةِ.

وَكَتَبَ أَكْثَمُ أَيْضًا إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ: مَنْ يَصْحَبِ الزَّمَانَ يَرَ الْهَوَانَ. لَمْ يَفُتْ مَنْ لَمْ يَمُتْ. فِي كُلِّ عَامٍ سِقَامٌ خَاصٌّ أَوْ عَامٌّ. فِي كُلِّ جَرْعَاءَ غَيْرُهُ. إِنَّهُ لَا يَنْفَعُ حِيلَةٌ مِنْ غِيلَةٍ. لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ. كُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ. مِنْ مَأْمَنِهِ يُؤْتَى الْحَذَرُ. وَالْعَافِيَةُ خَلَفٌ مِنَ الْوَافِيَةِ. وَسَتُسَاقُ إِلَى مَا أَنْتَ لَاقٍ. وَأُرَانِي غَنِيًّا مَا كُنْتُ سَوِيًّا. إِنْ رُمْتَ الْمُحَاجَزَةَ فَقَبْلَ الْمُنَاجَزَةِ. خَلِّ الطَّرِيقَ لِمَنْ لَا يُفِيقُ. قَدْ عَادَاكَ مَنْ لَاحَاكَ. خَلِّ الْوَعِيدَ يَذْهَبُ إِلَى الْبِيدِ. إِنَّكَ لَا تَبْلُغُ بَلَدًا إِلَّا بِزَادٍ. لَا تَسْخَرَنَّ مِنْ شَيْءٍ فَيَحُورَ بِكَ. إِنَّكَ سَتَخَالُ مَا تَنَالُ. رُبَّ لَائِمٍ مُلِيمٌ. لَا تَهْرِفْ قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ.

إِذَا تَكَلَّفْتَ غَيَّ النَّاسِ كُنْتَ أَغْوَاهُمْ لَيْسَ الْقُوَّةُ التَّوَرُّطَ فِي الْهُوَّةِ. وَإِلَى أُمِّهِ يَجْزَعُ مَنْ لَهِفَ. جِدُّكَ لَا كَدُّكَ. اسْعَ بِجِدٍّ أَوْ دَعْ. إِنَّ مَعَ الْيَوْمِ غَدًا. الْحَزْمُ سُوءُ الظِّنَّةِ. مَنْ يَطُلْ ذَيْلُهُ يَنْتَطِقْ بِهِ، يَعْنِي: يَنْتَطِقُ بِجَمْعِهِ. إِنَّ أَخَا الظَّلْمَاءِ أَعْشَى بِاللَّيْلِ. مِنْ حَظِّكَ مَوْضِعُ حَقِّكَ. وَإِنَّ أَخَاكَ مَنْ آتَاكَ - يَعْنِي: أَعْطَاكَ. لَا تَلْزَمْ أَخَاكَ مَا سَاءَكَ. مِنْ خَيْرِ خَبَرٍ أَنْ تَسْمَعَ بِمَطَرٍ. نَاصِحْ أَخَاكَ الْخَيْرَ وَكُنْ مِنْهُ عَلَى حَذَرٍ. وَوَلِّ الثُّكْلَ غَيْرَكَ. فَإِنَّ الْعُقُوقَ ثُكْلُ مَنْ لَمْ يُثْكَلْ. مَنْ لَكَ بِأَخِيكَ كُلِّهِ؟. التَّجَرُّدُ لِغَيْرِ نِكَاحٍ مَثْلَةٌ.

ترجمة الحديث عقبہ بن سنان کہتے ہیں: نعمان بن خمیصہ بارقی نے اکثم بن صیفی کی طرف لکھا کہ ہمیں فہم وفراست کی عمدہ باتیں بیان کرو جو ہم پلے باندھ لیں۔اس نے کہا: میں نے زمانے کے خیر وشر کو اچھی طرح آزمایا ہے۔عمدہ آنکھ وہ جو معرفت حاصل کرکے آنسو بہادے۔میرے سامنے وہ کچھ ہے جس کا میں

مقابلہ نہیں کرسکتا۔ کئی میرے حالات کو جاننے سننے والے میرا عذر نہیں سنتے۔ سارا زمانہ اس کا ہے جو اس میں (رہ کر اسے پرکھتا رہتا) ہے۔ ہر روز کسی ناپسند چیز سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ہر نصرت و مدد والے کو عنقریب بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے گا۔ ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کرتے رہو (اگرچہ) نیکی پر دشمن (حاسد) زیادہ ہوتے ہیں۔ اپنی زبانوں کو روک کر رکھو کیونکہ انسان کی تباہی دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) سے ہوتی ہے۔ میرے حق و سچ بات کہنے سے میرا کوئی دوست باقی نہیں رہا۔ (حق کڑوا ہوتا ہے) کونکہ سچائی میں نجات ہے۔ بھوک ہو تو پانی پلانا فائدہ نہیں دیتا (بھوک ختم کرنے کے لیے کھانے کی ضرورت ہوتی ہے یعنی جس موقع پر جس چیز کی ضرورت ہو وہی کام دیتی ہے) ننگے پاؤں والے کو احتیاط اور پرہیز کام نہیں دیتا۔ عروج و ترقی والے کاموں کی جستجو میں رہنا باعثِ عزت ہے۔ میانہ روی سے جدوجہد کرنا صلاحیت کو زیادہ باقی رکھنے والا ہے۔ کسی چیز کو حاصل نہ کرسکنے پر مایوس نہ ہونے والا اپنے جسم اور اس کی قوتوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو کچھ مل جائے اس پر قناعت کرنے والے کی آنکھ ٹھنڈی رہتی ہے (وہ پرسکون رہتا ہے) نادم و پشیمان ہونے سے پہلے آگے بڑھتے رہیں۔ پیچھے رہ جانے کی نسبت آگے ہونا مجھے زیادہ محبوب ہے۔ تیرا ضائع ہونے والا مال اگر نصیحت و عبرت کا سبب بن جائے تو سمجھو وہ ضائع نہیں ہوا۔ عالم کی تباہی جاہل کے مقابلہ میں زیادہ پریشان کن ہوتی ہے۔ تنہائی سے انسان کی معلومات کم ہوجاتی ہیں (کیونکہ دوست واحباب سے میل ملاقات سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے)۔ ابتدا میں معاملہ (بسااوقات) مشتبہ ہوتا ہے۔ بعد میں تو ہر احمق اور زیرک اسے سمجھ جاتا ہے (شروع سے ہی بات کی تہہ تک پہنچ جانا فہم وفراست کی علامت ہے)۔ مالی فراوانی کے وقت اترانا بے وقوفی ہے۔ مصیبت اور آزمائش کے وقت اکتانا عزت و وقار کو مجروح کردیتا ہے۔ تھوڑی چیز سے غصے میں نہ آئیں کیونکہ یہی کثرت کا پیش خیمہ بنے گی۔ اس چیز سے مت ہنسو جو لوگوں کے لحاظ سے ہنسنے کا سبب نہیں۔ دنیا کے حوالہ سے ایک دوسرے سے دور رہو (لوگوں سے دنیاوی اغراض وابستہ نہ کرو) اور آخرت کے حوالہ سے ایک دوسرے سے بغض و عداوت نہ رکھو (بلکہ باہمی تعاون کرو)۔ عورتوں پر رعب و دبدبہ قائم رکھو (تاکہ وہ بے راہ روی سے بچیں)۔ چرخہ آزاد اور شریف عورت کا اچھا کھیل ہے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اپنے امراء سے اختلاف کم سے کم کرو۔ زیادہ چیخ و پکار اور شور وغل بزدلی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اکٹھے رہو کیونکہ اکٹھے رہنا غلبے کا ذریعہ ہے (اتفاق میں برکت ہے)۔ ثابت قدم رہو اور جلدی بازی سے کام نہ لو۔ دو گروہوں سے زیادہ ہوشیار وہ ہوتا ہے جو ثابت رہنے والا مضبوطی سے اپنے موقف پر ڈٹ جانے والا ہو۔ بسااوقات جلد بازی آدمی کو پیچھے دھکیل دیتی ہے۔

دشمن سے لڑائی کے لیے تیار رہو۔ رات کو کام کرو اور اسے اونٹ سمجھو (کیونکہ اونٹ رات کو زیادہ سفر طے کرتا ہے)۔ یقیناً رات نقصان اور تباہی کو زیادہ پوشیدہ رکھنے والی ہوتی ہے۔ اختلاف کرنے والوں میں اجتماعیت پیدا نہیں ہوتی۔ اگر مجھے فائدہ دینا چاہتے ہو تو میرے عیوب سے صرفِ نظر کرو (کسی کے عیوب کی تلاش میں رہنے والا مطمئن ہو کر اسے فائدہ نہیں پہنچا سکتا)۔ اگر تو زندہ رہا تو تجھے بہت سے ایسے امور سے واسطہ پڑے گا جو پہلے سامنے نہیں آئے۔ خاموش رہنے والا قائم رہتا ہے اور باتونی رات کو لکڑیاں چننے والے (ٹامک ٹوئیاں مارنے والے) کی طرح ہے۔ جس کی باتیں زیادہ ہوں گی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔ واضح عزت و شرف ریاست و حکومت میں ہے۔ ٹیلے پر پیشاب ہرگز نہ کر۔ لونڈی سے اپنا راز ظاہر نہ کر (نکمّے آدمی کو اپنا رازدار نہ بنا)۔ قبائل میں جدا جدا نہ ہونا کیونکہ اکیلے پر ہر جگہ ظلم ہوتا ہے۔ زیادہ اور مجتمع افراد کے ساتھ اپنے معاملات طے کرو اور پراگندہ منتشر لوگوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ افرادی قوت میں کمی ہو تو ذلت مقدر بنتی ہے۔ اپنے خلفاء کو سخاوت اور بہادری کے ساتھ بدلہ دو، کیونکہ عاریہ (وقتی طور پر کسی سے حاصل کی ہوئی چیز) سے پوچھا جائے گا تو وہ کہے گی: میں اپنے مالک کا حق چاہتی ہوں (حق حقدار کے پاس جانا چاہیے اپنے حلیفوں کے حقوق ادا کرو) جو لوگوں کے عیوب تلاش کرے گا وہ ہر وقت تباہی کا منہ دیکھے گا۔ قاصد پیغام رساں ہوتا ہے اس پر ملامت کا کوئی حق نہیں، جس کا قریبی دوست بگڑ گیا وہ ایسے ہے کہ پانی اس کے گلے میں اٹک گیا۔ جس کو کسی اجنبی کے ساتھ تکلیف دی گئی وہ تکلیف اس کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے گی (دشمن کا وار کبھی انسان کو چوکس کر دیتا ہے)۔ قوم کے بڑے لوگ جانور کے بھیجے کی طرح عمدہ اور اعلیٰ ہوتے ہیں، جانور بھیجے کے ساتھ ہی حرکت کرتا ہے۔ اپنے بڑوں کے ساتھ برا معاملہ نہ کرو کیونکہ زیادتی شرف وعزت کو گنوا دیتی ہے۔ جس نے برے طریقہ سے سنا، اس نے برے طریقہ سے قبول کیا (سنی سنائی بات پر یقین نہیں کرنا چاہیے ورنہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے)۔ خیر و بھلائی پر رہنمائی کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے خود اسے سرانجام دیا۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور ابتدا کرنے والا بڑا ظالم ہے۔ لڑائی کا آغاز معمولی معمولی چیزوں سے ہوتا ہے (اور پھر معاملہ قتل و غارت تک پہنچ جاتا ہے)۔ دستِ سوال بدترین ذلت و رسوائی ہے۔ شریف عورت فاقہ کاٹ لیتی ہے لیکن دودھ پلانے کا معاوضہ نہیں لیتی (یعنی اپنی عزت و غیرت کا سودا نہیں کرتی)۔ ہموار زمین پر چلنے والا ٹھوکر سے محفوظ رہتا ہے۔ میانہ روی اختیار کرنے والا منزلِ مقصود سے بھٹکتا نہیں۔ حق کا طالب کبھی گمراہ نہیں ہوتا۔ سختی کرنے والا نفرت کے بیج بوتا ہے۔ نرمی اور وسیع الظرفی سے کام کرنے والا دوسروں سے جڑا رہتا ہے۔ بڑے ہونے کی علامت ہے

کہ دوسروں کی کمزوریوں سے صرفِ نظر کیا جائے۔ سب سے عمدہ بات وہ ہے جو مختصر ہو۔ بہترین فقہ وہ ہے جو تیرے ذہن مستحضر ہو۔ زیادہ لمبا عرصہ دور رہنا ایک قسم کا ڈانٹنے اور اچھے معاملات سے روکنے والا ہے۔ ہمارے ساتھ ساتھ رہیں۔ معاملات میں سب سے روشن معاملہ، بے مقصد چیز چھوڑ دینا ہے، ناکارہ باتوں میں کم سے کم ملوث ہونا درست رائے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اچھی معیشت اس طرح ہوگی کہ آپ مال کی اصلاح اور جمع کرنے اور حساب کتاب رکھنے میں سستی سے کام نہ لیں۔ اپنے آپ کو دھوکے میں مبتلا کرنا (اور محنت و کوشش نہ کرنا) تنگدستی کی چابی ہے۔ سستی اور عاجزی کا نتیجہ تباہی ہے۔ ہر چیز میں حرص و لالچ کا کوئی نہ کوئی پہلو ہوتا ہے۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ مال کا محتاج وہ ہے جس کی اصلاح صرف مال کے ساتھ ممکن ہے۔ اور بادشاہوں کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے (ان کو بادشاہت سے ہی سکون میسر ہوتا ہے)۔ تعریف کی چاہت تباہی کی بنیاد ہے۔ مشورہ رعایا کی بہتری اور لوگوں کو اکٹھا رکھنے کا ذریعہ ہے۔ لوگوں کا راضی ہونا ایسی حد ہے جس تک رسائی ممکن نہیں۔ تو اپنی کوشش کے ساتھ ایسے وقت کی تلاش میں رہ اور ایسے آدمی کے ناراض ہونے کو ناپسند نہ کر جس کی خوشی ظلم و جور میں ہے۔ لوگوں کی ناراضی سے بچنے کی مشق (کوشش) سراسر مشقت ہے لہٰذا صبر کی عادت اپنائیں۔ ہر چیز میں حرص و لالچ کا کوئی نہ کوئی پہلو ہوتا ہے۔ اپنی زبان کو خیر و بھلائی پر بند رکھ اور غصہ دور کر دے کیونکہ قدرت اور طاقت تیرے پیچھے ہے (مذکورہ چیزوں کے حصول کے بعد ہے)۔ کنجوسی کے متعلق لوگوں میں سب سے کم عذر والا وہ شخص ہے جو صبر کی وجہ سے فقر سے سب سے کم خوف زدہ ہے (یعنی اسے صبر و حوصلہ والا مزاج عطا ہوا اور فقر کا اسے بہت کم خوف ہے، جب فقر و فاقہ کا خوف نہیں تو کنجوسی کس لیے؟)۔ جو قدرت پاتا ہے وہ ثابت قدم رہتا ہے۔ عذر قبول نہ کرنے والوں کے اعمال میں سب سے زیادہ قدرت والا عمل انتقام ہے۔ اچھائی کا جواب اچھائی کے ساتھ دو اور برائی کا جواب برائی کے ساتھ نہ دو۔ وہ شخص کینے سے زیادہ دور رہتا ہے جو برائی کا بدلہ برائی سے دینے سے اپنے آپ کو روک لیتا ہے۔ شریف آدمی اپنا دفاع کرتے ہوئے حملہ کرتا ہے تو وہ کمینے اترانے والے کی طرح ہوتا ہے (یعنی خوب اچھی طرح دفاع کرتا ہے) جو اپنے سے کم تر سے حسد کرتا ہے، اس کا عذر کم ہی ہوتا ہے (یعنی اس کے حسد کا کوئی ظاہری جواز نہیں)۔ جسے حسنِ ظن کا وافر حصہ ملا اس نے اپنے دل کو سکون مہیا کیا لیکن معاملات میں نقصان اٹھائے گا۔ لوگ دو طرح کے ہیں: ایک خود محفوظ رہنے والے (جن سے لوگ بے خوف و خطر ملتے ہیں) اور دوسرا وہ جن سے لوگ پرہیز اور احتیاط کرتے ہیں۔ خاموش عاجز بات کر کر کے عاجز ہو جانے والے سے بہتر ہے (خاموشی کا نقص بات کرنے کے نقص سے بہتر ہے)۔ سمجھ داری

یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو جس کی تجھ پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور جو آپ کی ذمہ داری میں نہیں اس سے صرفِ نظر کرو (اس سے تعلق نہ رکھو)۔ زیادہ نصیحتیں بہت سے تہمتوں میں مبتلا کر دیتی ہیں (یعنی لوگ سمجھیں گے کہ یہ ہمارے بارے میں سوءِ ظن کی وجہ سے زیادہ نصیحتیں کرتا ہے)۔ بار بار سوال کرنے والا دوسرے کو زچ کرے گا اور اس کے لیے ذہنی بوجھ کا سبب بنے گا۔ نرمی باعث برکت ہے۔ اپنی پوزیشن سے بڑھ کر سوال کرنے والا محروم رہتا ہے۔ بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت وضرورت کے مطابق ہو۔ سب سے بہتر معافی قدرت پا کر ہے۔ کامل ہونا خیر و برکت والا ہے۔ حلم و بردباری یہ ہے کہ عالم ہونے کے باوجود جاہل کی طرح اور بھولنے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود عاجز کی طرح ہو جائے۔ علم رہنمائی کرتا ہے۔ اس کا دعویٰ چھوڑ دینا حسد ختم کرتا ہے۔ خاموشی محبت پیدا کرتی ہے۔ کیے ہوئے کام سے بڑھ کر بات کرنا عیب اور قول سے بڑھ کر کام کرنا باعثِ عزت ہے۔ جس چیز میں جھوٹ آ جائے تو وہ (چیز مغلوب کر دی جاتی ہے یعنی جھوٹ اس پر غالب آ جاتا ہے)۔ بدترین عیب جھوٹ بولنا ہے۔ صدیق صدق سے بنا ہے (دوست وہ ہے جو سچا ہو)۔ کبھی دل پر تہمت لگائی جاتی ہے خواہ زبان سچی ہو۔ لوگوں سے الگ ہونا دشمنی پیدا کرنا ہے اور ان کو قریب کرنے سے کوئی برا ساتھی آپ کے قریب آ سکتا ہے (لہٰذا تعلقات بڑھائیں لیکن احتیاط کے ساتھ)۔ وزراء کی کمینگی بعض دشمنوں سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے۔ آپ لوگوں کے لیے بغض رکھنے والے اور قریب کرنے والے کے درمیان میں رہیں (کسی سے زیادہ نفرت نہ کریں اور نہ کسی کو زیادہ قریب کریں) کیونکہ بہترین معاملہ درمیانہ ہوتا ہے۔ سب سے بہتر حاصل کیا ہوا ساتھی نیک عورت ہے۔ خوف کے ہوتے ہوئے کام اچھا ہو جاتا ہے جو خود اپنے آپ کو (برے کاموں سے) نہیں روکتا تو کوئی واعظ اسے فائدہ نہیں دیتا اور اس کا دشمن اس کی بری ترین حالت وعمل پر اس پر قابو پا لیتا ہے۔ بندہ خود برباد نہیں ہوتا حتیٰ کہ لوگوں کو ضائع کر دے۔ اس کا کام تیار ہے اور وہ اپنی قوم پر ان کے معاملات کے حوالہ سے سختی کرتا ہے اپنی ظاہری مردانگی سے خوش ہوتا اور اپنی قوت پر خود فریب ہوتا اور دھوکہ کھاتا ہے اور اصل معاملہ اس کے اوپر سے اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔ متکبر کے لیے اچھی تعریف سے کوئی حصہ نہیں، خود پسند بادشاہ کی بادشاہی کبھی باقی نہیں رہتی، کیونکہ خود پسندی کے ساتھ کوئی چیز مکمل نہیں ہوتی۔ بے علمی جھوٹ گھڑنے میں اضافہ کرتی ہے اور جھوٹ گھڑنا غصے کا باعث ہے، یہ سب امور خود آدمی کے لیے نقصان دہ ہیں۔ جس نے کسی کے ساتھ برا سلوک کیا تو اس نے اپنے ساتھ ابتدا کی ہے (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے)۔ دوست واحباب سے ملاقات غم کے لیے مرہم ہے۔ جو بار بار سوال کرے گا وہ دوسروں کو زچ کرے گا اور ان کے ذہنی بوجھ کا سبب

بنے گا۔ وہ چیز جس کو ظاہر کرنا شبہ کا باعث نہیں پھر بھی کوئی اسے ظاہر کرنے سے رک جاتا ہے اور دشمنوں سے اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے تو لوگ اسے سلام کہیں گے (یعنی لوگوں کے ہاں وہ قابل احترام ہوگا)۔ عاجزی یہ ہے کہ تو ضرورت سے زائد بات کرے عقلمند کے لائق نہیں کہ وہ ایسے شخص کے بھائی چارے پر اعتماد کرے جس کی طرف اسے کوئی مجبوری پیش نہیں آئی۔ بہت کینہ ور کو راحت و آرام کم ہی میسر ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ وہ چیز دی گئی جس کا وہ ذمہ دار نہ تھا تو اسے ملامت سے بچالو۔ گناہوں کا بدلہ یہی ہے کہ ان کی سزا دی جائے۔ جو جان بوجھ کر گناہ کرے اسے سزا ملنی چاہیے۔ رحمت و شفقت اس کے آڑے نہ آئے۔ کیونکہ تادیبی کاروائی ہی نرمی ہے اور نرمی باعث برکت ہے۔

ابو محمد بن حبان رحمہ اللہ نے کہا: یہاں اکثم بن صیفی کا کلام ختم ہوتا ہے۔

اکثم بن صیفی کے دادا نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی تھی: سب سے زیادہ عقلمند کو اپنا امیر بنانا۔ کیونکہ لوگوں کا امیر عقلمند نہ ہو تو اپنی رعایا کے لیے بڑی آفت و مصیبت ہوتا ہے۔ اپنی قوم کے لیے سخاوت کرو اور اپنے آپ کو بخل سے بچاؤ کیونکہ بخل بیماری ہے اور سخاوت اس کا علاج ہے۔ لوگوں کے امور سے جان بوجھ کر صرفِ نظر کرنا عزت دار لوگوں کا کام ہے۔ خاموشی دانائی کی باتوں کا منبع ہے۔ بعض مواقع پر سچ بولنا تلوار کا کام کرتا ہے، نقصان دہ ہوتا ہے۔ جس پر قدرت نہ پائی جاسکے، اس پر عاجزی کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ اس کی بڑھائی کا اعتراف کرلو۔ احسان جتانے سے بچو کیونکہ یہ نیکی کو ضائع کرتا اور کینہ پیدا کرتا ہے۔

اکثم نے نعمان بن منذر کی طرف یہ بھی لکھا: جو زمانے کے (لوگوں کے) ساتھ چلے گا وہ ذلت و رسوائی کا منہ دیکھے گا (آدمی کو اپنے حالات کے مطابق چلنا چاہیے نہ کہ لوگوں کے مطابق) جو مرا نہیں وہ فوت نہیں ہوا۔ (مرتو نہیں گیا کبھی کبھی ہاتھ ضرور لگے گا)۔ ہر سال بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں خاص بھی اور عام بھی۔ ہر میدان میں کوئی نہ کوئی اور بھی ہوتا ہے (ہر میدان میں کام کرنے والے بہت سے مل جاتے ہیں)۔ دھوکا دہی ہو تو کوئی حیلہ کام نہیں کرتا۔ ہر گرنے والی چیز کو اٹھانے والا ہوتا ہے۔ ہر آنے والی چیز قریب ہے، چوکس آدمی کے پاس اس کی امن والی جگہ سے آیا جاتا ہے۔ کمزوری والے پہلو سے داؤ لگایا جاتا ہے۔ احتیاط کرنے سے ہی (نقصان دہ چیز سے) بچا جاتا ہے۔ جو تیری قسمت میں ہے عنقریب تجھے اس کی طرف چلایا جائے گا۔ میں جب تک تندرست ہوں اپنے آپ کو (دوسروں سے) بے نیاز خیال کرتا ہوں۔ اگر روکنے کا ارادہ ہے تو مقابلہ سے پہلے کیونکہ مقابلہ کے وقت فریقین کی طرف سے تیاری ہوتی اور معاملہ سخت ہوجاتا ہے (وہ کہیں تمھیں نقصان نہ پہنچائے)۔ بے

ہوش کے لیے راستہ چھوڑیں (وہ کہیں تجھے نقصان نہ پہنچائے) اس نے تجھ سے دشمنی کی جس نے تجھ سے جھگڑا کیا، ڈانٹ ڈپٹ چھوڑ و وہ بیابانوں کی طرف چلی جائے (کسی کو ڈانٹنے کی ضرورت نہیں) آپ کسی بھی شہر میں زادِراہ کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ کسی چیز کی وجہ سے مذاق نہ کر کہ وہ تیری طرف لوٹ آئے گی۔ تم جو دوسروں پر عیب لگاؤ گے عنقریب اپنے اندر خیال کرلو گے (وہ عیب تیرے اندر پیدا ہوجائے گا)۔ کتنے ہی ملامت کرنے والے ایسے ہیں جو خود ملامت کی زد میں آجاتے ہیں۔ تعارف سے پہلے تعریف میں مبالغہ نہ کر۔ جب خواہ مخواہ لوگوں کو گمراہ قرار دیں گے تو تو ان سے بڑا گمراہ ہے۔ قوت و طاقت یہ نہیں کہ گڑھے میں اپنے آپ کو گرالو۔ غمگین اپنی ماں کی طرف ہی فریاد کرتا ہے۔ اصل بات تیرے نصیب کی ہے تیری محنت و مشقت کی نہیں۔ پوری جدوجہد کر یا چھوڑ دے۔ آج کے ساتھ تیری کل وابستہ ہے۔ ہوشیاری بدظنی کا نام ہے (یعنی زیادہ ہوشیار و محتاط شخص سوءِ ظن کا شکار ہوجاتا ہے)۔ جس کا دامن لمبا ہو تو اسے لپیٹ کر چلنا پڑے گا (دامن لپیٹنے کی زحمت سے بچنے کے لیے، اس کی لمبائی مناسب رکھیں، اپنے معاملات کو اپنی بساط کے مطابق وسعت دیں)۔ اندھیری رات (میں جاگنے) والا رات کو کھانا کھلائے گا۔ آپ کے نصیب کے مطابق آپ کا حق ہے۔ تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے عطا کرے (تجھے محروم رکھنے والا تیرا بھائی کہاں)۔ اپنے بھائی پر وہ کچھ لازم نہ کر جو خود تجھے برا لگے۔ بہترین خبر یہ ہے کہ تو بارش کے بارے میں سنے۔ بھائی کو بھلائی کی نصیحت کر لیکن اس سے بچ کر رہ۔ کسی کے بچے کو گم کرنے کا کام کسی اور کے سپرد کر، کیونکہ جس کا بچہ گم نہیں ہوا اسے گم کرنا تعلقات کو خراب کرنے والی بات ہے۔ آپ کے سب بھائیوں کا ذمہ دار کون ہے؟ نکاح کی ضرورت کے علاوہ کپڑے اتارنا اپنی حالت خراب کرنا ہے۔

تحقیق و تخریج: إسناده ضعيف: تاريخ مدينة السلام: 196/14 عقبہ بن سنان مجہول ہے۔ سعید بن داود ضعیف ہے، اس میں ایک اور بھی علت ہے۔



فهرس أطراف الأحاديث

(ن)

(و)





انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

کے زیر اہتمام

سلسلة خدمة الحديث النبوی

کے عنوان سے شائع کردہ خوبصورت اور معیاری مطبوعات

اردو زبان میں پہلی مرتبہ ترجمہ، شرح اور تحقیق وتخریج کے ساتھ

- شمائل ترمذی
- سنن دارمي
- السنة المروزی
- سلسلة الاحاديث الصحيحة
- صحيح ابن خزيمه
- مسند احمد
- كتاب المنتقٰی ابن الجارود
- الأدب المفرد
- جمع الفوائد
- عمدة الأحكام
- شرح السنة بغوی
- المؤطا امام مالك
- صحيفة همام بن منبه
- معجم صغير الطبرانی
- مسند اسحاق بن راهوية
- مسند ابراهيم بن ادهم
- مسند الشافعی
- مسند عبد الرحمٰن بن عوف
- مسند عمر بن عبد العزيز
- مسند ابوبكر
- مسند عبد الله بن عمر
- بر الوالدين
- مسند سعد بن ابی وقاص
- مسند عبدالله بن مبارك
- صحيفة علی بن ابی طالب
- مسند ابو هريرة
- كتاب القراءة خلف الامام للبيهی
- مسند حميدی
- موطا امام عبد الله بن وهب
- كتاب الزهد
- فضائل الصحابة
- تهذيب الفتح الربانی

اسلامی اکادمی
الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور
فون: 37357587-042